۲۹۰۷
آئینہ مذہب سنی
(مناظرہ - اردو)

آئینہ مذہب سنی

مناظرہ اردو

قد خلت من قبلکم سنن فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین

آل عمران ۳

رسالہ
آئینہ مذہب سنی

مؤلفہ

عالیجناب ڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب صابر

جسکو

منیجر کتب خانہ اثنا عشری (رجسٹرڈ) لاہور

موچی دروازہ مغل حویلی

نے

چھپوا کر شائع کیا

قابل توجہ علماء کرام اہل سنت والجماعت وغیرہ

بجواب آئینہ مذہب شیعہ اصولی بحث نقشہ تہذیب مذہب شیعہ

قد خلت من قبلکم سنن فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین پ۴ آل عمران

رسالہ

آئینہ مذہب سنی

مذہب اہلحدیث واہلسنت والجماعت حنفی سنی کا فوٹو اور شیشہ۔ انکے عقائد معرفت صفات باریتعالےٰ رسالت و نبوت۔ شان صحابیت۔ آئینہ اسلام واخلاق حضرات اصحاب ثلاثہ۔ نماز پنجگانہ کا اختلاف مفسرین و محدثین کے موضوعات اور حقیقی اسلام کی بربادی۔ اجماعی اسلام کا فروغ انکی مستند و معتبر کتب صحاح ستہ سے دکھایا ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ موضوعات نے اسلام کو ذلیل وخوار کیا ہے اور مسلمانوں کو غیر مذاہب آریہ ہندو عیسائی صاحبان کے روبرو شرمسار کیا ہے جس قدر مسلمان مرتد ہو کر آریہ عیسائی بن گئے وہ سب کے سب غلط تفاسیر احادیث و تواریخ کو دیکھ کر مذہب چھوڑ بیٹھے۔

مؤلفہ

جناب حاجی و ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر پنشنر کربلائی جعفری سابق حنفی سنی

ساکنہ شہر جھنگ سیال مصنف کتب متعددہ۔ ثبوت نبوت۔ ثبوت خلافت تحفہ نورانی و فیصلہ قرآنی وطب حسینی و قرابادین حسینی وغیرہ

حسب الارشاد جناب سید حسن شاہ صاحب نقوی البخاری الکربلائی

جسکو

منیجر کتبخانہ اثنا عشری (رجسٹرڈ) لاہور مغل حویلی

موچی دروازہ نے چھپوا کر شائع کیا

سوم نو ترمیم — تعداد ۱۰۰۰ — قیمت فی جلد عہ مجلد ولائتی عہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقائدِ مذہب شیعہ

۱- اصول دین - توحید - عدل - نبوت - امامت - قیامت - پانچ ہیں -

۲- فروع دین - نماز - روزہ - حج - زکوٰۃ - خمس - جہاد - چھ ہیں ❖

ا ول توحید - صفات ثبوتیہ وہ آٹھ ہیں - جو خدا تعالیٰ جلشانہ کے لائق ہیں - اللہ تعالیٰ قدیم ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا ہر چیز پر قادر ہے - علیم جاننے والا ہر شئے کا ہے - حی زندہ ہے - ہمیشہ زندہ رہے گا - مرید صاحب ارادہ ہے جو چیز واقع ہوتی ہے اس کے اختیار سے ہوتی ہے نہ از روئے اضطرار کے - مدرک ہے یعنی دریافت کرنے والا ہے - ہر چیز ظاہر و باطن کا باوجودیکہ آنکھ اور کان نہیں رکھتا - متکلم پیدا کرنیوالا بات کا ہے - جس چیز سے چاہے - چنانچہ درخت کو قدرت دی تھی - کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام سے باتیں کرتا تھا - صادق کلام خدا کا درست اور سچا ہے ❖

ب صفات سلبیہ - یہ خدا کی ذات پر لائق نہیں - اول یہ کہ خداوند تعالیٰ شریک و مثل اپنی ذات میں نہیں رکھتا - دوسرے مرکب نہیں یعنی جسم اور عرض و جوہر سے نہیں بنا ہے - مانند آدمی کے کہ آب و گل سے ترکیب پایا ہے - تیسرے متحیز نہیں ہے - یعنی ایک جگہ اور ایک مقام میں نہیں - وہ اپنی قدرت کاملہ سے ہر جگہ حاضر اور موجود ہے مخصوص کوئی مقام و مکان نہیں رکھتا ہے - وہ لامکان ہے - چوتھے اس کی ذات پر حلول روا نہیں اور حلول اسے کہتے ہیں کہ ایک چیز دوسری میں سما جائے جس طرح کہ آدمی کے بدن میں روح حلول کرتی ہے - جب روح نکل جاتی ہے - تب آدمی مرجاتا ہے پس حقتعالیٰ کے لئے یہ بات روا نہیں - پانچویں - خدا محل حوادث نہیں کہ پہلے اور طرح تھا بعد اس کے اور طرح کا ہوگیا - جیسا کہ جوان سے بوڑھا - سوتے سے جاگتا - چھٹا مرئی نہیں یعنی خدا دیکھنے میں نہیں آتا نہ آئے گا نہ دنیا میں نہ عقبےٰ میں - دوسرے کے محتاج نہیں - سب صفات اس کی عین ذات ہیں -

(تحفۃ العوام حصہ اول صہ ۳) نہ اس کا جسم ہے نہ صورت (اصول کافی کتاب توحید)

دوم عدل - خدا تعالیٰ عادل ہے عدل کے واسطے حکم دیتا ہے جو شخص جیسا فعل کریگا - ایسا بدلہ پائے گا ظلم اور فعل بد اللہ تعالےٰ سے صادر نہیں ہوتا - بندہ اپنے فعل کا آپ مختار ہے اور برائی بدی

بندہ کی ذات سے ہے (تحفۃ العوام صـ۳)

سوم نبوت۔ سب انبیاء خدا تعالیٰ کی طرف سے خلق پر مبعوث اور مامور ہوئے ہیں اور سب برحق ہیں اور جو کتابیں ان پر نازل ہوئیں وہ سب خدا کی طرف سے ہیں اور جو معجزات ان کے ہاتھوں سے واقع ہوئے ہیں سب صحیح ہیں۔ اور وہ سب انبیاء معصوم ہیں۔ یعنی اول عمر سے آخر عمر تک گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے عمداً اور سہواً پاک اور منزہ ہیں اور کوئی صفت بد انکی ذات میں نہیں مثلاً بغض۔ کینہ۔ کج خلقی وغیرہ کے اور مرضوں سے بھی بری ہیں۔ جو موجب نفرت خلائق ہوں۔ مانند کوڑھ و داغ سفید اندھا۔ بہرہ۔ گونگا ہونا اور جو پیشہ براء رذالت کا ہے وہ سب نہیں کرتے اور کسی نبیؑ سے کوئی خطا عمداً اور سہواً نہیں ہوتی۔ ان سب سے جناب خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن حضرت عبد اللہ ابن حضرت عبد المطلب ابن حضرت ہاشم ابن حضرت عبد مناف افضل اور برتر ہیں۔ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبیؑ و رسولؑ پیدا نہ ہوگا۔

چہارم امامت۔ انبیاء کی طرح سے امام بھی خدا کی جانب سے مقرر ہوئے ہیں بعد جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے فاصلہ بارہ پاک اور مقدس امام بحکم خدا وصی اور جانشین ہوئے ہیں انکا منکر اور دشمن اللہ اور رسول کا منکر و دشمن ہے۔ وہ خارجی و منافق ہے۔ امام یہ ہیں:۔

حضرتؑ امام علی علیہ السلام۔ امام حسنؑ۔ امام حسینؑ۔ امام زین العابدینؑ۔ امام محمد باقرؑ۔ امام جعفر صادقؑ امام موسیٰ کاظمؑ۔ امام علی رضاؑ۔ امام محمد تقیؑ۔ امام علی نقیؑ۔ امام حسن عسکریؑ۔ امام محمد مہدیؑ آخر الزمان علیہ السلام۔ یہ معصوم۔ پاک۔ طاہر و مطہر اور اولی الامر ہیں ❊

پنجم قیامت۔ فرشتے۔ دوزخ بہشت حساب و کتاب برحق ہے تحفۃ العوام صـ۴ و ۵

ششم قرآن مجید۔ اللہ تعالیٰ کی پاک و مقدس الہامی کتاب ہے۔ اس میں نور و ہدایت ہے۔ یہ ہمارا دستور العمل ہے۔ اس کا منکر کافر ہے۔ تغیر و تبدل اور تحریف سے مبرا ہے ❊

ہفتم۔ تمام اصحاب اخیار و فادار و تابعدار سید الابرار احمد مختار و اولاد اطہار علیہم السلام قابل عزت و تعظیم ہیں۔ اُن سے محبت و تولا واجب ہے۔

ہشتم۔ دشمنان خدا تعالیٰ و دشمنان رسول اللہ صلعم و دشمنان خاندان مصطفےٰ و آئمۃ الہدیٰ سے تبرا واجب ہے۔ سب و شتم فحش کلامی ناجائز و گناہ کبیرہ ہے۔

خلاصہ۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ۔

ڈاکٹر نور حسین صابر عفی عنہ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ

آئینہ مذہب سُنّی

تمہید۔ دیباچہ

تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہٖ لیکون للعالمین نذیرا الذی لہ ملک السمٰوٰت والارض ولم یتخذ ولداً ولم یکن لہٗ شریکٌ فی الملک وخلق کل شیءٍ فقدرہٗ تقدیراً۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا ومولانا وشفیعنا محمدٍ واھل بیتہ الاخیار الذین اذھب اللہ عنھم الرجس وطھرھم تطھیراً۔ اما بعد۔ قال اللہ تعالیٰ ان الدین عند اللہ الاسلام۔ تحقیق اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہے۔

(۲) ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخسرین (پ۳ آل عمران) اور جو شخص اسلام کے سوائے کوئی اور دین چاہے تو ہرگز اس کی طرف قبول نہ ہوگا۔ اور آخرت میں اس کا خرابہ ہوگا۔

(۳) اور اسلام کیا ہے یاایھا الذین اٰمنوا اٰمنوا باللہ ورسولہ والکتٰب الذی نزل علیٰ رسولہ والکتٰب الذی انزل من قبلُ ومن یکفر باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر فقد ضل ضلٰلاً بعیداً (پ۵۔ النساء رکوع ۲۰) ترجمہ۔ ایمان لانے والو۔ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول (حضرت محمدؐ) پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (حضرت محمدؐ) پر اتاری۔ اور ان کتابوں پر جو قرآن سے پہلے اس نے اتاریں اور جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں اور پچھلے دن (قیامت) کو نہ مانے وہ پرلے سرے کا گمراہ ہوگیا۔ اور خلاصہ دین اسلام کلمۂ توحید لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہے

(۴) اسلام کے ماننے والوں کا نام مسلمان رکھا گیا۔ اور مسلمان کی یہ تعریف ہے کہ اللہ تعالیٰ کو واحد لاشریک جانے اور سیدنا محمد عربی مکی المدنی کو اپنا سچا رسول اور خاتم النبیین سمجھے کیونکہ توحید اور رسالت کے قائل ہی مسلم کہلاتے رہے۔

ب۔ دعا جناب ابراہیم خلیل اللہ صلی اللہ علیہ وعلی نبینا وبارک وسلم ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم (پ۱۔ البقر رکوع ۱۵) (حضرت ابراہیم وحضرت اسمٰعیل نے کہا) پروردگار ہمارے اور ہم کو اپنا تابعدار کر دے اور ہماری اولاد میں سے ایک گروہ پیدا کر جو تیرا تابعدار ہو اور ہم کو حج کے طریقے بتلا دے اور ہمارے قصور معاف کر دے۔ بیشک تو بڑا معاف کرنیوالا مہربان ہے۔

ج۔ ووصی بھا ابراھیم بنیہ ویعقوب۔ یٰبنی۔ ان اللہ اصطفٰے لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون (پ۱۔ البقر۔ رکوع ۱۶) اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں (اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب نے بھی اپنے (بارہ) بیٹوں کی اسی دین کی وصیت کی۔ بیٹا اللہ تعالےٰ نے تمہارے لئے یہ دین (اسلام) پسند کیا ہے تو مرتے وقت مسلمان ہی مرنا۔

د۔ ما کان ابراھیم یہودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما (پ۳۔ آل عمران۔ رکوع ۷)
ترجمہ۔ ابراہیم تو نہ یہودی تھا نہ نصرانی تھا وہ تو ایک تابعدار مسلمان تھا۔

(۵) یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون (پ۴۔ آل عمران)
وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ۔ ھو اجتباکم وما جعل علیکم فی الدین من حرج ملۃ ابیکم ابراھیم۔ ھو سماکم المسلمین (پ۱۷۔ الحج۔ رکوع ۱۰) اور اللہ کی راہ میں کوشش کرو۔ جیسا حق ہے اسی نے تم کو چن لیا۔ اور دین میں سختی نہیں کی وہی دین جو تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے۔ اسی نے تمہارا نام مسلمان رکھا پس توحید اور رسالت کے ماننے والوں۔ اللہ اور رسول اکرم صلعم کے تابعدار کا نام مسلمان ہے اور یہ قومی اور امتیازی نام تمام فرقہ بندیوں تمام جھگڑا و فساد و تنازعات کو مٹا کر مسلمانوں کو متفق اور متحد رکھتا ہے اور ایک ہی علم محمدی صلعم کے نیچے سب کو لا کھڑا کرتا ہے اور دیگر اقوام ہندو۔ آریہ۔ عیسائی۔ یہود۔ پارسی۔ بدھ سے علیحدہ تمیز کراتا ہے کہ مسلمان ہی ایک فرقہ موحدین ہیں۔
اسی اسلام کی حفاظت اتفاق اور یگانگت کے قائم رکھنے اصلی توحیدی مشن جاری رکھنے۔ اور شیرازہ قومی کے نہ بکھرنے کے واسطے اللہ کے حکم سے اور فرمان رسول مقبول صلعم کے مطابق بعد النبی صلعم بارہ امام معصومین مقدس زیادہ عالم ماہرین قرآن شریف۔ عابدین۔ زاہدین۔ نور رسول۔ لخت جگر رسول ذوی

رسول صلعم اور صادقین بامورین من اللہ جناب علی المرتضٰے سے لیکر امام حسن عسکریؑ تک نسلاً بعد نسلاً ہدایت خلق کے واسطے تشریف لاتے رہے اور مسلمانوں کو ہدایت فرماتے رہے۔ ان میں بارہواں امام یا خلیفہ حضرت امام مہدی آخر الزمان علیہ السلام قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے اور اسلام کا بول بالا ہوگا۔ انہی بارہ اماموں وخلیفوں کے تابعداروں کو شیعہ کہتے ہیں۔ انہی کے احکام پر شیعہ کا عمل ہے۔ انہی کی منقولہ احادیث انکے نزدیک معتبر ہیں۔ انہی کے قول وفعل پر عمل کرکے انہی کے ذریعہ صراط مستقیم وراہ نجات شیعہ مومنین حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہی کی امامت وخلافت نصی کے بارہ میں کئی حدیثیں کتب طرفین میں موجود ہیں انکا قول وفعل بعینہ جناب رسول اللہ صلعم کا قول فعل ہے۔ انہوں نے بلاکم وکاست ہم کو اللہ اور اس کے رسول مقبول صلعم کا فرمان پہنچادیا اور ہدایت حق فرمادی۔ مگر نفسانیت کا برا ہو طمع دنیاوی اور حرص۔ عزت وشان وشوکت اور چند روزہ حکومت وبادشاہت نے مسلمانوں کو راہ حق سے پھرا دیا۔ اور انہوں نے شروع سلطنت بنی امیہ معاویہ بن ابوسفیان کے عہد سے اسلام میں فرقہ بندی شروع کر دی اور سب سے اول ۴۰ھ میں اہلسنت والجماعت کا مذہب قائم ہوا۔ حالانکہ اس کا وجود زمانہ نبوت اور زمانہ خلافتِ راشدہ میں نہ تھا اور نہ مسلمانوں کا نام قرآن شریف واحادیث نبوی صلعم میں اہلسنت والجماعت کے نام سے پایا جاتا ہے۔ اسی فرقہ اہلسنت والجماعت میں سے جو بڑا عالم مجتہد پیدا ہوا۔ اس نے برخلاف کتاب اللہ وفرمان رسول اللہ صلعم اپنا ایک نیا مذہب ایک نیا دین پیدا کرلیا۔ اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی پرواہ نہ کی صرف زمانہ کی رفتار اور سلطنت کے خواہش وروبیہ کے مطابق مسائل دینی گھڑے گئے رفتہ رفتہ اصلی اسلام کی چمک دمک بالکل ماند پڑتی گئی۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ اشعری۔ معتزلی۔ جبریہ۔ قدریہ۔ خارجی۔ صوفی۔ اباحیہ۔ حبیبیہ۔ چشتی۔ قادری۔ نقشبندی۔ سہروردی۔ وہابی۔ چکڑالوی۔ احمدی۔ قادیانی ولاہوری وغیرہ بہتر فرقے بن گئے۔ ان فرقوں کے مسائل۔ اعتقادات معاملات عبادات میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ کل کی بات ہے کہ فرقہ اہلحدیث اور مذہب حنفی سنی کا دنگل اور جھگڑا آمین بالجہر اور رفع الیدین پر رہا۔ کتنے مسلمانوں کے سر پھوٹے۔ عدالتوں تک نوبت پہنچی۔ ایک دوسرے کو کفر وتکفیر کے فتوے دیئے گئے۔ اس فرقہ بندی سے اسلام کو سخت نقصان پہنچا۔ انہوں نے اپنے عقائد۔ اپنی رائے۔ اپنے قیاس اور بادشاہوں کے منشاء کے موافق مسائل فقہ احادیث اور تفاسیر۔ قرآن شریف بنانی شروع کردیں اور اسلام کو سخت بدنام کیا اور وہ شرمناک مسائل ان میں بیان کر دئے اور جھوٹی روایات اور حکایات جڑ دیں

کہ جنکو دیکھ کر اور پڑھکر غیر مذاہب کے لوگ ہنس رہے ہیں۔ اور آریہ صاحبان اور عیسائیوں نے ہزاروں اعتراضات جما دیئے۔ جن سے کئی مسلمان سنی دین اسلام چھوڑ بیٹھے اور مرتد ہو گئے یہ سب روایات قابل اخراج ہیں۔ قابل حجت و سند نہیں ٭

مذاہب اربعہ

اسلام کے دو فرقے بانی اسلام کی وفات حسرت آیات کے بعد ہو گئے جن مسلمانوں نے خاندان نبوت و اہلبیت رسالت صلعم سے محبت کی۔ پیروی کی۔ اطاعت کی۔ انکو بہ حکم خدا تعالیٰ و فرمان رسول اللہ صلعم اپنا امام۔ پیشوا۔ رہبر اور جانشین و ولیعہد سید المرسلین صلعم مان لیا وہ لوگ شیعہ کہلائے اور دوسرے فرقہ اسلام کا نام اہلسنت والجماعت ہوا جنہوں نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت علی علیہ السلام کو اجماعی خلیفہ اور جانشین پیغمبر صلعم قرار دیا اور بہ ترتیب خلافت افضلیت صحابہ کے بھی قائل ہوئے۔ علاوہ انکے چار مجتہدین کے بھی مقلد ہوئے اور وہ امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفیؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام مالکؒ اور امام احمد حنبل ہیں جو احادیث و روایات ان چار اماموں سے حاصل ہوں۔ فرقہ اہلسنت کا انہی پر عمل ہے۔ اس فرقہ کے دین اور مذہب کا دار و مدار انہی چار اماموں کے اقوال۔ قیاس۔ اجتہاد اور فقہ پر ہے۔ اسی کا نام انہوں نے دین اسلام رکھا ہوا ہے آئمہ اہلبیتؑ کرام سے کسی امر میں بھی تمسک نہیں کرتے اور نہ بارہ آئمہ اطہار اولاد سید الابرار صلعم کے قول و فعل پر عمل کرتے ہیں۔ گویا مذہب شیعہ اور مذہب سنی کا آپس میں زمین و آسمان کا فرق ہے کہ ایک مذہب مغرب کو جا رہا ہے تو دوسرا مشرق کو۔ مذہب شیعہ کی کتب احادیث و فقہ و تفاسیر و تواریخ مذہب سنی کی کتب سے بالکل الگ ہیں۔ ایک دوسرے کی کتابوں کو ہرگز نہیں مانتے زمانۂ نبوت در زمانۂ خلافت میں یہ مذہب اہلسنت والجماعت ہرگز نہیں تھا۔ سب کے سب مسلمان و مومن کہلاتے تھے اور جو خاندان رسالت کے دشمن تھے وہ منافق کہلاتے سلطنت بنی امیہ کے بانی معاویہ بن ابوسفیان کے زمانہ میں مخالفت مذہب علی علیہ السلام میں ۴۰ھ میں فرقہ اہلسنت والجماعت کی بنیاد پڑی۔ مگر فرقہ بندی مذاہب اربعہ اس زمانہ میں شروع نہ ہوئی اور شیعان علی پر سخت ظلم ہوئے۔ انکو کہیں ملازمت نہ ملی۔ انکے گھر لوٹ لئے گئے۔ وہ قتل کیئے گئے بر سر ممبر معاویہ اور اس کے ماتحت حاکم جمعہ کے روز جناب علی المرتضیٰ پر سب و تبرا و لعن کرتے تھے۔ لوگوں کو منع کیا گیا۔ جو روایت مذہب علی کے موافق ہو۔ بیان نہ کی جائے۔ جو مداح آل سیدنا محمد صلعم ہو۔ اس کو سزا دی جائے اور جو مخالف اہلبیت رسالت اور موافق حضرات اصحاب ثلاثہ احادیث بنا کر لائے اور اس کو انعام دیا جائے۔ حضرت ابو ہریرہ۔ مغیرہ۔ عمرو بن عاص۔ عروہ بن زبیر

نے احادیث کثرت سے بیان کیں۔ غرض مذہب شیعہ کے برخلاف سنی گورنمنٹ رہی تو فروغ کیسے
ہو بنی امیہ کے دور کے خاتمہ کے بعد بنی عباس کو خلافت ملی۔ انکے پہلے بادشاہ ابوالعباس سفاح
نے بنی امیہ کے انتقام لیا اور سلطنت بنی عباس میں مذہب شیعہ کو عروج ہوا اور اس کی اشاعت
ہوئی اور چار مذاہب سنی بھی اسی بادشاہت میں جاری ہوئے اور چراکسیہ سلطنتوں میں چار مصلےٰ
بنے۔ جن کو ابن سعود نجدی سلطان نے موقوف کیا۔

اول امام اعظم صاحب

کوفی نعمان بن ثابت سنہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے بقول اہلسنت
جناب سیدنا امام محمد باقر اور سیدنا امام جعفر صادق سے علم فقہ
وتفسیر حدیث سیکھ کر۔ اموی سلطنت کے رنگ میں رنگے گئے اور زیادہ تر گورنمنٹ عباسیہ میں انکا
اجتہاد بمقابلہ امام جعفر صادق جاری ہوا۔ کیونکہ انہوں نے مخالف کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلعم حسب
منشاء و دل خواہ خلفائے وقت فقہ مرتب کی اس زمانہ میں قیاس کو حدیث پر ترجیح دی گئی اور آئمہ
اہلبیتؑ کو سنی عالم و درباری قاضی ومفتی حقیر اور کم پایہ علماء میں شمار کرتے تھے۔ ان سے کوئی مسئلہ
نہیں لیا جاتا تھا۔ بلکہ انکے قول اور فعل کی مخالفت میں کئی احادیث بنائی جاتی تھیں۔ جن پر سنی
مسلمانوں کا عمل ہوتا۔ جب سنہ ۱۷۰ھ میں خلیفہ ہارون رشید عباسی تخت پر بیٹھا۔ اس نے قاضی
ابو یوسف شاگرد حضرت امام اعظم صاحب کو قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ پھر انہیں کے انتخاب وتجویز کے
موافق تمام ممالک اسلامیہ میں قاضی مقرر کیئے جانے لگے۔ قاضی یوسف نے اپنے زمانۂ قضا میں مذہب
امام ابو حنیفہ کی اشاعت میں سر توڑ کوشش کی اور اس میں وہ کامیاب ہوئے۔ اصول فقہ میں کتابیں
تصنیف کیں اور دفتر مسائل فقہیہ مرتب کیا اور انکا مذہب عراق سے لیکر ہند وچین۔ بلاد عجم تک پہنچ
قاضی ابو یوسف نے بہت جگہ خلاف امام اعظم صاحب فتویٰ دیا ہے اور بقدر دو ثلث کے مذہب
ابی حنیفہ سے انکار کیا ہے اور خود اصلاح کی ہے۔ قاضی ابو یوسف کو مذہب حنفی کی اشاعت میں
اس سے بڑی مدد ملی کہ انکا مذہب طبیعت گورنمنٹ و مزاج تمدن سے زیادہ موافق تھا۔

دوم مذہب امام مالکؒ

جب سنہ ۱۸۰ھ میں منتصر خلیفۂ اندلس ہوا۔ تو اس نے یحییٰ بن یحییٰ
بن کثیر شاگرد امام مالک کو اپنا پیشوا بنایا۔ انکو منتصر کے عہد
میں بڑا عروج ہوا۔ تمام ملک اندلس میں انہیں کی تجویز سے قاضی مقرر ہوتے تھے۔ اس کا اثر یہ ہوا۔
کہ مسلمانان اندلس جو پہلے اوزاعی فقیہ شام کے مقلد تھے سب امام مالک کے پیرو ہو گئے۔ پھر تیسری
صدی میں معز بن بادیس حکمران افریقہ نے مغرب و افریقہ میں مذہب امام مالک کو شائع کیا

(ابن خلکان تذکرہ یحییٰ صد ۲۱۶ جلد دوم صد ۱۰۵)

سوم مذہب امام شافعی

امام شافعی جب حجاز سے عراق میں تشریف لائے اور امام اعظم صاحب کے اصحاب سے انہوں نے علوم سیکھے۔ تو مذہب اہل عراق و مذہب اہل حجاز کو مرکب کر کے خود ایک جدید مذہب بنادیا اور بہت سے مسائل میں خلاف امام ابوحنیفہ و امام مالک حکم لگایا (مقدمہ ابن خلدون۔ علم فقہ صد ۲۶۴ و صد ۲۶۵) امام شافعی بغداد چھوڑ کر ۱۹۰ھ میں مصر تشریف لے گئے۔ بعض اعیان مصر نے شافعی مذہب اختیار کیا۔ جب مصر پر خلفائے اسمٰعیلیہ نے قبضہ کر کے قاہرہ کو دار الخلافہ بنایا تو مصر سے فقہ اہلسنت مذہب حنفیہ و شافعیہ دونوں ہی رخصت ہو گئے اور فقہ اہلبیت رسالت صلعم کا عملدرآمد ہونے لگا۔ دو سو برس تک مذہب امامیہ جاری رہا۔ جب ۵۶۴ھ میں سلطان صلاح الدین نے آثار دولت اسمٰعیلیہ کو ملک مصر سے مٹانا شروع کیا تو ایک مدرسہ شافعیہ اور دوسرا مدرسہ مالکیہ قائم کیا اور منصب قضا شافعی کو دیا جس سے تمام بلاد اسلامیہ میں مذہب شافعی کی اشاعت عام ہوئی (خطط مقریزی صد ۲۴۳ جلد دوم)

چہارم مذہب امام احمد حنبل

امام شافعی کے بعد طبقۂ محدثین میں سے احمد بن حنبل نمودار ہوئے۔ انکے شاگردوں نے بھی امام اعظم صاحب کے شاگردوں سے علوم حاصل کئے پھر خود مذہب حنبلیہ قائم کیا۔ امام احمد حنبل کا مذہب مثل ان مذاہب ثلاثہ کے اس وجہ سے شائع نہ ہوسکا۔ کہ کسی حکومت و سلطنت نے اس کی سرپرستی نہ کی۔ اگر آٹھویں صدی میں ابن تیمیہ اور انکے شاگرد ابن قیم اس مذہب کو تازہ نہ کرتے۔ تو یہ مذہب باقی نہ رہتا۔ شیخ عبدالقادر صاحب پیر بغدادی نے بھی مذہب حنبلی قبول کیا۔

نجدی وہابیوں نے مشہد حسینی گرایا

۱۸۰۲ء میں مسعود بن عبدالعزیز وہابی نجدی نے کربلائے معلیٰ کو تباہ کیا اور مقبرۂ امام حسین علیہ السلام کو توڑ ڈالا اور وہاں کے پانچہزار باشندوں کو قتل کیا اور مال و اسباب لوٹ کر واپس چلا گیا۔ فتح علی شاہ قاچار شاہ ایران نے گورنر و پاشائے ترکی بغداد کو اس کی تنبیہ اور واپسی مال کے واسطے مراسلہ روانہ کیا جب سلیمان پاشا ترکی والئے بغداد مر گیا۔ تو ۱۸۱۱ء میں خود اس نے وہابیوں کو مسقط اور نجد کے علاقہ میں شکستیں دیکر قتل کیا (تاریخ اسلام جلد اول صد ۳۲۴)

ب۔ ۱۳۵۴ھ کے سلطان الحجاز عبدالعزیز ابن سعود علیہ ما یستحقہ نے جب حجاز پر قبضہ کر لیا تو اس نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے مقامات و زیارات مقدسہ کو مسمار کرایا

اور قبہ جات کو گرایا شعائر اللہ کو مٹایا۔ صرف ایک بالشت قبور کے نشانات رہنے دیئے رفتہ رفتہ یہ نشانات و یادگار بھی مٹ جائیں گے اور بزرگان دین کے کارنامے فراموش ہو جائیں گے۔ الغرض مذہب سنی کے مختلف الفقہا، محدثین و مجتہدین اور رؤسا و امرا و شاہان و خلفاء اسلام بنی امیہ وغیرہ نے شیرازہ اسلام توڑ دیا۔

ان چاروں مذاہب میں اصول و فروع مسائل میں بڑا بھاری اختلاف ہے ایک مذہب کے مسائل دوسرے مذہب کے مسائل سے ہرگز موافق نہیں۔ جس چیز کو امام اعظم صاحب حرام کہتا ہے اسکو امام شافعی حلال جانتا ہے مثلاً دریا اور سمندر کی مردہ مچھلی امام اعظم صاحب کے نزدیک حرام مگر امام شافعی کے نزدیک حلال ہے۔ عبادت الٰہی نماز پنجگانہ کا سخت اختلاف ہے۔ ایک مذہب کی نماز دوسرے مذہب سے نہیں ملتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان مجتہدین نے اپنی اجتہاد۔ قیاس اور رائے سے اسلام میں مسئلے گھڑ لئے اور دین میں تفرقہ ڈال دیا۔ ہمیشہ ان مذاہب میں لڑائی جھگڑا فساد و لٹھ بازی چلتی رہی ہے۔ نویں صدی سلطنت چراکسہ میں بیت اللہ شریف خانہ کعبہ کے ارد گرد چار مصلّے قائم ہوئے اور اسلام میں بدعتِ عظیم پیدا ہوگئی اور تفریق بین المسلمین کا باعث ہوئے۔

۲ سلطنت بنی عباس مامون الرشید کے زمانہ میں فلسفۂ قدیم و منطق یونان و علم کلام شروع ہوئے یہ ایک ایسا مہلک جدید علم پیدا ہوا جو علم نبوت و توحید مومنین کا مخالف تھا۔ عقول فلاسفہ کو عقول انبیاء پر تقدیم دی گئی۔ قرآن و حدیث میں شکوک پیدا کئے جانے لگے (تذکرۃ الحفاظ جلد اول صـ۳۰۱ مطبوعہ حیدر آباد) فلسفہ کی تحصیل اور علم کلام کی ایجاد سے تو یہ اثر ظاہر ہوا کہ مسلمان اختلاف میں ایسے پھنسے کہ نکلنا مشکل ہے اور علم یہود وغیرہ کو اپنے علوم میں مخلوط کرنے سے یہ پھل ملا کہ اس تنزیہ و تقدیس باریتعالےٰ کے خلاف جو قرآن مجید کی آیات محکمات سے ظاہر و ثابت ہے۔ کچھ مسلمان اس کے قائل ہوگئے کہ خدا جہت فوق میں عرش پر بیٹھا ہوا ہے اس کے نیچے عرش اس طرح چرچراتا ہے۔ جیسے بھاری بھرکم سوار کے نیچے زین چرچرائے۔ خدا پچھلے پہر رات کو اتر کر پہلے آسمان پر چلا آتا ہے۔ خدا کی آنکھیں ہیں منہ ہے۔ ہاتھ ہیں۔ پاؤں ہیں بروز حشر جب فرشتے اور آدمی پرا باندھے کھڑے ہوں گے۔ تو اس دربار عام میں خدا مختلف صورتوں میں ظاہر ہوگا۔ خدا کی پنڈلی کو لوگ سجدہ کریں گے۔ خدا کا دیدار ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ (نعوذ باللہ من ذالک)

مسلمانوں نے یہ عقائد یہودیوں سے لئے کہ یہودیوں کے عقیدہ میں اللہ تعالےٰ مجسم ہے۔ کعب الاحبار یہودی کے مسلمان ہونے سے سنی سنائی کہانیاں مسلمانوں نے یاد کرلیں اور توحید و صفات باریتعالےٰ

کو بھلا بیٹھے مفسرین اور محدثین نے یہودیوں اور عیسائیوں اور اقوال افلاطون وارسطو کو اپنی تفاسیر و کتب احادیث میں نقل کئے اور ہر ایک مفسر و محدث ایک دوسرے کی نقل کرتا چلا گیا۔ قرآن شریف کے ترجمے انہی عقائد کے موافق کیئے گئے۔ قرآن شریف کے اصلی مفہوم کو بھلا دیا گیا محاورات عرب۔ تشبیہات۔ آیات محکمات و متشابہات و استعارات کا خیال نہ کیا گیا۔ ظاہری معانی لیکر قرآن شریف کی عظمت و جلالت کو گرایا گیا حقانیت و نورانیت کو مٹایا گیا۔ اسلام کی سیدھی سادی تعلیم کو وہمی اور خیالی بنا کر دکھایا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تمام یورپ تمام آریہ وغیرہ مذاہب نے اسلام پر مضحکہ اڑایا اور اسلام کو لٹیرا۔ ڈاکو۔ راہزن۔ تہذیب کا دشمن بنایا۔ آج مذہب سنی اسلام کو پیش کر کے توحید و صفات باری تعالیٰ بھی ثابت نہیں کر سکتا۔ نہ ہی شان نبوت بتا سکتا ہے نہ ہی شان امامت۔

۳۔ کتب احادیث اہلسنت و محدثین۔ حدیثوں کا گھڑھا جانا معاویہ بن سفیان کے زمانہ سے شروع ہوا اور سلطنت عباسیہ میں لاکھوں جھوٹی احادیث گھڑی گئیں۔ محدثین نے جو اکثر خراسانی عجمی تھے۔ انہیں مخلوط احادیث سے اپنی کتابیں تالیف کیں۔ جن کے راوی اکثر خوشامدی درباری۔ رکابی مذہب۔ ملازم گورنمنٹ۔ خارجی۔ دشمنان اہلبیت رسالت صلعم۔ قاتلان امام حسینؑ ایمان فروش مسلمان تھے۔ یہ محدثین جناب سرور عالم صلعم کے بعد کئی سو برس بعد پیدا ہوئے اور تمام دشمنان خاندان رسول مقبول صلعم سے احادیث جمع کرنی شروع کر دیں۔ آئمہ اہلبیت سے کوئی حدیث بیان نہ کی۔ بلکہ آئمہ اہلبیت سے لوگ اس قدر روگردان تھے اور انکو حقیر سمجھتے تھے کہ انکے منہ پر انکو برا کہتے تھے۔ انکو علماء میں بھی شمار نہ کرتے تھے۔ جس طرح حضرت موسیٰ کے بعد قوم بنی اسرائیل یہود میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو انکی ہدایت و اصلاح کے واسطے مبعوث کیا تھا مگر یہودیوں نے جناب کے احکام پر عمل نہ کیا۔ الٹا تکالیف پہنچائیں۔ اسی طرح جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کے بعد اللہ تعالیٰ نے یکے بعد دیگرے بارہ آئمہ اطہار اولاد سید الابرار کو امت محمدیہ صلعم کی اصلاح تزکیہ نفس و ہدایت کے واسطے مامور کیا۔ مگر یہودی صفت مسلمانوں نے انکے فرمان کی پرواہ نہ کی انکی ہدایت کو نہ مانا۔ بلکہ سخت مخالفت کی انکو شہید کیا۔ اور انکے بالمقابل نئے مذاہب نیا اسلام نیا دین بنا کر کھڑا کر دیا۔ موضوعات کا انبار لگا دیا۔

محدثین نے جناب رسالتمآب صلعم کی شان میں توہین آمیز احادیث جمع کیں اور انکی شان میں گستاخی کی اور بہتانات لگائے۔ امہات المومنین کے حالات زندگی پر سخت حملے کیئے۔ کہ آج ایک عیسائی امہات المومنین پر زبان درازی کر کے مسلمانوں کا سخت دل دکھاتا ہے بی بی

عائشہ کے نام پر ہزاروں جھوٹی احادیث منسوب کر دیں۔ بی بی صاحب کی عمر نو سال کی تھی کہ آپ بیاہی گئیں۔ سن میں ہوا اٹھارہ سال کی عمر میں بیوہ ہوئیں۔ پردہ نشین تھیں۔ غیر محرم لوگوں سے بات تک نہ کر سکتی تھیں۔ تو فرمایئے یہ ہزاروں شرمناک احادیث بی بی صاحب نے کس وقت فرمائیں عوام الناس خارجی راوی کس طرح صحیح احادیث بیان کر سکتے تھے۔ کیا یہ الفاظ احادیث بعینہٖ الفاظ جناب سرور کائنات صلعم ہیں لاکھوں احادیث کیوں چھوڑ دی گئیں اور عوام الناس راوی کس طرح سیدنا امام محمد باقر و سیدنا امام جعفر صادق سے ثقہ و صادق ہو سکتے ہیں اور انکو اسلام سے کیسی ہمدردی ہو سکتی ہے الغرض سنی مسلمانوں نے جب سے وصیت رسول مقبول صلعم سے انحراف کیا اور دامن اہلبیت رسالت صلعم کو چھوڑا اور اپنی رائے و قیاس سے چار مذاہب بنا لیئے۔ تب سے وہ ضلالت و گمراہی۔ فرقہ بندی فتنہ و فساد جھگڑا رگڑا۔ اختلافات میں پڑ گئے اور صراط مستقیم سے دور ہو گئے۔ ایک دوسرے کو کافر کہنے لگے۔ اگر ایک غیر مذاہب کا ایک محقق اسلام کو قبول کر لے تو فرمایئے وہ کس فرقہ میں داخل ہو جبکہ مسلمان ایک دوسرے کو کافر کہتے پھرتے ہیں۔

اسماء مجتہدین و محدثین اہلسنت والجماعت

نمبر شمار	نام محدث و مجتہد	نام کتاب	سال پیدائش	سال وفات	جناب سرور عالم صلعم کی وفات کے بعد کتنے سال پیدا ہوا
۱	امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی	فقہ اکبر و مسند اعظم	۸۰ھ	۱۵۰ھ	۶۹ سال بعد صرف فقیہ و مجتہد تھے محدث نہ تھے جناب کو صرف اٹھارہ احادیث یاد تھیں اہل الرائے مشہور ہیں
۲	امام مالک مجتہد مدنی	مؤطا	۹۵ھ	۱۷۹ھ	۸۲ سال بعد
۳	امام شافعیؒ	مسند امام شافعیؒ	۱۵۰ھ	۲۰۴ھ	۱۳۹ سال بعد
۴	امام احمد حنبلؒ	مسند امام احمد	۱۶۰ھ	۲۴۱ھ	۱۵۰ سال بعد
۵	محمد بن اسمٰعیل بخاری	صحیح بخاری	۱۹۴ھ	۲۵۶ھ	۱۸۳ سال بعد
۶	ابو الحسن مسلمؒ	صحیح مسلم	۲۰۴ھ	۲۶۱ھ	۱۹۳ سال بعد
۷	ابو داؤدؒ	سنن ابو داؤدؒ	۲۰۲ھ	۲۷۵ھ	۱۹۱ سال بعد
۸	ترمذیؒ	جامع ترمذی	۲۰۹ھ	۲۷۹ھ	۱۹۰ سال بعد
۹	ابو عبداللہ ابن ماجۃ	سنن ماجۃؒ	۲۰۹ھ	۲۷۳ھ	۱۹۸ سال بعد
۱۰	ابو عبدالرحمان نسائیؒ	سنن نسائی	۲۱۵ھ	۳۰۳ھ	۲۰۳ سال بعد

منقول از کتاب مترجم مشکوٰۃ امرتسری و خطبات احمدیہ

مذہب جعفریہ

شیعہ اثنا عشریہ امامیہ کی اشاعت و تبلیغ سیدنا امام جعفر صادق کے زمانہ میں سب سے زیادہ ہوئی اور لوگ گروہ در گروہ اس مذہب اہلبیت رسالت میں شامل ہونے گئے۔ خلفاء بنی عباس نے یہ دیکھ کر جناب امام کو نظر بند کر لیا اور حضرت نعمان بن ثابت کوفی کو آپ کے بالمقابل کھڑا کر کے انکو امام اعظم کا لقب دے دیا۔ عباسی سلطنت کی طرف سے اعلان تھا۔ کہ جو شخص حضرت امام جعفر صادقؑ سے کوئی مسئلہ دریافت کرے گا۔ اس کو ایک اشرفی جرمانہ ہوگا۔ اور جو شخص امام اعظم صاحب کوفی کی طرف راغب ہوگا۔ اس کو ایک اشرفی انعام ملے گا پس اس طرح بھی حنفی مذہب کو سنی سلطنت کے ذریعہ فروغ ہوا۔ ورنہ حضرت امام اعظم صاحب تو سیدنا امام جعفر صادق کے شاگردوں کے برابر بھی علمی لیاقت و فضیلت نہ رکھتے تھے۔ انکا یہ مقولہ مشہور ہے کہ لولا السنتان لهلك النعمان۔ اگر دو سال حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں نہ رہتا تو نعمان (امام اعظم) ہلاک ہو جاتا (تحفہ اثنا عشریہ) پس اصلی و حقیقی مذہب اسلام مذہب جعفری ہے جو پاک و صاف ہے ❖

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ قادیانی مذاہب کی تقلید کے واسطے نہ کوئی حکم اللہ تعالٰے ہے اور نہ فرمان جناب رسول اللہ صلعم ہے نہ تقلید حنفی فرض ہے نہ سنت نہ واجب نہ مستحب۔ یہ سب بناوٹی۔ قیاسی و اجتہادی مذاہب ہیں۔ مگر مذہب امامیہ کے واسطے نص جلی ہے اور ان دوازدہ آئمہ اطہار کی اطاعت و تابعداری ہر مسلمان کے واسطے عین فرض ہے اور یہی ہادی راہ مستقیم ہیں۔ ان کی شان و فضائل میں قرآن شریف و احادیث رسول اللہ صلعم گواہ ہیں ایک مسلمان حضرت امام اعظم صاحب یا امام شافعی۔ امام احمد حنبل یا امام مالک یا مرزا غلام احمد قادیانی کی تقلید و اطاعت پیروی کرنے سے راہ نجات پا سکتا ہے اور بہشتی سارٹیفکیٹ حاصل کر سکتا ہے اور مسلمان اور مومن کہلا سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ مذہب امامیہ کا پابند۔ بارہ آئمہ اطہار کا مطیع و پیرو تابعدار مسلمان اور مومن نہ ہو اور سیدھا راستہ نہ پائے اور جنتی نہ کہلائے۔ مگر مسلمانوں نے بادشاہت و حکومت کے خوف۔ رعب۔ لالچ اور دنیاوی عزت کے واسطے اصلی اسلام کو چھوڑ کر بناوٹی اسلام کی پیروی کی اور حضرت سیدنا امام جعفر صادقؑ کی موجودگی میں اپنی معمولی درجہ کے ملا۔ مولوی و مجتہدین کی پیروی و متابعت کو فرض سمجھا اور راہ حق سے دور ہوتے گئے۔ کئی ان میں مہدیؑ اور نبی و رسول بن بیٹھے

۲۔ سیدنا امام جعفر صادق ابن سیدنا امام محمد باقر ابن سیدنا امام زین العابدین علی ابن سیدنا امام حسین سید الشہدا ابن سیدنا امام علی المرتضےٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی کنیت ابا عبداللہ ہے اور آپکا لقب

صادق مشہور ہے۔ بہ سبب صدق مقال کے آپ کا لقب صادق مشہور ہوا۔ اور حضرت سادات اہلبیت نے بارہ ائمہ اطہار اولاد سید الابرار صلعم سے چھٹے امام ہیں۔ حضرت سیدنا محمد باقرؑ نے چھ فرزند چھوڑے جن میں سب سے زیادہ افضل اور اکمل حضرت امام جعفر صادقؑ تھے۔ اسی جہت سے آپ اپنے والد ماجد کے خلیفہ اور وصی ہوئے۔ آپ کی برکت سے شریعت اسلام کے علوم ظاہری اور باطنی اور حقیقی انوار اسلام دنیا و جہاں میں ظاہر ہوئے اور ہر ملک اور دیار میں چمکے۔ آپ کا آوازہ علم و فضل تمام شہروں اور ممالک میں منتشر ہوا۔ اور کئی زندیق اور دہریہ۔ یہود و عیسائی اور سنی عالم آپ سے مباحثہ کر کے اصلی مسلمان ہوئے۔ عمرو بن مقدام کہتے ہیں۔ کہ جب میں امام جعفر صادقؑ کو دیکھتا تو یقین ہو جاتا۔ کہ یہ بزرگ نسل طاہر انبیاء میں سے ہے۔ حضرت امام جعفر صادقؑ مستجاب الدعوات تھے۔ جب اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرتے دعا ختم ہونے سے پہلے وہ شے موجود ہو جاتی۔ ان علوم کی کثرت سے جو من جانب اللہ آپ کے قلب پر فائز ہوئے تھے۔ وہ وہ حقائق اور معارف آپ سے منسوب ہیں اور اس کی ذات بابرکات سے ظاہر ہوئے۔ جن کی حقیقت دریافت کرنے سے لوگوں کے فہم قاصر ہیں۔ ایک ثقہ راوی ہیں۔ کہ میں نے خود امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سلونی قبل ان تفقدونی فانہ لا یحدثکم احدٌ بعدی بمثل حدیثی یعنی پوچھ لو مجھ سے جو کچھ پوچھنا ہے۔ قبل اس کے کہ مجھے نہ پاؤ۔ کیونکہ میرے بعد کوئی شخص میری طرح حقائق و معارف علوم دینیہ کو بیان نہ کریگا۔ امام ابو حنیفہ صاحب کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت جعفر صادق بن حضرت محمد باقر سے زیادہ فقیہ کسی کو نہیں دیکھا۔ (از صبح صادق)

۳۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے کتاب اصابہ میں نقل کیا ہے۔ کہ ایک بار کسی نے حضرت امام صادقؑ سے کہا۔ کہ حکیم بن عیاش کلبی اہلبیت رسالت کی ہجو لکھ کر لوگوں میں مشہور کرتا ہے۔ چنانچہ یہ شعر بھی اُسی کا ہے ؎

وقستم بعثمان علیًا سفاھۃ وعثمان خیر من علی و اطیب

یعنی تم نے حضرت علیؑ کو حضرت عثمان کے ساتھ نادانی سے قیاس کر لیا۔ حالانکہ حضرت علی سے حضرت عثمان بہتر اور بہت پاکیزہ ہے۔ یہ سنکر حضرت صادقؑ کو رنج ہوا۔ اور آپ نے بددعا کے لئے ہاتھ بلند کر کے فرمایا اللّٰھم ان کان کاذبًا فسلط علیہ کلبک یعنی خداوندا اگر حکیم بن عیاش کلبی جھوٹا ہے۔ تو اپنی مخلوق سے کسی کتے کو اس پر مسلط فرما۔ چنانچہ حضرت امام علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی۔ اور حکیم مذکور کو راہ میں شیر نے ہلاک کر ڈالا (صبح صادق ص۱) صواعق محرقہ فارسی ص ۳۳۲

۴۔ایک دن حضرت ابوحنیفہ (مجتہد و امام اہلسنت و الجماعت) امام جعفر صادقؑ کے پاس آئے تو امام علیہ السلام نے ان سے فرمایا۔ کہ اے ابوحنیفہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے۔ کہ تم امور دین میں قیاس پر عمل کرتے ہو ایسا نہ کرو۔ کیونکہ اول جس نے قیاس کو دخل دیا وہ ابلیس ہے (حیوۃ الحیوان دمیری دراسات اہلبیت بحوالہ حقیقۃ الفقہ و صبح صادق ص۱۴ الطبقات الکبری

۵۔ابن شبرمہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک دن ہم اور ابوحنیفہ جناب امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے (ابوحنیفہ کی طرف اشارہ کر کے) کہا کہ یہ بزرگ فقیہ عراق ہیں امام علیہ السلام نے فرمایا کہ شاید یہ نعمان بن ثابت ہیں جو امور دین میں قیاس کو دخل دیتے ہیں۔ ابوحنیفہ نے کہا اصلحک اللہ بیشک میں ہی نعمان بن ثابت ہوں۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اور امور دین میں اپنی رائے سے قیاس نہ کرو۔ کیونکہ جس نے پہلے ایسا کیا وہ ابلیس ہے یعنی بمقابلہ حکم الہٰی یہ کہا۔ کہ مجھ کو تو نے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے۔ پس اس نے اپنے قیاس میں خطا کی (حیوۃ الحیوان دمیری بحوالہ صبح صادق ص۱۴، اصول کافی نول کشور ص۳۳)

۶۔امام جعفر صادقؑ نے ابوحنیفہ صاحب سے سوال کیا۔ کہ تم اس محرم کے باب میں کیا فتویٰ دیتے ہو۔ جس نے ہرن کے وہ دانت جن کو رباعیات کہتے ہیں توڑ ڈالے ہیں۔ ابوحنیفہ نے کہا۔ کہ اے فرزند رسول اللہ صلعم اس بارہ میں جو حکم شریعت ہے میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ امام صادقؑ نے فرمایا۔ تم کو تبحر علم و ذیرکی تو بہت ہے۔ مگر اتنا بھی نہیں جانتے۔ کہ ہرن کے وہ دانت جن کو رباعیات کہتے ہیں ہوتے ہی نہیں۔ بلکہ محض وہی دانت ہوتے ہیں۔ جن کو ثنایا کہتے ہیں (تاریخ ابن خلکان سنی بحوالہ صبح صادق ص۱۵)

۷۔جعفر بن محمد بن علی بن الحسین الہاشمی ابوعبداللہ۔ احد الائمۃ الاعلام۔ برّ۔ صادق۔ کبیر الشان (میزان الاعتدال ذہبی بحوالہ صبح صادق ص۲)

۸۔امام اعظم نعمان بن ثابت کوفی نے حضرت امام جعفر صادقؑ کی فیض صحبت سے بہت کچھ فائدہ اٹھایا ہے۔ ابن تیمیہ نے اس سے انکار کیا ہے اور اس کی وجہ سے یہ خیال کی ہے کہ امام ابوحنیفہ حضرت امام جعفر صادقؑ کے معاصر اور ہمسر تھے۔ اس لئے ان کی شاگردی کیونکر اختیار کرتے۔ لیکن یہ ابن تیمیہ کی گستاخی اور خیرہ چشمی ہے۔ امام ابوحنیفہ لاکھ مجتہد اور فقیہ ہوں لیکن فضل و کمال میں ان کو حضرت امام جعفر صادقؑ سے کیا نسبت ہے۔ حدیث و فقہ بلکہ تمام مذہبی علوم اہلبیت کے گھر سے نکلے وصاحب البیت ادری بما فیہا گھر کا مالک اپنے گھر کی چیزوں کو

جانتا ہے (دیکھو سیرۃ النعمان شبلی نعمانی صفحہ ۳۶) حضرات جب آپ یہ مانتے ہیں۔ تو پھر جناب امام جعفر صادق ؑ کی فرمان و احادیث پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ حنفی کیوں کہلاتے ہو۔

۹ جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی ابن ابی طالب (علیہم السلام) ابو عبداللہ المعرف بالصادق صدوق۔ فقیہ۔ امام من السادستۃ (تقریب التہذیب صفحہ ۳۰)

الف۔ تمام محققین و متقدمین اہلسنت والجماعت سیدنا امام جعفر صادق ؑ و دیگر آئمۃ الھدیٰ علیہم السلام کی امامت و فضائل و مناقب کے زبانی قائل تو ہیں۔ مگر ان کے فرمان۔ اقوال اور مذہب کی ہرگز پیروی نہیں کرتے۔ سنی مسلمانو! تم ایسے مقدس۔ پاک و معصوم و مطہر عالم۔ فاضل۔ زاہد۔ عابد۔ مامور من اللہ و منصوص من اللہ آئمہ اطہار کو چھوڑ کر عوام ملا۔ مولوی مجتہدین کی پیروی کر کے روز قیامت اللہ اور اس کے رسول مقبول صلعم کو کیا منہ دکھاؤ گے؟

ب۔ اہلسنت کے مورخین کا اعتراف ہے کہ اکابر علماء مثل یحیٰی بن سعد اور ابن جریج اور مالک اور صفیان ثوری اور ابو حنیفہ کوفی امام اعظم و شعبہ و ایوب سجستانی وغیرہم نے جو کچھ فیض علوم ظاہری و باطنی حاصل کیا وہ حضرت امام جعفر صادق ؑ کے دروازہ فیض و کرم سے پایا (صواعق محرقہ فارسی صفحہ ۳۳۱) مگر افسوس ہے کہ ابو حنیفہ صاحب اپنے فیاض اور محسن کے احسان کو بھلا بیٹھے۔ اور انکے مقابلہ کو کھڑے ہو گئے۔ امام اعظم صاحب کوفی نے چار آئمہ اطہار اولاد سید الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امام زین العابدین ؑ۔ حضرت امام محمد باقر ؑ۔ حضرت امام جعفر صادق ؑ۔ حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ کا زمانہ پایا اور بقول اہلسنت ان سے فائدہ اٹھایا۔ مگر آپ کی بیعت تک نہ کی۔ بلکہ ہمیشہ مخالف رہے۔ حنفی مذہب میں جو کہیں کہیں حقیقی اسلام کی جھلک نظر آتی ہے۔ وہ سیدنا امام جعفر صادق ؑ کی برکت ہے۔ مذہب جعفری سے روگردان ہو کر مذہب حنفی نکالا گیا۔ پھر شافعی۔ مالکی۔ حنبلی گویا ایک سیدھی سڑک چھوڑ کر۔ سیدھی پگ ڈنڈی۔ صراط مستقیم کو ملیامیٹ کرنے کی خاطر چار اور مختلف راستے بنا دیئے اور وحدۃ الامت کو مٹا کر ان میں تفرقہ ڈال دیا۔ اگر ایک ہی مذہب امامیہ کی سڑک پر چلتے تو آج بہتر فرقے نہ بنتے اور یہ تفرقہ بین المسلمین نہ ہوتا۔ اور مسلمان کفر و تکفیر کے فتوے نہ دیتے۔ اسلامی سلطنت ملیامیٹ نہ ہوتی اور شان نبوت و امامت کو نہ مٹاتی اور نہ موضوع روایات کا انبار لگاتی۔

اعلان:۔ یہ کتاب دراصل آئینہ مذہب شیعہ اور نقشہ تہذیب مذہب شیعہ کا جواب ہے اور موضوعات بخاری وغیرہ کا لب لباب ہے۔

(صابر عفی عنہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وآلہ العظیم لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

مذہب سُنّی میں توحید اللہ تعالیٰ جلّ جلالہ

آئینہ اوّل۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کی صفات ثبوتیہ اور سلبیہ

قرآن شریف کے جس قدر مروجہ ترجمے اہلسنت والجماعت واہل حدیث وحنفی سنی صاحبان کی طرف سے شائع ہوئے ہیں۔ ان سب میں اللہ تعالیٰ کو مجسم قرار دیا گیا ہے۔ اور عرش پر بٹھایا گیا ہے انسانی صفات میں ڈھالا گیا ہے۔ اور منشاء کلام الٰہی کے برخلاف تفسیریں کر کے اسلام کو بدنام کیا ہے جن کو پڑھ کر کئی عالم آریہ وعیسائی بن گئے۔ یہ تمام تراجم قابل صحت ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا آسمان پر چڑھنا اور عرش پر بیٹھنا

۱۔ قال اللہ تعالیٰ۔ ثُمَّ اسْتَوٰے اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ (پ۱۔ البقرہ ع ۳) ترجمہ پھر آسمان کی طرف چڑھ گیا اور سات آسمان ہموار بنائے (تبویب القرآن صـ۳۴)

۲۔ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ (پ۱۱۔ یونس ع ۱) ترجمہ پھر تخت پر چڑھا (تبویب القرآن) پھر قائم ہوا اوپر عرش کے (ترجمہ شاہ رفیع الدین صـ۲۵۲)

۳۔ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ (پ۲۷ الحدید ع ۱)

ترجمہ وہی خدا ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمین بنائے پھر عرش پر چڑھا (تبویب القرآن صـ۶۵)

اللہ تعالیٰ کے ہاتھ

۱۔ بَلْ یَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ یُنْفِقُ كَیْفَ یَشَآءُ (پارہ ۶۔ المائدہ ع ۹) ترجمہ نہیں اس کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے (تبویب القرآن صـ۳۶ وترجمہ شاہ رفیع الدین صـ۱۵۵ موضح القرآن۔ تفسیر شاہ عبدالقادر صـ۲۴ منزل دوم سیپارہ ۶)

۲۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ (پ۲۶ سورہ فتح ع ۱۲)

ترجمہ تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہیں تجھ سے سوائے اس کے نہیں کہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے ہاتھ اللہ کا ہے اوپر ہاتھ انکے کے (ترجمہ شاہ رفیع الدین موضح القرآن صـ۱۳۶ منزل ۷)

۳۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ

بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (پ۲۴ - الزمر - ع ۷) ترجمہ - ان کافروں نے اللہ کا جیسا مرتبہ تھا ویسا مرتبہ نہیں سمجھا - اور وہاں تو یہ حال ہے کہ قیامت کے دن ساری زمینیں اس کی ایک مٹھی میں ہونگی - اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ پر لپٹے ہوں گے - یہ لوگ جن کو اس کا شریک بناتے ہیں - اس کی ذات ان سے کہیں پاک اور برتر ہے موضح القرآن صہ ۴۹ منزل ۶ تبویب القرآن صہ ۵۷ و ترجمہ شاہ رفیع الدین سنی صہ ۶۱۳)

اللہ تعالیٰ کا منہ

۱ - وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ - اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (پ ۱ سورہ بقر - رکوع ۱۴) ترجمہ اور واسطے اللہ کے ہے مشرق اور مغرب پس جدھر کو منہ کرو تم پس وہی ہے منہ اللہ کا - تحقیق اللہ وسعت ہے جاننے والا (ترجمہ شاہ رفیع الدین صہ ۲۳)

عرش الٰہی کو اٹھانا اور اللہ تعالیٰ کا اس پر بیٹھ کر آنا

۱ - وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ - پ ۲۹ - الحاقہ) اور اٹھاویں گے تخت پروردگار تیرے کا اوپر اپنے اس دن آٹھ شخص - (ترجمہ شاہ رفیع الدین صہ ۷۳۹)

۲ - كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (پ ۳۰ - فجر) ہرگز نہ یوں جب وقت توڑی جائیگی زمین ریزہ ریزہ اور آویگا پروردگار تیرا اور فرشتے صف باندھ کر -

اللہ تعالیٰ مکر کرتا ہے فریب کرتا ہے

۱ - وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ پ ۳ آل عمران - الثلثہ (اور مکر کیا انہوں نے یعنی کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ بہتر کرنے والا ہے (ترجمہ شاہ رفیع الدین دہلوی)

(ب) یہود (عیسےٰ سے داؤ کیا - اور اللہ نے ان سے داؤ کیا - اور داؤ اور داؤ کرنے والوں میں اللہ سب سے بہتر داؤ کرنے والا ہے (ترجمہ مولوی نذیر احمد حمائل صہ ۹۵)

ج - اور فریب کیا ان کافروں نے اور فریب کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے (ترجمہ حدیث التفاسیر صہ ۵ مطبوعہ فاروقی دہلی اہلسنت کے نزدیک اللہ تعالیٰ فریبی ہے (معاذ اللہ)

اللہ تعالیٰ ٹھٹھہ مخول کرتا ہے

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ - اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے اور بڑھاتا ہے انکو انکی شرارت میں بھٹکے ہوئے وہی ہیں (حدیث التفاسیر صہ ۴ پارہ اول - بقر)

(ب) اللہ ٹھٹھا کرتا ہے ان سے اور کھینچتا ہے انکو بیچ سرکشی ان کی کے بھکتے ہیں (ترجمہ شاہ رفیع الدین ص۵)

(ج) یہ لوگ مسلمانوں کو کیا بنائیں گے حقیقت میں اللہ انکو بنا تا ہے (ترجمہ مولوی نذیر احمد ص۵)

اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے

ا۔ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيرًا وَّيَهْدِي بِهٖ كَثِيرًا الخ (پارہ اول۔سورہ بقر) ترجمہ خدا بہتیروں کو گمراہ کرتا ہے اور ایسی ہی مثال سے بہتیروں کو ہدایت دیتا ہے (ترجمہ نذیر احمد ص۸ موضح القرآن ص۹)

ب۔ گمراہ کرتا ہے ساتھ اس کے بہتوں کو اور راہ دکھاتا ہے ساتھ اس کے بہتوں کو (رفیع الدین)

ج۔ گمراہ کرتا ہے اس سے بہتیرے اور راہ پر لاتا ہے اس سے بہتیرے (حدیث التفاسیر ص۶)

نوٹ:۔ جہاں جہاں لفظ ضلال کا قرآن شریف میں آیا ہے۔سنی مولویوں نے اس کے معنے گمراہ کے لکھے ہیں۔ (معاذ اللہ) کیا اللہ تعالےٰ گمراہ کرتا ہے اور شیطان بھی گمراہ کرتا ہے۔تو اس گمراہ کرنے میں کیا فرق ہے۔پھر انسان سے حساب وکتاب کیوں؟

اللہ تعالیٰ بدی و برائی کرتا ہے

وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ (پ۵۔النساء ۷) اور اگر انکو نیکی ملتی ہے تو کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے۔اگر برائی ملتی ہے تو کہتے ہیں یہ تیری طرف سے ہے تو انکو کہہ دے کہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔

امام اعظم فقہ اکبر میں فرماتے ہیں وَالْقَدْرُ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی نیکی اور بدی کی تقدیر اللہ کی طرف سے ہے مسئلہ تقدیر میں کئی احادیث صحاح ستہ ومشکوٰۃ میں ہیں کہ جو کچھ نیکی یا بدی ہے سب اللہ کی طرف سے ہے۔ چہ خوب! چور چوری کرتا ہے۔زانی زنا کرتا ہے۔شرابی شراب پیتا ہے ظالم ظلم کرتا ہے۔شیطان خدا کا حکم نہیں مانتا۔کافر گمراہ ہے۔وہ سب اللہ کراتا ہے تو جزا وسزا اور حساب وکتاب دوزخ بہشت کس واسطے ہیں۔

نوٹ:۔ مذہب شیعہ کا عقیدہ ہے کہ بدی و برائی و گناہ کا مرتکب انسان خود ہوتا ہے اور وہ مختار ہے۔ اللہ تعالیٰ بدی نہیں کرتا۔ (ب) یہ تمام ترجمے قابل اصلاح واخراج ہیں۔اصلی تراجم مذہب شیعہ میں دیکھو۔

آئینہ دوم صفات باری تعالےٰ

مذہب سنی میں احادیث تجسیم وتشبیہ خراسانی محدثین بخاری۔مسلم۔ابن ماجہ وغیرہ نے دوسری تیسری

صدی میں احادیث جمع کرنی شروع کردیں۔ یہودیوں عیسائیوں اور زندیقوں۔ مجوسی لوگوں کے عقائد کے موافق اللہ تعالیٰ کی ایسی صفات بیان کیں۔ کہ انسانی صورت میں ڈھال کر دکھا دیا اور ہمیشہ سے یہی عقیدہ اہلسنّت کا چلا آتا ہے۔ اور یہ ہندو سناتن دھرم کے عقیدہ کی طرح ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مجسم ہے اور وہ صورت رکھتا ہے۔ یہ عقاید رکھ کر مسلمان کس طرح موحد کہلا سکتا ہے تمام موضوع ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی انسانی صورت

مشکوٰۃ۔ کتاب الآداب۔ باب السلام الفصل الاول الربع الثالث صفحہ ۳۱۹ سطر ۲ مطبوعہ مطبع القران والسنہ امرتسر مترجم پر ہے۔

۱۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خلق اللہ ادم علی صورتہ طولہ ستون ذراعا الخ ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا اللہ تعالےٰ نے آدم کو اپنی صورت پر لمبائی اس کی ساٹھ گز کی" یہ حدیث بھی اپنی ظاہر پر محمول ہے جیسے اور احادیث صفات اور اس کے ظاہری معنی پر ہمارا ایمان ہے اور ہم تاویل نہیں کرتے۔ سلف کا یہی مذہب ہے (دیکھو حاشیہ مشکوٰۃ صفحہ ۳۱۹ باب السلام از مترجم کتاب اہلحدیث)

نوٹ:۔ اللہ تعالےٰ بے مثل و بے مثال نہ رہا۔

الف) ہدیتہ المہدی مولوی نواب وحید الزمان صفحہ ۱۔ المعتقد المنتقد صفحہ ۴۱ تلبیس ابلیس ابن جوزی صفحہ ۱۲۰ غنیتہ الطالبین صفحہ ۱۲۴ صفحہ ۳۰ مطبع صدیقی۔

ب) بخاری پارہ ۱۸ صفحہ ۱۰۲۔ بخاری پ ۳ صفحہ ۱۰۷ حاشیہ

ج) المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۳۴۳۔ صفحہ ۲۷۲۰۔ صفحہ ۲۵۴۵

د) ترجمہ جامع ترمذی مطبوعہ نول کشور جلد دوم صفحہ ۴۲۸

اللہ تعالیٰ کا دیدار

حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی سعید ابن المسیب وعطاء بن یزید اللیثی ان ابا ھریرۃ اخبرھما ان الناس قالوا یا رسول اللہ ھل نری ربنا یوم القیامۃ قال ھل تمارون فی القمر لیلۃ البدر لیس دونہ سحابٌ قالوا لا یا رسول اللہ۔ قال فھل تمارون فی الشمس لیس دونھا سحابٌ قالوا لا۔ قال فانکم ترونہ کذالک یحشر الناس یوم القیامۃ فیقول من کان یعبد شیئاً فلیتبعہ فمنھم من یتبع الشمس ومنھم من یتبع القمر ومنھم من یتبع الطواغیت وتبقی ھذہ الامۃ فیھا منافقوھا فیاتیھم اللہ فیقول انا ربکم فیقولون ھذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا جاء ربنا عرفناہ فیاتیھم اللہ عز وجل فیقول انا ربکم فیقولون انت ربنا۔ فیدعوھم الخ (مترجم صحیح بخاری

کتاب الاذان باب فضل السجود پارہ ۳ صفحہ ۱۰۷ احمدی پریس لاہور) ترجمہ - ابوالیمان نے بیان کیا ہے کیا ہم کو شعیب نے خبر دی - انہوں نے زہری سے - انہوں نے کہا - مجھ کو سعید ابن مسیّب اور عطاء بن یزید اللیثی نے خبر دی - ان دونوں سے ابوہریرہ نے بیان کیا - لوگوں نے عرض کیا - یارسول اللہ ہم قیامت کے دن اپنے مالک کو دیکھیں گے - آپ نے فرمایا - چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کیا تم کو شک رہتا ہے - جب اس پر ابر نہ ہو (مطلع صاف ہو) انہوں نے کہا (ہرگز) نہیں یارسول اللہ - آپ نے فرمایا - بھلا سورج کے دیکھنے میں کیا تم کو شبہ رہتا ہے جب ابر نہ ہو - انہوں نے کہا نہیں (بالکل نہیں) شک کا کیا موقع ہے - صاف دیکھتے ہیں - آپ نے فرمایا تو اسی طرح (بے شک وشبہ) تم اپنے مالک کو بھی دیکھو گے - قیامت کے دن لوگ اکٹھے کئے جائیں گے - پھر پروردگار فرمائے گا - جو کوئی جس کو پوجتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے - تب کوئی تو سورج کے ساتھ ہو جائے گا - اور کوئی چاند کے کوئی شیطانوں اور بتوں اور ٹھاکروں کے - اس امت کے لوگ مسلمان رہ جائیں گے - ان میں منافق وغیرہ سب ملے جلے ہوں گے - پھر اللہ جل جلالہ (ایک نئی صورت میں) ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا - میں تمہارا خدا ہوں - اور وہ کہیں گے - ہم یہیں رہیں گے جب تک ہمارا مالک نہ آئے - جب ہمارا مالک آئیگا - تو ہم اس کو پہچان لیں گے - پھر اللہ تعالیٰ اگلی صورت میں انکے پاس آئیگا اور فرمائیگا - میں تمہارا خدا ہوں وہ کہیں گے (بیشک) تو ہمارا خدا ہے پھر ان کو بلائے گا (ترجمہ مولوی وحید الزمان مترجم بخاری) صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جوان بے ریش ہے (حاشیہ ایضاً) (ب) المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول صفحہ ۳۳۷ / ۱۸۱ / ۳ لاہور)

دیدار اللہ تعالیٰ

(۳) صحیح بخاری کتاب التفسیر پ ۵ صفحہ ۱۰۱ و صفحہ ۱۰۲ احمدی پریس لاہور پر ہے - حتی اذا - لم یبق الا من کان یعبد اللہ من بر او فاجر اتاھم رب العلمین فی ادنی صورۃ من التی رءوہ فیھا - فیقال ماذا تنتظرون تتبع کل امۃ ما کانت تعبد قالوا فارقنا الناس فی الدنیا علی افقر ما کنا الیھم لم نصاحبھم ونحن ننتظر ربنا الذی کنا نعبد - فیقول انا ربکم فیقولون لا نشرک باللہ شیئاً مرتین او ثلثا - ترجمہ - اس میدان میں وہی لوگ رہ جائیں گے جو خالص خدا کو پوجتے تھے - ان میں اچھے بُرے سب طرح کے ہونگے - مگر سب موحد - اس وقت پروردگار ایک صورت میں جلوہ گر ہوگا جو پہلی صورت سے جس کو وہ دیکھ چکے ہوں گے ملتی جلتی ہوگی پر وہ صورت نہ ہوگی - اور ان لوگوں سے کہا جائے گا - تم کس کی انتظار میں ہو ہم کو دنیا میں جب ان گمراہ لوگوں کی احتیاج تھی - اس وقت تو ہم ان سے جدا رہے ان کا ساتھ نہیں دیا

ہم تو اپنے سچے خدا کا انتظار کر رہے ہیں جس کو ہم دنیا میں پوجتے رہے۔ اس وقت پروردگار فرمائے گا میں تمہارا خدا ہوں وہ دوبار یا تین بار یوں کہیں گے۔ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے والے نہیں (ترجمہ مولوی وحید الزمان) اس حدیث سے پروردگار کے لئے صورت ثابت ہوتی۔ اگر صورت نہ ہو تو پھر اس کا دیدار کیونکر ہوگا۔ (حاشیہ بخاری ایضاً)

۴۔ دیدار اللہ تعالےٰ اور انسان سے گفتگو۔ دیکھو مشکوٰۃ۔ باب الحساب الربع الرابع صہ ۴۸۶ مطبوعہ امرتسر مضمون بالا سے کچھ الفاظ کا اختلاف ہے۔

۵۔ اللہ تعالےٰ کا دیدار جنت کے باغ میں۔ روبرو گفتگو۔ خدا تعالےٰ کا اپنے منہ سے پردہ نقاب اٹھا لینا اور مسلمانوں سے مجلس کرنا۔ دیکھو کتاب مشکوٰۃ باب صفۃ الجنت واہلہا الربع الرابع صہ ۱۸۹ امرت سر۔

ابوہریرہ نے کہا۔ مجھ کو جناب رسول خدا صلعم نے خبر دی۔ کہ بہشتی جس وقت داخل ہوں گے بہشت میں اتریں گے۔ اس میں بقدر زیادتی عملوں اپنے کے پھر اذن دیا جائے گا۔ انکو بیچ مقدار آنے روز جمعہ کے دنیا کے سے۔ پس زیارت کریں گے اپنے پروردگار کی اور ظاہر کرے گا۔ اللہ تعالےٰ ان کے لئے عرش اپنا اور ظاہر ہوگا اللہ بہشتیوں کے لئے بیچ ایک بڑے باغ کے باغوں بہشت کے سے۔

(ب) نہیں باقی رہیگا اس مجلس میں کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اس سے اللہ تعالیٰ بے واسطہ اور اٹھاویگا پردہ یہاں تک کہ فرماویگا خدا تعالےٰ ایک شخص کو ان میں سے فلانے کیا یاد رکھا ہے تو اس دن کو کہہ رہا تھا تو نے ایسا اور ایسا۔

(ج) جب مسلمان بہشتی بازار جنت سے اپنی بیویوں کی طرف پھریں گے۔ پھر کہیں گے خوش آئے تم اپنے گھر میں کہ تحقیق آیا تو اس حال میں کہ تجھ پر جمال نہیں ہے۔ اس جمال سے کہ جدا ہوا تھا تو ہم سے پس کہیں گے اپنی بیویوں سے کہ تحقیق ہم نے ہم نشینی کی اپنے پروردگار کی آج کے روز (روایت کیا ترمذی نے اس کو ابن ماجہ نے۔ خلاصہ طولانی حدیث کا لکھا گیا۔ جسکو شک ہو مشکوٰۃ میں دیکھے)

۶۔ دیدار خدا تعالےٰ جلشانہ روز قیامت کو۔ دیکھو مشکوٰۃ۔ باب رویت اللہ تعالیٰ الربع الرابع صہ ۱۹۴ متفق علیہ حدیث مطبوعہ امرتسر و ترجمہ ابن ماجہ جلد اول صہ ۱۰۳ اور ترمذی جلد ۲ صہ ۲۰۷ و صہ ۲۰۹ و صہ ۲۱۰۔ ابوداؤد صہ ۱۲۱۱۔

اللہ تعالیٰ کا چہرہ

۷۔ عن صہیب عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال اذا دخل اھل

الجنة الجنة یقول اللہ تعالیٰ تریدون شیئا ازیدکم فیقولون الم تبیض وجوهنا الم تدخلنا الجنة وتنجنا من النار قال فیرفع الحجاب فینظرون الی وجہ اللہ تعالیٰ فما اعطوا شیئا احب الیهم من النظر الی ربهم ثم تلی للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ رواہ مسلم (مشکوٰۃ باب رویت اللہ تعالیٰ السبع الرابع ص۱۹۴ مطبوعہ امرتسر) ترجمہ حضرت صہیب سے روایت ہے۔ کہ جناب نبی صلعم نے فرمایا جس وقت کہ داخل ہوں گے بہشتی بہشت میں۔ فرماویگا اللہ تعالیٰ چاہتے ہو تم کچھ زیادہ دوں میں تجھ کو پس کہیں گے کیا تو نے ہمارا منہ روشن نہیں کیا۔ کیا تو نے ہم کو بہشت میں داخل نہیں کیا۔ کیا نجات نہیں دی تو نے ہم کو آگ دوزخ سے فرمایا حضرت نے پس اٹھایا جائیگا پردہ پس دیکھیں گے طرف چہرہ مبارک اللہ تعالیٰ کے۔ پس نہ دیئے گئے بہشتی کوئی چیز کہ دوست تر ہے نزدیک ان کے نظر کرنے سے طرف پروردگار کے پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت ان لوگوں کے لئے نیکی کی ہے۔ ثواب نیک ہے اور زیادہ اس پر۔ مترجم ابن ماجہ جلد اول ص ۸۹/۹۷)

(ب) اللہ تعالیٰ کا چہرہ وصورت دیکھو المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول ص ۳۳۷/۳۴۴ ترجمہ جامع ترمذی جلد ۲ ص ۳۳۷ مترجم ابن ماجہ ص ۳۴۹/۹۷ جلد اول مطبع صدیقی لاہور۔

۸۔ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان ادنی اهل الجنة منزلة لمن ینظر الی جنانہ وازاجہ ونعیمہ وخدمہ وسررہ مسیرۃ الف سنة واکرمهم علی اللہ من ینظر الی وجهہ غدوۃ وعشیة ثم قرء وُجُوهٌ یَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ رواہ احمد و ترمذی (مشکوٰۃ باب رویت اللہ الربع الرابع ص ۱۹۴/۱۹۵) ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق ادنی بہشتیوں کا از روئے مرتبہ البتہ وہ شخص ہے کہ دیکھے گا طرف اپنے باغوں اور اپنی عورتوں کے۔ اور اپنی نعمتوں کے اور اپنے خدمتگاروں کے اور اپنے تختوں کے مقدار مسافت ہزار برس کے۔ اور گرامی تر ان کا نزدیک اللہ کے وہ شخص ہوگا۔ کہ دیکھیگا طرف منہ مبارک اس کے صبح اور شام پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت کتنے منہ اس دن تروتازہ اور خوش وخورم ہوں گے طرف رب اپنے کے دیکھنے والے" کتاب وسنت اور اجماع صحابہ اور سلف امت سے یہ امر ثابت ہے۔ کہ آخر میں مومنوں کو خدا کا دیدار ہوگا۔ اور روایت کی حدیث کو قریب بیس صحابہ نے رسول اللہ سے (حاشیہ مشکوٰۃ امرتسری)

۹۔ حضرت جابرؓ سے نقل ہے۔ کہ جناب نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اس وقت جب بہشتی اپنی ناز و نعمتوں میں مشغول ہوں گے۔ ناگہاں نکلے گا ان کے لئے ایک نور پس اٹھاوینگے سر اپنے پس

ناگہاں دیکھیں گے رب نے تحقیق تجلی کی ہے اُنپر اوپر ان کے سے۔ پس فرماویگا اللہ تعالیٰ السلام علیکم یا اھل الجنۃ اور کہا جابر نے کہ یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے سلام قولا من رب رحیم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھیگا اللہ تعالیٰ طرف ان کے اور دیکھیں گے وہ طرف اللہ کے پس نہ التفات کریں گے طرف کسی چیز کے نعمتوں بہشتوں میں سے جب تک کہ دیکھیں گے طرف اللہ تعالیٰ کے یہاں تک کہ پوشیدہ ہوگا اللہ ان کی نظروں سے اور باقی رہیگا آثار نورانیت اس کا روایت کیا ابن ماجہ نے مشکوٰۃ باب رویتہ اللہ تعالیٰ الربع الرابع صفحہ ۱۹۵ ترجمہ مترجم مشکوٰۃ امرتسری مترجم ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۹۷

اللہ تعالیٰ کا پہلو

۱۰۔ صفوان بن محرز نے کہا۔ ایسا ہوا۔ کہ ایک بار عبد اللہ بن عمر طواف کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ کہنے لگا۔ ابو عبد الرحمٰن یا ابن عمر کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کی بات میں کچھ سنا ہے (جو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومنوں سے کریگا) انہوں نے کہا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یدنی المومن من ربہ وقال ھشام یدنو المومن حتی یضع علیہ کنفہ فیقررہ بذنوبہ الخ (میں نے آنحضرت صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے مومن اپنے پروردگار کے نزدیک لایا جائے گا۔ ہشام نے یوں کہا کہ مومن اپنے پروردگار سے قریب ہو جائیگا۔ یہاں تک کہ پروردگار اپنا ایک جانب (پہلو) اس پر رکھ دیگا۔ اس کے گناہ سب اس کو جتلائے گا (مترجم صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر پارہ ۱۹ صفحہ ۲۴ احمدی پریس لاہور۔ ترجمہ مولوی وحید الزمان اہل حدیث)

(ب) بخاری۔ کتاب المظالم۔ باب قول اللہ تعالیٰ الا لعنۃ اللہ علی الظلمین (پ ۹ صفحہ ۶) یہی مضمون دیکھو

(ج) مشکوٰۃ۔ باب الحساب۔ الربع الرابع مطبوعہ امرتسر صفحہ ۴۴ یہی حدیث بالا متفق علیہ دیکھو)

۱۱۔ اللہ تعالیٰ کی پنڈلی اور سجدہ

قولہ تعالیٰ۔ یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ (پ ۲۹۔ سورہ قلم)

ترجمہ جس دن کہ کھولا جائے گا پنڈلی سے اور بلائے جاوینگے طرف سجدہ کے۔ پس نہ کر سکیں گے ف حشر کے دن ہر امت جس کو پوجتی تھی اس کے ساتھ جاویگی مسلمان کھڑے رہ جاویں گے پروردگار آئے گا جس صورت میں نہ پہچانیں فرماوے گا میں تمہارا رب ہوں میرے ساتھ آؤ۔ کہیں گے نعوذ باللہ۔ ہمارا رب آویگا تو ہم پہچان لیں گے۔ فرماوے گا کچھ اس کا نشان جانتے ہو۔ کہیں گے۔ جانتے ہیں۔ پھر ظاہر ہوگا ان کی پہچان موافق اور پنڈلی کھولیگا۔ تو سجدہ میں گریں گے۔ جو سچی نیت سے

سجدہ نہ کرتا تھا۔اس کی پیٹھ نہ مڑے گی۔ الٹا گرے گا یہ انکا اعتقاد توحید آزمانے کو کہ صورت پوجنے سے ایسے بیزار ہیں (ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی معہ حاشیہ موضح القرآن) دیکھو احادیث التفاسیر

ب۔ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکشف ربنا عن ساقہ فیسجد لہ کل مؤمن ومؤمنۃ ویبقی من کان یسجد فی الدنیا ریاء اوسمعۃ فیذھب ویسجد فیعود ظہرہ طبقا واحداً ترجمہ۔ حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا۔ کہ میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ قیامت کے دن پروردگار اپنی پنڈلی کھولے گا۔ ہر ایک ایماندار مرد اور ایماندار عورت اس کو دیکھ کر سجدے میں گر پڑیں گے وہ لوگ رہ جائیں گے۔ جو دنیا میں لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لئے سجدہ اور عبادت کیا کرتے تھے انکی نیت ریا کی تھی وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے۔ لیکن انکی پیٹھ اکڑ کر ایک تختہ ہو جائے گی۔ سجدہ نہ کر سکیں گے (بخاری۔ کتاب التفسیر۔ ن والقلم پارہ بیسواں ص۷۵ مترجمہ مولوی وحید الزمان صاحب احمدی پریس لاہور)

(ج) مشکوٰۃ۔ باب الحشر۔ الربع الرابع ص۱۴۱ امرت سری۔ یہی حدیث متفق علیہ دیکھو۔

(د) مشکوٰۃ۔ باب الحوض والشفاعۃ الربع الرابع ص۱۶۰ وص۱۶۱ امرتسری متفق علیہ طویل حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالے اپنی صورت بدل سکتا ہے۔ دوسرا انسان کے سامنے آتا ہے تیسرا ہنستا ہے اور روبرو بالمشافہ بات چیت کرتا ہے۔ موضح القرآن شاہ عبد القادر منزل ہفتم پارہ ۲۹ ص۱۰۰ خادم الاسلام دہلی۔

(ہ) اللہ تعالے کی پنڈلی دیکھو المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول مطبع صدیقی لاہور ص۳۵۲ پھر خدا کی پنڈلی کھل جاوے گی۔

۱۲۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اور انگلیاں

عبد اللہ بن مسعود نے کہا۔ کہ یہود کا ایک عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا محمد اپنی کتابوں میں یہ لکھا پاتے ہیں۔ کہ اللہ تعالے قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر اٹھا لے گا۔ پھر فرمائیگا اَنَا الْمَلِکُ میں بادشاہ ہوں یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں تصدیقاً لقول الحبر ثم قرء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ

مَطْوِیَّاتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۔ آپ نے اس عالم کی تصدیق کی۔ پھر یہ آیت پڑھی (بخاری کتاب التفسیر۔ سورہ زمر۔ پارہ ۲۰ صـ۹۸ احمدی پریس ترجمہ مولوی وحید الزمان محدث امترجم ابن ماجہ جلد اول صـ۹۸ وصـ۹۹

ف۔ اس حدیث سے پروردگار کے لئے انگلیاں ثابت ہوتی ہیں۔ کیونکہ آنحضرت نے اس یہودی کی تصدیق کی۔ اور یہ امر محال ہے کہ آنحضرت باطل کی تصدیق کریں (حاشیہ بخاری ایضًا)

ب۔ ابن عباس کی صحیح حدیث میں ہے اتی فی اللیل ربّی فی احسن صورۃ فوضع یدہ بین کتفی حتی وجدت بردانا ملہ بین ثدی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک رات میرے رب نے مجھ کو اپنا آپ دکھایا ایک اچھی صورت میں اور میرے کندھوں پر اپنا ہاتھ رکھا کہ اس کی انگلیوں کی پوروں کی ٹھنڈک مجھے اپنی چھاتی میں محسوس ہوئی (حاشیہ بخاری پارہ ۲۰ صـ۹ احمدی پریس لاہور)

ج۔ ان ابا ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقبض اللہ الارض ویطوی السموات بیمینہ ثم یقول انا الملک این ملوک الارض ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ اللہ تعالےٰ زمین کو ایک مٹھی میں لے لیگا اور آسمانوں کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لیگا۔ پھر فرمائیگا۔ میں بادشاہ ہوں۔ اب دوسری دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں (مترجم بخاری۔ کتاب التفسیر۔ سورہ زمر۔ پارہ ۲۰ صـ۹) ابن ماجہ جلد اول صـ۹۳ اللہ تعالےٰ کا داہنا ہاتھ دیکھو مترجم بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ پ۶ صـ۱۴ احمدی پریس لاہور)

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا۔ جو شخص حلال کمائی سے ایک کھجور برابر صدقہ کرے اور اللہ حلال ہی کمائی کو قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں لیتا ہے۔

(د) قول تعالےٰ قَالَ یَا اِبْلِیْسُ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ رپ۲۳۔ سورہ ص۔ ع ۵)

ترجمہ۔ پروردگار نے فرمایا۔ ابلیس تو نے اس کو کیوں سجدہ نہیں کیا۔ جس کو میں نے اپنے خاص دونوں ہاتھوں سے بنایا۔

ف۔ اہلحدیث اللہ تعالےٰ کے ہاتھوں کو ثابت کرتے ہیں۔ انکی تاویل نہیں کرتے۔ حدیث میں ہے۔ کہ تین چیزوں کو اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا۔ آدم کا پُتلا اپنے ہاتھ سے بنایا۔ اور توریت کو اپنے ہاتھ سے لکھا۔ اور فردوس میں درخت اپنے ہاتھ سے گاڑے (تبویب القرآن مولفہ مولوی وحید الزمان ط۲۵ لغو) پس فرمایا اللہ تعالےٰ نے آدم کو اس حال میں ویداہ مقبوضتان کہ دونوں ہاتھ اس کے

بند تھے پسند کر تو ان دونوں میں سے جو چاہے تو بس کہا آدمؑ نے اختر ت یمین ربی وکلتا ید ہے ربی یمین مبارکۃ اختیار کیا میں نے دہنا ہاتھ اپنے پروردگار کا اور دونوں ہاتھ پروردگار میرے کے داہنی بابرکت ہیں پھر کھولا اس کو پس ناگہاں اس میں مثل آدم کے اور اولاد انکی تھی الخ مشکوٰۃ باب اسلام ۔ الربع الثالث صفحہ ۳۲۸ امرتسری ۔ درمیانی ٹکڑا حدیث کا ہے)

(ز) اللہ تعالےٰ کا پنجہ اور ہاتھ دیکھو مشکوٰۃ ۔ باب النفخ فی الصور الربع الرابع صفحہ ۱۳۴ و صفحہ ۱۳۵ امرتسری حدیث متفق علیہ مضمون موافق حدیث (ح) بخاری پارہ ۲۰ صفحہ ۹)

(ط) روایت ہے حضرت ابوسعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زمین دن قیامت کے روٹی ہوگی ۔ اس کو جبار تعالےٰ اپنے ہاتھ میں الٹ پلٹ کریگا ۔ جیسا کہ الٹ پلٹ کرتا ہے ۔ ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر میں درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی بہشتیوں کی (حدیث متفق علیہ مشکوٰۃ ۔ باب الحشر الفصل الاول ۔ الربع الرابع صفحہ ۱۳۷ امرتسری)

(ی) اللہ تعالےٰ کے ہاتھ اور انگلیاں ۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۲۶۴۷/۲۶۸۵ ۔ صفحہ ۲۶۸۹ صفحہ ۲۶۳۹ ۔ صفحہ ۱۹۷۲ ۔ صفحہ ۹۸ ۔ صفحہ ۱۱۵ ۔ صفحہ ۹۹۳ ۔ صفحہ ۹۸ ترجمہ جامع ترمذی جلد دوم نول کشور صفحہ ۸۹ ۔ صفحہ ۴۲۹ صفحہ ۴۷۵ ۔ صفحہ ۳۵۴ ۔ صفحہ ۳۶۴ ۔ صفحہ ۴۷۲ ۔ صفحہ ۴۳۱ رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۹۸ صفحہ ۹۹ جلد دوم صفحہ ۶۱۵ مطبع صدیقی لاہور ۔ مترجم ابوداؤد مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۲۱۱۲

اللہ تعالیٰ کی کمر

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلق اللہ الخلق فلما فرغ منہ قامت الرحم فاخذت بحقو الرحمٰن فقال لہ منہ قالت ھذا مقام العائذ بك من القطیعۃ قال الا ترضین ان اصل من وصلك واقطع من قطعك قالت بلیٰ یارب قال فذاك قال ابوھریرۃ اقرءوا ان شئتم فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم ترجمہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ جب سب مخلوقات پیدا کرچکا ۔ اس وقت رحم (ناطہ) مجسم ہو کر اٹھ کھڑا ہوا اور پروردگار کی کمر تھام لی ۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ۔ ہائیں یہ کیا کرتا ہے ۔ وہ عرض کرنے لگا ۔ مَیں تیری پناہ چاہتا ہوں ۔ ایسا نہ ہو کوئی مجھ کو کاٹے (ناطہ توڑے برادری چھوڑے) اللہ تعالےٰ نے فرمایا ۔ کیا تو اس پر راضی نہیں ۔ کہ جو کوئی مجھ کو جوڑے وہ مجھ سے جوٹے ۔ اور جو کوئی تجھ کو توڑے وہ مجھ سے توڑے ۔ اس وقت ناطہ (رحم) کہنے لگا ۔ پروردگار میں اس پر راضی ہوں ۔ پروردگار نے فرمایا ایسا ہی ہوگا ۔ ابوہریرہ کہتے تھے ۔ اگر تم چاہو تو اس حدیث کی تائید میں (سورہ محمد) کی یہ آیت

پڑھو۔ ھل عسیتم اِن تولّیتم الخ ف حقو اس مقام کو کہتے ہیں جہاں پر ازار باندھتے ہیں۔ اہل حدیث نے اور صفات اللہ کی طرح اس میں بھی تاویل نہیں کی۔ اور اس کو اپنے ظاہری معنے پر محمول رکھا ہے (ترجمہ بخاری۔ کتاب التفسیر۔ الذین کفروا پ۲۶ ص۲۴ احمدی پریس لاہور)

اللہ تعالیٰ کا کرسی پر بیٹھنا

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال قیل لہ ما المقام المحمود۔ قال ذلك یوم ینزل اللہ تعالیٰ علی کرسیہ فیاط کما یاط الرحل الجدید من تضائقہ وھو کسعۃ ما بین السماء والارض ویجاء بکم حفاۃ عراۃ غرلا فیکون اول من یکسی ابراھیم یقول اللہ تعالیٰ اکسوا خلیلی فیؤتی بریطتین بیضاوین من رباط الجنۃ ثم اکسی علی اثارہ ثم اقوم عن یمین اللہ مقاما یغبطنی الاولون والاخرون (رواہ الدارمی مشکوٰۃ۔ الربع الرابع باب الحوض والشفاعۃ ص۱۷۳ سطر ۶ امرتسری)

ترجمہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جناب اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی ہے جناب سے کہا گیا کہ مقام محمود کیا ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ یہ وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر نزول فرمائیگا۔ پس آواز کریگی جیسا نیا چمڑے کا زین اپنی تنگی سے آواز کرتا ہے اور فراخی کرسی کی مانند فراخی درمیان آسمان اور زمین کے اور تم کو ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ لایا جائیگا۔ سب سے اول حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائیگا۔ اللہ تعالےٰ فرمائیگا۔ پہناؤ میرے دوست کو دو چادریں نرم کتان سفید بہشتی چادروں میں سے لائی جاوینگی۔ پھر میں حضرت ابراہیمؑ کے پیچھے لباس پہنا جاؤں گا۔ پھر میں اللہ تعالےٰ کے داہنے طرف کھڑا ہوں گا۔ اس میرے کھڑے ہونے پر اگلے اور پچھلے رشک کریں گے۔ غنیۃ الطالبین ص۱۶۳

اللہ تعالیٰ کا رونا

خدا کی آنکھیں دکھنی آئیں۔ تو فرشتوں نے بیمار پرسی کی۔ اللہ تعالیٰ طوفان نوح پر اتنا رویا۔ کہ آنکھیں جوش کر آئیں۔ عرش اس کے بیٹھنے سے چراتا ہے اور عرش کے چاروں طرف سے چار چار انگل اس کا جسم باہر رہتا ہے (کتاب ملل ونحل منہاج السنہ ابن تیمیہ مطبوعہ مصر۔ جلد اول ص۲۶۰ دیکھو۔

اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہے

قولہ تعالیٰ۔ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ (پ۸ سورہ اعراف ع۷) ترجمہ بیشک تمہارا مالک اللہ تعالےٰ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر تخت پر چڑھا۔ ف۔ اہلحدیث نے استوا کے معنے یہی لئے ہیں۔ کہ عرش پر بلند ہوا یا بیٹھا یا چڑھ گیا

یا جما۔ استوا اس پروردگار کی ایک صفت ہے۔ جیسے سمع اور بصر وغیرہ اور اس سے ظاہری معنے بلا تاویل مراد ہے (تبویب القرآن ص ۳۹) (رفع العجاجہ عن ابن ماجہ جلد اول ص ۹۳) بیہقی ہدیتہ المہدی ص ۹ المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبوعہ صدیقی لاہور ص ۲۵۹۶ ترجمہ جامع ترمذی نول کشور جلد دوم ص ۴۴۷ و ص ۴۵۹ رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد اول ص ۹۳/۹۴

(ب) اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى (پ ۱۶۔ طہ ۱) رحمن جو عرش بریں پر براج رہا ہے (ترجمہ نذیر احمد صاحب) وہ بڑے رحم والا تخت پر چڑھا (تبویب القرآن مولفہ مولوی وحید الزمان صاحب) وہ رحمن ہے اوپر عرش کے قرار پکڑا اس نے (ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی) حدیث میں آیا ہے کہ عرش آسمانوں پر قبہ کی مانند ہے اور وہ چرچراتا ہے اللہ کی عظمت سے جیسے پالان سوار کے بوجھ سے (رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد اولی ص ۹۶)

اعتراض۔ جب عرش پیدا نہ ہوا تھا۔ تب اللہ تعالے کس پر بیٹھا تھا۔ عرش محدود شے ہے، اور اللہ تعالی جلشانہ غیر محدود۔ تو فرمایئے۔ محدود کے اندر غیر محدود کس طرح سما سکتی ہے۔ وہ محدود تخت جس پر خدائے سنیاں بیٹھا ہے ضرور محدود چیز ہے۔ جب محدود ہے تو حادث ہے جب حادث ہے تو فانی ہے۔ تو پھر ہر جگہ حاضر و ناظر و قادر مطلق کیسے ہوا۔ زیادہ دیکھو غنیۃ الطالبین ص ۱۲۲ و ص ۱۲۶

اللہ تعالیٰ کا نزول

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال ینزل ربنا تبارك وتعالیٰ کل لیلۃ الی السّماء الدّنیا حین یبقی ثلث اللیل الاٰخر یقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسالنی فاعطیہ من یستغفرلی فاغفرلی (بخاری پ ۵ ص ۱۴۲ کتاب التہجد باب الدعاء والصلوۃ من آخر اللیل احمدی پریس لاہور) **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارا پروردگار بلند و برکت والا۔ ہر رات کو جس وقت رات کا اخیر تیسرا حصہ رہ جاتا ہے پہلے آسمان پر اترتا ہے فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں قبول کروں۔ کون مجھ سے مانگتا ہے میں دوں کون مجھ سے بخشش چاہتا ہے میں اس کو بخش دوں۔ (مترجم صحیح مسلم جلد اول ص ۴۶۰)

(ب) جامع ترمذی جلد اول مترجمہ نول کشور کتاب الصلوۃ باب فی نزول الرب تبارک و تعالے ص ۱۴۵ ترجمہ موطا امام مالک ص ۱۵۰

(ج) اذا اراد اللّٰہ ان ینزل عن عرشہ نزل بذاتہ۔ جب پروردگار عرش سے اترنا چاہتا ہے تو اترتا ہے اپنی ذات سے (کشف المغطا عن کتاب الموطا ص ۱۵ مطبع صدیقی لاہور)

اللہ تعالیٰ کا مصافحہ کرنا

عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اوّل من یصافحہ الحقّ عمر واول من یسلم علیہ واول من یاخذ بیدہٖ فیدخلہ الجنۃ (سنن ابن ماجہ جلد اول فضل عمر مترجمہ ص۴۷) ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے جس سے مصافحہ کرے گا یعنی قیامت میں عمر ہیں۔ اور پہلے جس پر سلام کرے گا عمر ہیں اور پہلے جس کا ہاتھ پکڑ کر داخل کرے گا جنت میں وہی ہیں۔

نوٹ۔ حضرت عمر تو تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام سے بڑھ گئے۔ کیوں نہ ہو اللہ کے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کو آگ لگائی۔ آنحضرتؐ کو ہذیان کہا۔ یہ اس کا انعام وصلہ ہے (صابر عفی عنہ)

(ب) تاریخ الخلفا علامہ جلال الدین سیوطی۔ حالاتِ حضرت عمر میں مصافحہ کرنا دیکھو۔

(د) مضر وکہمش واحمد ہجیمی سنی اہلحدیث جائز رکھتے ہیں۔ خدا کا ہاتھ سے چھونا اور مصافحہ کرنا اور خالص مسلمان اس سے معانقہ کرتے ہیں۔ دنیا و آخرت میں داؤد کہتا تھا۔ خدا کی داڑھی اور اندام نہانی کی بابت مت پوچھو۔ باقی جو چاہو سوال کرو۔ خدا کا جسم بھی ہے۔ گوشت بھی ہے۔ خون بھی ہے۔ اور اعضاء بھی ہیں۔ ہاتھ۔ پیر۔ سر۔ زبان۔ آنکھیں۔ خدا سینہ تک کھوکھلا ہے اور نیچے ٹھوس (ملل ونحل ص۶۴ ج۱) تلبیس ابلیس ابن جوزی ص۱۲۱ خدا سینہ تک خول باقی ٹھوس

اللہ تعالیٰ کا ہنسنا

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یضحک اللہ الی رجلین یقتل احدھما الاخر یدخلان الجنۃ یقاتل ھذا فی سبیل اللہ فیقتل ثم یتوب اللہ علی القاتل فیستشھد (مترجم بخاری۔ پ۱۱ ص۵۲ باب الکافر یقتل المسلم کتاب الجہاد والسیر احمدی پریس لاہور) ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنس دیگا۔ دنیا میں ایک دوسرے نے قتل کیا ہوگا۔ اور دونوں بہشت میں جائیں گے۔ پہلا اس لئے کہ اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور مارا گیا۔ اور دوسرا جو قاتل تھا۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو توبہ کی توفیق دی وہ مسلمان ہوا پھر اللہ کی راہ میں شہید ہوا۔

(ب) صحیح بخاری کتاب المناقب پارہ پندرہ ص۱ احمدی پریس لاہور۔ اللہ تعالےٰ کا ہنسنا یا تعجب کرنا۔ غنیۃ الطالبین ص۱۲۳

(ج) مشکوٰۃ باب الحوض والشفاعۃ۔ الربع الرابع ص۱۶۴ امرتسری۔ اللہ تعالےٰ کا ہنسنا دیکھو۔

(۷) مشکوٰۃ باب الحوض والشفاعۃ الربع الرابع صـ ۱۶۸ امرتسری۔ اللہ تعالیٰ کا ہنسنا جب مسلمان مجرم کہیگا یارب العالمین تو مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے۔

(۵) رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد امطبوعہ صدیقی لاہور صـ ۸۵ و صـ ۹۲

(۶) مترجم سنن نسائی جلد اول صـ ۲۹ دار قطنی۔

(۷) خدا کا بولنا بیٹھنا ہنسنا۔ اُترنا چڑھنا۔ آنا جانا۔ بچھانا۔ سانس لینا۔ مٹی پھینکنا۔ یا دونوں ہاتھوں کو بلند کرنا۔ قدم پھیرنا۔ شرمانا مخول کرنا۔ فریب کرنا۔ ٹہلنا۔ دوڑنا۔ ہاتھ ملانا دیکھو ہدیۃ المہدی صـ ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ناامید ہوجانے اور عذاب کے قریب ہوجانے سے ہنستا ہے دیکھو المعلم ترجمہ صحیح مسلم پـ ۲۵۹۳/۲۵۹۴ ۔ صـ ۲۴۷ ۔ صـ ۲۰۲۰

اللہ تعالیٰ کا لکھنا

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کتب ربکم علی نفسہ بیدہٖ قبل ان یخلق الخلق رحمتی سبقت غضبی (رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد اول صـ ۹۱) ترجمہ۔ ابوہریرہ نے کہا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لکھا تھا تمہارے رب نے اپنے لئے اپنے ہاتھ سے قبل پیدائش مخلوق کے کہ رحمت میری آگے بڑھ گئی میرے غصہ سے۔ و صحیح مسلم مترجم صـ ۲۶۳۳

اللہ تعالیٰ بے ریش جوان ہے

اللہ تعالیٰ بے ریش جوان ہے اور عرش پر بیٹھا ہے جو ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے۔ رتی رتی ہر چیز کو دیکھ اور سن رہا ہے۔ اُس کی ذات جہت فوق میں عرش پر ہے۔ مگر اسکا علم اور سمع اور بصر ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس کو اختیار ہے جب چاہے جہاں چاہے آئے جائے۔ جس سے چاہے بات کرے جس صورت میں چاہے اپنے تئیں دکھلائے کوئی امر مانع نہیں۔ اہلحدیث کا خدا یہ ہے (حاشیہ مترجم بخاری پـ ۳ صـ ۱۰۷ اجل مجلس علاء الدولہ سمنانی۔

اللہ تعالیٰ کا قدم دوزخ میں

عن انسؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یلقی فی النار وتقول ھل من مزید حتی یضع قدمہ فتقول قط قط (مترجم بخاری۔ پـ ۲۰ صـ ۳۳ کتاب التفسیر۔ سورۃ ق احمدی پریس لاہور) ترجمہ۔ حضرت انس سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوزخی لوگ دوزخ میں ڈالے جائینگے لیکن دوزخ یہی کہتی رہے گی اور کچھ ہے اور کچھ ہے اس کا پیٹ نہیں بھرنے کا۔ یہاں تک کہ پروردگار اپنا قدم اس پر رکھ دے گا۔ اس وقت کہیگی بس بس میں بھر گئی (ترجمہ مولوی وحید الزمان)

(ب) عن ابی هریرۃ رفعہ واکثر ما کان یوقفہ ابوسفیان یُقَالُ لجہنم ھل امتلئت وتقول ھل من مزید فیضع الرب تبارک وتعالیٰ قدمہ علیھا منقول لفظ قط (مترجم بخاری - پ ۲۰ ص ۳۳ کتاب التفسیر سورۃ ق - احمدی پریس لاہور) ترجمہ ابوہریرہ سے محمد بن موسیٰ نے کہا - ابوسفیان نے اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا یعنی آنحضرت کا قول اور اکثر موقوفاً ابوہریرہ کا قول بیان کرتے تھے - دوزخ سے پوچھا جائیگا (اللہ تعالےٰ پوچھیگا) کیا تو بھر گئی وہ عرض کریگی - کچھ اور ہے کچھ اور ہے آخر پروردگار اپنا پاؤں اس پر رکھ دیگا - اس وقت کہنے لگے گی - بس بس میں بھر گئی -

(ج) المعلم ترجمہ صحیح مسلم ص ۲۷۲۶/۲۷۲۵ - ص ۲۷۲۳ ترجمہ جامع ترمذی جلد دوم ص ۴۳۹

اللہ تعالیٰ کی نماز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - پہلے پہل جو کوئی مجھ پر نماز کریگا میرا پروردگار ہے بعد اس کے فرشتے (مناہج النبوۃ جلد دوم ص ۴۱۴ نول کشور -

اللہ تعالیٰ کی زلفیں و صورت

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت ربی شاب ولد و فرۃ (کنز العمال جلد و شرح فقہ اکبر ص ۱۵۲) ترجمہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب کو جوان زلفوں والا دیکھا - اور شرح فقہ اکبر ص ۱۵۲ پر صرف جوان (شاب) کا لفظ ہے - ملا علی نے المصنوع ص ۱۳ پر خدا کو جوان بالوں والا لکھا ہے)

(ب) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت ربی فی احسن صورۃ ترجمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اللہ تعالےٰ کو اچھی صورت میں دیکھا (دیکھو شرح فقہ اکبر قیومی پریس کانپور ص ۱۵۲ سطر ۱۴ الملل والنحل ص ۷۸ و ص ۷۹ - ہدیۃ المہدی ص ۱۰ تلبیس ابلیس ص ۱۲۱

(ج) قال الامام ابوحنیفۃ رایت رب العزۃ فی المنام تسعاً وتسعون مرۃ ثم راہ مرۃ اخریٰ تمام المائۃ (شرح فقہ اکبر قیومی پریس کانپور ص ۱۵۲ سطر ۶) امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت صاحب کوفی نے کہا میں نے اللہ تعالےٰ کو ۹۹ دفعہ دیکھا - ایک دفعہ آخری دیدار کیا کل سو دفعہ دیکھا -

(د) عن الامام الاحمد قال رأیت رب العزۃ فی المنام فقلت یا رب لم یتقرب المتقربون الیک قال بکلامی یا احمد قلت یا رب بفہم اولغیر فہم قال بفہم اولغیر فہم (شرح فقہ اکبر ص ۱۵۲ سطر ۷) ترجمہ امام احمد حنبل نے کہا میں نے اللہ تعالےٰ کو خواب میں دیکھا - میں نے عرض کیا - یارب کس بات سے تیرے ساتھ مقربین نزدیک دربار ہوتے ہیں - فرمایا قرآن شریف کے پڑھنے سے اے احمد - میں نے کہا اے رب خواہ سمجھ کر پڑھے یا نہ پڑھے فرمایا سمجھ کر یا نہ سمجھ کر پڑھے -

خدا کے ہاتھ میں ترازو

اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ترازو ہے جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے کنز العمال جلد اول صفحہ ۵۷ نمبر ۱۱۳۱

خدا عرش پر ہے

اللہ تعالےٰ عرش پر ہے اور عرش آسمانوں پر ہے اور زمین قبہ کی مانند ہے اور عرش چرچر کرتا ہے۔ جیسا کہ زین سوار سے چرچر کرتی ہے۔ کنز العمال جلد اول صفحہ ۵۷

خدا کی صورت انسان

اذا قاتل احدکم فلیتق الوجہ فان اللہ عزوجل خلق آدم علی صورتہ وجہہ۔ طبرانی کنز العمال جلد اول صفحہ ۵۷ جب کوئی شخص تم میں سے لڑائی کرے چاہیئے کہ چہرہ کو بچائے کیونکہ اللہ تعالیٰ جلشانہ نے حضرت آدم کو اپنے چہرہ کی صورت پر پیدا کیا۔

(ب) اذا قاتل احدکم فلیتجنب الوجہ فان صورت الانسان علی صورۃ وجہ الرحمٰن طبرانی۔ کنز العمال جلد اول صفحہ ۵۷ نمبر ۱۱۴۲۔ نمبر ۱۱۴۳۔ نمبر ۱۱۴۴۔

(ج) لاتقبحوا الوجہ فان ابن آدم علی صورۃ الرحمٰن۔ طبرانی۔ کنز العمال جلد اول صفحہ ۵۷ جب تم میں سے کوئی لڑائی کرے چہرہ کو بچائے کیونکہ انسان کی صورت خدا تعالیٰ کے چہرہ پر ہے چہرہ پر مت مارو کیونکہ فرزند آدم خدا کی صورت پر بنایا گیا ہے۔

خدا گبرو نوجوان ہے

رائت ربی فی صورۃ شاب لہ وفرۃ۔ طبرانی۔ حدیث صحیح کنز العمال جلد اول صفحہ ۵۸ نمبر حدیث ۱۱۵۳ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن۔ میں نے اپنے رب کو جوان گبرو گھنگرالے بالوں والا دیکھا (کانوں تک بال)

سونے کی جوتی

رایت ربی فی المنام فی صورۃ شاب موفر فی الخضر علیہ نعلان من ذہب وعلی وجہہ فراش من ذہب۔ طبرانی۔ کنز العمال جلد اول صفحہ ۵۸ نمبر ۱۱۵۴ میں نے اپنے رب کو خواب میں گبرو جوان کانوں تک بال سبزہ میں دیکھا جوتی سونے کی تھی اور منہ پر سونے کا برقعہ تھا۔

سر پر تاج

میں نے اپنے رب کو بہشت کے ایک قطعہ میں دیکھا گبرو نوجوان اس کے سر پر تاج تھا جس سے آنکھیں چندھیا گئیں۔ طبرانی۔ کنز العمال جلد اول صفحہ ۵۸ نمبر ۱۱۵۵

اللہ تعالےٰ کا قدم دوزخ میں

یلقی فی النار۔ وتقول ہل من مزید۔ حتی یضع فیھا

قد مد۔ وتقول قط قط۔ کنز العمال جلد اول صفحہ ۵۹ نمبر حدیث ۲،۷ ۱۱ الغایت ۱۲۷۶ دوزخی دوزخ میں ڈالے جائیں گے دوزخ کہے گی اور بھی ہیں۔ حتی اللہ تعالےٰ اپنا پاؤں اس میں رکھ دے گا دوزخ کہے گی بس بس بھر گئی۔ افسوس اللہ تعالےٰ کو بھی دوزخی بنا دیا۔

اللہ تعالیٰ مجسم ہے

مذہب سنی اہلحدیث کے مشہور عالم ابن تیمیہ کی کتاب منہاج السنۃ جلد اول صفحہ ۲۳۸ و صفحہ ۲۶۰ مطبوعہ مصر اور ملل ونحل شہرستانی میں ہے

وحکی عن داؤد الظاہری انہ قال عفونی عن الفرج والحلیۃ واسالونی عما وراء ذالک وقال ان معبودی جسم ولحم۔ ودم ولہ جوارح واعضاء وکبد ورجل ولسان وعینان واذنان وحکی عنہ۔ انہ قال ھو اجوف من ملاہ الی صدرہ مصمت ماسواء ذلک۔ الی اخرہ داؤد ظاہری سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ مجھ سے اللہ تعالےٰ کی اندام نہانی اور داڑھی مت پوچھو اس کے سوا جو چاہو پوچھ لو۔ اور کہا کہ میرا معبود خدا تعالیٰ مجسم ہے۔ گوشت ہے۔ خون ہے۔ اور اس کے ہاتھ پاؤں اور اعضا۔ جگر۔ پاؤں۔ زبان۔ آنکھیں اور کان ہیں اور اس سے یہ بھی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ سر سے سینہ تک کھوکھلا اور باقی ٹھوس ہے۔ اور اس کے گھنگر والے بال ہیں ایک دفعہ اس کی آنکھیں دکھنی آئیں۔ فرشتوں نے بیمار پرسی کی طوفان نوح پر اللہ تعالیٰ بہت رویا حتی کہ اس کی آنکھیں دکھنے لگیں وہ عرش پر بیٹھا ہے اور عرش سے باہر ہر طرف چار چار انگشت ہے انتہی۔ یہ ہیں صفات باری تعالیٰ۔ مذہب سنی ہیں جس کو فرقہ ناجیہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جسم وشکل کے قائل ہیں۔ اور یہ توحید وشان الٰہی دیگر مذاہب کے سامنے پیش کیا جاتا ہے حقیقی شیعی اسلام کو چھپایا جاتا ہے۔

مسلمانو۔ اللہ تعالےٰ واحد لاشریک ہے بے مثل اور بے مثال ہے وہ ان صفات وتشبیہات جسم۔ اعضاء وجوارح سے بالکل پاک وصاف ومنزہ ہے نہ اس کا کوئی جسم ہے نہ صورت۔ مخلوق میں سے کوئی بھی اس کی مانند نہیں۔ لیس کمثلہ شئی۔ تشبیہ اور تجسیم کی تمام روایات اپنی صحاح ستہ سے خارج کر دو۔ سب کے سب موضوع ہیں۔ ان میں حقیقی توحید وشان الوہیت نہیں پائی جاتی (صابر)

۵۔ امام احمد حنبل کے مذہب میں خدا کی صورت انسان کی صورت کے مانند ہے۔ خدا کے ہاتھ انگلیاں۔ پاؤں۔ زردوزی جوتی اور گھونگر والے بال ہیں۔ وہ کبھی آسمان پر چڑھتا ہے۔ اور کبھی دنیا کی طرف اترتا ہے (تاریخ ابن اثیر جذری جلد ۵ صفحہ ۹۵ بحوالہ کشف الغیاہب عن حدوث

المذاہب ص۴۳ ۔

اللہ تعالیٰ بادل میں تھا

عن وکیع بن حدس عن عمہ ابی رزین قال قلت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این کان ربنا قبل ان یخلق خلقہ قال کان فی عماء ما تحتہ ھواء وما فوقہ ھواء وخلق عرشہ علی الماء قال احمد یزید العماء ای لیس معہ شئی ھکذا یقول حماد بن سلمہ ھذا حدیث حسن ۔ (ترجمہ جامع ترمذی جلد دوم ص۳۷ سورہ ہود) ترجمہ وکیع بن حدس نے اپنے چچا ابی رزین سے روایت کی اس نے کہا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارا رب خلقت کے پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا۔ آپ نے فرمایا۔ ایک بادل میں تھا اس کے نیچے بھی ہوا تھی اور اس کے اوپر بھی ہوا تھی اور پیدا کیا اللہ نے عرش اپنے کو پانی پر احمد نے کہا بادل یعنی اس کے ساتھ کوئی شئے نہ تھی۔

اللہ تعالیٰ امام اور مسلمان مقتدی

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ ٹیلوں پر جمع کئے جاوینگے۔ اور میری امت ایک ٹیلے پر ہوگی۔ پھر امتیں اپنی اپنی بُتوں اور معبودوں کے ساتھ بلائی جاویں گی پہلی امت پھر دوسری امت اس کے بعد ہمارا پروردگار آویگا اور فرماویگا تم کس کو دیکھ رہے ہو وہ کہیں گے ہم اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہیں پروردگار فرماویگا میں تمہارا مالک ہوں۔ وہ کہیں گے ہم تجھ کو دیکھیں۔ تو معلوم ہو۔ پھر انکو پروردگار ہنستا ہوا دکھلائی دے گا اور انکے ساتھ چلیگا۔ اور لوگ سب اس کے پیچھے ہوں گے اور ہر ایک آدمی کو خواہ وہ منافق ہو یا مومن ایک نور ملیگا۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور ص۳۶۷ جلد اول

اللہ تعالیٰ کے منہ پر چادر کبریائی

لوگوں کو اپنے پروردگار کے دیکھنے میں کوئی آڑ نہ ہوگی۔ جنت العدن میں سوائے ایک بزرگی کی چادر کے جو خدا کے منہ پر ہوگی۔

ف۔ پھر جب خدا تعالیٰ اس چادر کو منہ اپنے سے اٹھاویگا۔ تو سب مومن اس کے روئے مبارک کو دیکھیں گے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول ص۳۳۸ مطبع صدیقی لاہور وص۳۳۹/۳۴۷ باب اثبات رؤیۃ المومنین فی الآخرہ ربھم سبحانہ وتعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ کی مٹھی وقبضہ

تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پ۹ ص۲۰

(ب) المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور ص ۲۶۸۶

(ج) ترجمہ جامع ترمذی مطبوعہ نول کشور جلد دوم ص ۴۳۱

(د) رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ مطبع صدیقی لاہور ص ۹۳ جلد اول۔

اللہ تعالیٰ کی سرگوشی کرنا

تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور پ ۹ ص ۷۶

(ب) المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور ص ۲۶۴۷

اللہ تعالیٰ سے بالمشافہ گفتگو

تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع صدیقی لاہور پ ۶ ص ۱۵

(ب) المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور جلد اول ص ۶۶

اللہ تعالیٰ کا جھانکنا

المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور

(ب) ترجمہ جامع ترمذی جلد دوم ص ۳۴۱

(ج) رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ ص ۸۷

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ پھیلانا

المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور ص ۲۶۳۹ باب قبول التوبہ من الذنوب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ عزت والا اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے رات کو تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرلے اور ہاتھ پھیلاتا ہے دن کو تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرلے۔ یہاں تک کہ آفتاب نکلے پچھم سے

اللہ تعالیٰ کا بڑھنا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ جب کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے۔ میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں۔ اور جب وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے۔ تو میں دو ہاتھ بڑھتا ہوں۔ اور جب وہ دو ہاتھ بڑھتا ہے۔ تو میں اس کی طرف جلدی آتا ہوں۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور۔ کتاب الذکر والدعا۔ باب الحث علی ذکر اللہ ص ۲۵۸۸

ب۔ دوسری حدیث میں ہے جو میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے۔ میں اس کے پاس دوڑتا جاتا ہوں (المعلم ترجمہ صحیح مسلم ص ۲۵۹۳ ۲۵۹۴ باب فضل الذکر۔

اللہ تعالیٰ کا تعجب کرنا

جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تعجب کیا اس سے جو تم نے اس رات کو اپنے مہمان کے ساتھ کیا (المعلم ص ۲۱۴۶ جلد ۵)

اللہ تعالیٰ کا آنکھ کان بنجانا

حضرت صلعم نے فرمایا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادتوں کے واسطے چاہا کرتا ہے۔ یہاں تک

کہ میں اسکو چاہنے لگتا ہوں۔ تو میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے پکڑتا ہے۔ اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے چلتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو مقرر میں اس کو دوں اور اگر مجھ سے پناہ مانگے۔ تو البتہ اس کو پناہ میں رکھوں (متفق علیہ۔ مشارق الانوار مترجم مطبع نول کشور ص۵۰۸ نمبر حدیث ۱۷ (۲۱

اللہ تعالیٰ کا مخول کرنا

بندہ کہیگا اے بارِ تعالےٰ تو مجھ سے بادشاہ ہو کر ٹھٹھا کرتا ہے۔ راوی نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ یہاں تک ہنسے کہ آپ کے دانت کھل گئے (المعلم ص۳۶۱

مکالمۂ بہشت و دوزخ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دوزخ اور بہشت تکرار کرنے لگے۔ دوزخ نے کہا۔ مجھ میں تو وہ لوگ آئیں گے جو بڑے مغرور و سرکش ہیں۔ بہشت نے کہا معلوم نہیں کیا وجہ مجھ میں تو وہ لوگ آئیں گے جو زمانہ بھر کے غریب محتاج نظر سے گرے ہوئے ہوں گے۔

اللہ تعالےٰ نے بہشت سے فرمایا تو میری رحمت ہے۔ میں تیری وجہ سے اپنے جن بندوں پر چاہوں گا۔ رحم کروں گا۔ اور دوزخ سے فرمایا۔ تو میرا عذاب ہے۔ میں تیری وجہ سے اپنے جن بندوں کو چاہوں گا عذاب کروں گا۔ اور ان میں سے ہر ایک کی بھرتی ہوگی۔ دوزخ تو کسی طرح نہیں بھرنے کی یہاں تک کہ پروردگار اپنا پاؤں اس پر رکھ دیگا۔ اس وقت کہنے لگے گی۔ بس بس بس اور بھر کر سمٹ جائے گی۔ اور اللہ اپنے کسی بندے پر ظلم نہیں کرنے کا کہ ناحق اس کو عذاب کرے۔ البتہ بہشت کی بھرتی اس طرح ہوگی۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کے بھرنے کے لئے اور خلقت پیدا کریگا۔ تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پ۲۰ ص۳۴ سورہ ق۔ مطبع احمدی۔

(ب) المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور ص۲۷۲۳ ص۲۷۲۵ باب جہنم)

اللہ میاں کی خطا

مکالمہ حضرت آدم و حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت آدم و حضرت موسیٰ دونوں میں ملاقات ہوئی۔ تو حضرت موسیٰ آدمؑ سے کہنے لگے۔ تم وہی آدم ہو جنہوں نے سب لوگوں کو خرابی میں محنت و مشقت میں ڈالا۔ بہشت سے نکالا۔ آدمؑ نے جواب دیا۔ تم وہی موسیٰ ہو نہ جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنی پیغمبری کے لئے برگزیدہ کیا۔ اور خاص اپنی ذات کے لیے چن لیا۔ اور تم پر توریت اتاری۔

حضرت موسیٰؑ نے کہا۔ ہاں۔ حضرت آدمؑ نے کہا۔ تم نے توریت میں نہیں پڑھا۔ اللہ نے یہ

امر میری تقدیر میں میری پیدائش سے پہلے لکھ دیا تھا حضرت موسیٰ نے کہا۔ ہاں یہ توریت میں ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ تو حضرت آدم حضرت موسیٰ پر تقریر میں غالب آگئے (بخاری مترجم۔ کتاب التفسیر باب قولہ واصطنعتک لنفسی۔ پ ۱۹ صفحہ ۶۸ مطبع احمدی لاہور مشکوٰۃ باب الایمان والقدیر۔

نوٹ۔ جب حصہ ثواب وگناہ تقدیر میں لکھا ہے۔ اور جو کچھ ہوتا ہے تقدیر سے ہوتا ہے تو جزا کیسی۔ دوزخ بہشت کیوں ہے پھر نبوت۔ امامت۔ قرآن شریف سے کیا فائدہ اس سے تو اللہ تعالےٰ عادل نہیں رہتا۔ پھر حضرت آدم کا کیا قصور تھا۔

اللہ تعالیٰ زنا کراتا ہے

جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے آدمؑ کے بیٹے کے حصے میں زنا لکھا ہے۔ اس کو ضرور پہنچے گا پس زنا آنکھ کا دیکھنا اور زبان کا بولنا اور جان آرزو کرتی ہے اور خواہش کرتی ہے (مشکوٰۃ باب الایمان بالقدر صفحہ ۳۸

(ب) ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آیا اور کہا۔ کہ زنا بھی خدا کے حکم سے ہوتا ہے آپ نے فرمایا۔ کہ ہاں اس نے کہا۔ کہ باوجود اس کے وہ عذاب بھی دیگا۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ واللہ اگر اسوقت کوئی آدمی میرے پاس ہوتا۔ تو میں حکم دیتا۔ کہ تیری ناک کاٹ ڈالے (تاریخ الخلفاء سیوطی مترجم اردو صفحہ ۹۵ مطبع صدیقی لاہور بار دوم

نوٹ:۔ یہ تمام احادیث و روایات قابل اخراج ہیں۔ شان الوہیت کو مٹاتے ہیں۔ موضوع ہیں۔

آئینہ سوم۔ مذہب سنی میں شان نبوت

مذہب سنی میں جب معرفت و توحید الٰہی جلشانہ ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ایک مجسم انسان قرار دیکر اس کی تمام حرکات وسکنات وافعال انسانی مقرر کئے ہیں تو شان نبوت کیا ہوگی۔ مذہب سنی تمام انبیاء ومرسلین کو گنہگار خطاکار اور مجرم ٹھہراتا ہے۔ اور عصمت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مٹاتا ہے۔ قرآن شریف کے غلط معانی بعید از عقل بتاتا ہے۔ اور جھوٹی وبناوٹی احادیث عوام الناس خوارج ونواصب سے بیان کر کے اسلام کو ایک گراہوا مذہب بتلاتا ہے۔ کوئی روایت قابل حجت نہیں۔

عصمت حضرت آدمؑ

سیدنا آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ دانہ گندم کھایا۔ خطا کی (پارہ پہلا۔ بقر۔ پ ۱۶ سورہ طٰہٰ تفسیر حسینی ودیگر تفاسیر دیکھو)

۲۔ حضرت بی بی حوا نے شرک کیا۔ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ جب حضرت حوا کو حمل ہوا۔

تو شیطان انکے پاس آیا اور انکی اولاد زندہ نہ رہتی تھی۔ تو اس نے حضرت حوا کو کہا آپ اس کا نام عبد الحارث رکھئے۔ سو حضرت حوا نے اس کا نام عبدالحارث رکھا۔ حارث شیطان کا نام ہے۔ پس وہ زندہ رہا۔ اور یہ شیطان کی وحی اور اس کے امر سے ہوا۔ ترجمہ جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۳۶۵ تفسیر سورہ اعراف موضح القرآن وتبویب القرآن صفحہ ۳۴۸ تفسیر حسینی صفحہ ۳۵۱

۳۔ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب اللہ تعالےٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا۔ تو اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ تو اس کی پیٹھ سے ہر ایک ذی روح جو اس کی اولاد سے قیامت تک پیدا ہونے والا تھا گر پڑے۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان میں سے ہر ایک انسان کی آنکھوں کے درمیان چمکارا نور کا رکھ دیا۔ پھر انکو حضرت آدم کے روبرو پیش کیا۔ تو کہا حضرت آدمؑ نے اے رب میرے یہ کون ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ یہ تیری اولاد ہیں۔ سو حضرت آدمؑ نے ایک مرد ان میں سے دیکھا۔ تو آپ کو اس کی آنکھوں کے درمیان کا چمکارا بہت پسند آیا۔ پس اے میرے رب یہ کون ہے۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے یہ تیری اولاد میں سے آخری امتوں میں سے ایک مرد ہے اس کو داؤد کہا جاتا ہے۔ حضرت آدمؑ نے اپنی عمر سے چالیس برس انکو دیدے۔ جب حضرت آدمؑ کی عمر ختم ہو چکی۔ تو انکے پاس فرشتۂ موت آیا۔ حضرت آدمؑ نے فرمایا۔ کیا میری عمر سے چالیس برس باقی نہیں رہے۔ اس نے کہا۔ کیا آپ نے اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دیئے۔ حضرت آدمؑ نے انکار کیا۔ تو انکی اولاد نے بھی انکار کیا اور آدم بھول گئے تو ان کی اولاد بھی بھول گئی۔ اور آدمؑ نے خطا کی (ترجمہ جامع ترمذی نول کشور صفحہ ۳۶۵ جلد دوم۔ تفسیر سورۃ الاعراف۔

۴۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت حواؑ کو حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا کیا (تفسیر حسینی مترجم صفحہ ۱۴۹ سورۃ النساء شروع) موضح القرآن حدیث شریف جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ عورت پسلی کی ہڈی سے پیدا ہوئی ہے۔ (المعلم ترجمہ صحیح مسلم باب الوصیتہ النساء کتاب النکاح صفحہ ۱۵۱۰

۵۔ بہن بھائی کا نکاح

حضرت حواؑ علیہا السلام ہر حمل میں ایک لڑکا ایک لڑکی جنتی تھی جب وہ بڑے ہوتے تو حضرت آدم ایک حمل کی لڑکی دوسری حمل کے لڑکے کے نکاح میں دیتے جو لڑکی قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی۔ اس کا نام اقلیما تھا۔ اور وہ نہایت حسینہ جمیلہ تھی۔ اور ہابیل کے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ اس کا نام لیوذا تھا۔ اور وہ ایسی خوبصورت نہ تھی جب یہ چاروں جوان ہو گئے۔ تو حضرت آدمؑ نے لیوذا کو قابیل سے نامزد کیا۔ اور اقلیما کو ہابیل سے منسوب کیا۔ قابیل نے حضرت آدمؑ کی اس تجویز سے انکار کیا۔ اور کہا۔ کہ میری بہن بہت

خوبصورت ہے۔ اور میرے ساتھ رحم مادر میں رہی ہے۔ اولیٰ یہ ہے۔ کہ وہ میرے نکاح میں آئے حضرت آدمؑ نے فرمایا کہ حکم خدا یوں ہی صادر ہوا ہے۔ مجھے اس میں کیا اختیار۔ قابیل نے نہ مانا اور کہا کہ تم ہابیل کو مجھ سے زیادہ چاہتے ہو۔ اور اس وجہ سے جوڑ کی بہت خوبصورت ہے۔ وہ اس کے عقد میں دیا چاہتے ہو۔ حضرت آدمؑ نے فرمایا۔ کہ میری بات باور نہیں کرتے ہو تو تم دونوں قربانی کرو جسکی قربانی قبول ہو اقلیما اسی کی ہے (تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی جلد اول صـ۲۲۱ پـ۶۔ مائدہ و اتل علیہم

(۲) آدمؑ کو احتلام ہوا اور انکی منی خاک میں ملی تو انکو اس بات سے رنج ہوا۔ حق تعالےٰ نے انکی خاک آلودہ منی سے یہ دو قومیں یاجوج ماجوج پیدا کیں (تفسیر قادری جلد ۲ صـ۶)

عصمت سیدنا نوحؑ

حضرت نوحؑ نے اپنے کافر بیٹے کنعان کیواسطے سفارش نجات کی اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا۔ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِكَ وہ تیرے گھر والوں سے نہیں۔ اس کے عمل اچھے نہیں۔ پھر جو بات مجھ کو معلوم نہیں وہ مجھ سے مت مانگ میں تجھ کو نادانوں میں شریک ہونے سے ڈراتا ہوں (حضرت نوحؑ نے عرض کی، قَالَ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ (ہود۔ پـ۱۲۔ ربع)

عصمت سیدنا ابراہیم خلیل اللہؑ

حضرت ابراہیمؑ ایک زمانے میں ستارہ پرست تھے قولہ تعالیٰ فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ہ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ہ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ اَكْبَرُ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ (پـ۷۔ الانعام۔ صـ۹) ترجمہ جب رات کی اندھیری اسپر چھاگئی۔ اس نے ایک تارا دیکھا اور کہنے لگا یہ میرا مالک ہے۔ جب وہ تارا ڈوب گیا تو کہنے لگا۔ ڈوبنے والوں کو میں پسند نہیں کرتا۔ پھر جب چاند کو دیکھا۔ جگمگاتا ہوا کہنے لگا۔ یہ میرا مالک ہے۔ جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہنے لگا۔ اگر میرا مالک مجھ کو راہ پر نہ لگائے۔ تو میں بھی ضرور گمراہ لوگوں میں ہو جاؤں گا۔ پھر جب سورج کو دیکھا جھلکتا ہوا کہنے لگا یہ میرا مالک ہے۔ یہ سب سے بڑا ہے۔ پھر جب وہ بھی ڈوب گیا۔ تو کہنے لگا۔ بھائیو میں تو ان چیزوں سے بیزار ہوں۔ جن کو تم خدا کے ساتھ شریک مانتے ہو۔

(ف) ہوا یہ تھا۔ کہ حضرت ابراہیمؑ کو انکی ماں نے شہر سے باہر لے جا کر پہاڑ کے ایک غار میں پرورش کیا تھا۔ اور انکے باپ سے بھی چھپایا تھا۔ اس وقت کا بادشاہ سب بچوں کو مار ڈالتا تھا۔

نجومیوں نے اس سے کہہ دیا تھا۔ کہ ایک بچہ ایسا پیدا ہونے والا ہے جو تیری بادشاہت کو تباہ کرے گا جب ابراہیمؑ بڑے ہوئے تو غار سے باہر نکلے اور سورج ڈوب گیا تھا۔ رات کی اندھیری آرہی تھی۔ ایک بڑا چمکتا تارا مشتری یا زہرہ کو دیکھا۔ اسی کو خدا سمجھے۔ انکی بچپنی کا زمانہ تھا اور دنیا سے بالکل ناواقف تھے (تبویب القرآن صؔ ۵۴۸)

(ب) تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی جلد اول صؔ ۲۷۲۔ پؔ ۷۔ الانعام۔ ع ۹)

(۲) حضرت ابراہیمؑ برابر بتوں کی مذمت کرتے اور بت پرستوں کو گالیاں دیا کرتے اور انکی قوم ان سے جھگڑتی۔ (تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی جلد اول صؔ ۲۷۲۔ پؔ ۷۔ الانعام۔ ع ۹)

(۳) ترجمہ قرآن شریف شاہ رفیع الدین صاحب صؔ ۱۸۱۔ پؔ ۷۔ الانعام موضح القرآن میں حضرت سیدنا ابراہیمؑ کی کواکب پرستی ثابت ہے

(۴) حضرت ابراہیمؑ کے تین صریح جھوٹ و کذب بیانی۔

اوّل۔ حضرت ابراہیمؑ نے مندر کے سب بت توڑ ڈالے۔ ایک بڑے بُت کو رہنے دیا۔ جب آپ سے پوچھا گیا۔ کہ کیا آپ نے یہ بت توڑے ہیں قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ (پؔ ۱۷۔ الانبیاء) حضرت ابراہیمؑ نے کہا نہیں۔ بلکہ بڑے بت نے یہ کام کیا ہے۔ اگر وہ بولتے ہیں۔ تو انسے پوچھ دیکھو۔

دوم۔ حضرت ابراہیمؑ نے ستاروں کو ایک بار دیکھا۔ پھر کہنے لگا۔ میں شاید بیمار ہو جاؤں گا۔ وہ اس کو چھوڑ کر پیٹھ موڑ کر چل دے۔ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِى النُّجُوْمِ فَقَالَ اِنِّىْ سَقِيْمٌ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ (پؔ ۲۳۔ والصفت ع ۳)

(ب) حضرت ابراہیمؑ کی قوم کے لوگ ستارہ پرست تھے۔ ان کا یہ اعتقاد تھا۔ کہ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے سب ستاروں کی گردش سے ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے انکو دھوکا دینے کے واسطے ایک نظر ستاروں پر ڈالی (تبویب القرآن صؔ ۶۹۷)

(ج) حاشیہ موضح القرآن بر ترجمہ قرآن شریف از شاہ رفیع الدین صاحب صؔ ۵۹۱ پؔ ۲۳

(د) تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی جلد دوم صؔ ۳۱۹۔ پؔ ۲۳۔ والصفت ع ۳

سوم۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ نے اپنی بی بی سارہ کو بہن کہہ دیا۔ جو سراسر جھوٹ تھا۔ ایک ظالم بادشاہ کے ڈر سے جو خوبصورت عورتوں کو زبردستی پکڑ وا تا تھا۔ باوجود حضرت ابراہیمؑ کے بہن کہنے کے بھی حضرت سارہ کو زبردستی پکڑ لے گئے۔ اور اللہ تعالےٰ نے انکی عصمت کو بچا لیا۔ بادشاہ معجزہ

دیکھ کر شرمندہ ہوا اور اپنی لڑکی بی بی ہاجرہ انکے حوالہ کر دی (بخاری پ ۱۳ - ص ۶۳ - ۱۰۰/۱۸۹)

۵ - عصمت سیدنا موسیٰ علیہ السلام

۱ - حضرت سیدنا موسیٰ نے ایک قبطی فرعونی کو مکا مار کر قتل کیا - اور گناہ کیا (قرآن شریف پارہ بیسواں القصص)

(ب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس پہنچا - میں نے انکو سلام کیا - انہوں نے کہا - آؤ بھائی صاحب پیغمبر صاحب جب میں آگے بڑھا - تو وہ رونے لگے - کسی نے پوچھا - کیوں روتے کیوں ہو - انہوں نے اپنے پروردگار سے یوں معروضہ کیا - پروردگار اس لڑکے کی امت جو میرے بعد پیغمبر بنا کر بھیجا گیا - میری اُمّت سے زیادہ بہشت میں جائے گی (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکہ پ ۱۳ ص ۸) المعلم ترجمہ مسلم ص ۳۱۵ - نوٹ :- جناب سیدنا موسیٰ ع م

ج حضرت موسیٰ کا ننگا ہو کر نہانا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - بنی اسرائیل کے لوگ ننگے نہایا کرتے تھے - ایکدوسرے کے ستر کو دیکھتے - اور حضرت موسیٰ اکیلے ہی نہاتے تھے - لوگوں نے کہا - حضرت موسیٰ ہمارے ساتھ ملکر نہیں نہاتے - انکو فتق کی بیماری ہے (یعنی خصیٔے بڑھ جانے کی) ایک بار حضرت موسیٰ نہانے کو گئے اور کپڑے اتار کر پتھر پر رکھے - وہ پتھر خود بخود اللہ کے حکم سے انکے کپڑے لے کر بھاگا - موسیٰ اس کے پیچھے دوڑے اور کہتے جاتے تھے - اے پتھر میرے کپڑے دے - اے پتھر میرے کپڑے دے - یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے انکا ستر دیکھا اور کہنے لگے خدا کی قسم اِن میں تو کوئی بیماری نہیں ہے - اسوقت پتھر کھڑا ہو گیا - اور لوگوں نے خوب انکو دیکھ لیا - پھر انہوں نے اپنے کپڑے اٹھائے اور پتھر کو مارنا شروع کیا - ابوہریرہ نے کہا قسم خدا کی پتھر پر موسیٰ کی ماروں کا نشان ہے سات یا چھ ماروں کا (بخاری پ ۲ غسل المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول ص ۱۴۲ باب جواز الاغتسل عریاناً فی الخلوۃ ترجمہ جامع ترمذی جلد ۲ ص ۲۳۳) بخاری کتاب الغسل - باب من اغتسل عریاناً وحدہ فی الخلوۃ ص ۹۸

افسوس کہ بخاری اور مسلم نے ایک اولوالعزم صاحب شریعت رسول کو بیعزت کیا اور جھوٹا قصہ بیان کیا

د حضرت موسیٰ کا دھوکا اور فریب دینا

لکھا ہے - کہ موسیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم فرمایا کہ یہ بہانہ کر کے قبطیوں سے زیور مانگ لو - کہ ہماری عید قریب ہے - ہم چاہتے ہیں - کہ اس سے اپنی عورتوں کا سنگار کریں - بنی اسرائیل نے زیور مانگ لیا اور حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا - کہ فلانی رات جب چاند نکلے - تو تم سب فلاں مقام پر

ہونا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب کوچ کا وقت آیا تو دروازہ کی راہ بھول گئے (تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی جلد دوم صـ۱۵۴ پ ۱۹۔ الشعرا)

۸۔ حضرت موسیٰ نے موت کے فرشتہ کی آنکھ پھوڑ دی

حضرت ابوہریرہ نے کہا موت کا فرشتہ حضرت موسیٰ کے پاس بھیجا گیا۔ آدمی کی شکل میں جب وہ آیا۔ آپ کسی کام میں مشغول تھے۔ اس نے ستایا۔ آپ نے اس کو نہ پہچانکر ایک طمانچہ رسید کیا۔ انکی آنکھ پھوڑ ڈالی۔ وہ اپنے مالک کے پاس لوٹ گیا۔ اور عرض کیا۔ تو نے مجھ کو ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ نے اس کی آنکھ درست کر دی اور فرمایا۔ موسیٰ کے پاس پھر جا اور کہو ایک بیل کی پیٹھ پر ہاتھ رکھو۔ جتنے بال انکے ہاتھ تلے آئیں۔ اتنے برس زندہ رہیں گے۔ فرشتے نے ایسا ہی کیا حضرت موسیٰ نے عرض کیا۔ پھر اس کے بعد۔ حکم ہوا موت انہوں نے کہا۔ ابھی سہی۔ پھر انہوں نے خدا سے دعا مانگی یا اللہ مجھ کو بیت المقدس سے ایک پتھر کی مار پر نزدیک کر دے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ اگر میں وہاں ہوتا۔ تو تم کو موسیٰ کی قبر بتلا دیتا رستے پر لال ٹیلے کے پاس۔ (مترجم بخاری۔ پ ۵ صـ۷۔ کتاب الجنائز۔ باب من احب الدفن فی الارض المقدسہ اور نحوہا مطبع احمدی لاہور۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم باب من فضائل موسیٰ صـ۲۳۶۴ مطبع صدیقی لاہور۔

عصمت سیدنا یوسفؑ

(الف) زناء۔ تفسیر درمنشور سیوطی جلد ۴ صـ۱۳ سطر ۲ سورہ یوسف قولہ تعالےٰ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِه الآیۃ میں ہے جب زلیخا نے حضرت یوسفؑ کے لئے ارادہ کیا۔ اس نے آپ کو آراستہ کیا اور اپنے آپ کو بستر پر لٹا دیا۔ اور حضرت یوسفؑ نے بھی ارادہ کیا اور زلیخا کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھا اور زلیخا کے پاجامہ کے ناگا ازاربند کو کھولتا تھا۔ آسمان سے آواز آئی۔ کہ اے فرزند یعقوب پر گرائی ہوئی پرند کی طرح نہ ہو نصیحت کو حضرت یوسف نے قبول نہ کیا حتیٰ کہ حضرت جبرئیل صورت حضرت یعقوب بنکر آئے جو اپنی انگلی کو کاٹتے تھے پس حضرت یوسف ڈرے اور شہوت انکی انگلیوں کے سروں سے نکلی۔ اور روایت میں ہے۔ کہ ناگا سراویل کا کھولا۔ اور ختنہ کرنے والوں کی طرح بیٹھا اور جیسا کہ مرد اپنی عورت کے ساتھ بیٹھتا ہے اور روایت میں ہے کہ حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کے سینہ میں مکا مارا۔ اس کی شہوت نکل گئی۔ اور روایت میں ہے کہ آواز آئی کہ تیرا نام پیغمبروں میں ہے اور کمینوں کے کام کرتا ہے۔

(ب) دھوکا و فریب

حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کا سامان سفر کیا۔ تو پانی پینے کا کٹورہ اپنے بھائی کے سامان میں رکھ دیا۔ پھر ایک پکارنے والے نے پکارا

قافلہ والو تم بیشک چور ہو (یوسف پ۱۳)

حضرت ایوب علیہ السلام

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جس وقت حضرت ایوبؑ ننگے نہا رہے تھے۔ ان پر سونے کی مڈیاں گریں۔ حضرت ایوب اٹھا اٹھا کر اپنے کپڑے میں رکھنے لگے۔ سو ان سے ان کے رب نے آواز دی۔ اے ایوب کیا میں نے تجھ کو اس سونے سے جو تو دیکھتا ہے بے پرواہ نہیں کیا۔ حضرت ایوب نے کہا۔ کہ کیوں نہیں مجھ کو تیری عزت کی قسم ہے کہ مجھ کو تو مال کی کچھ پرواہ نہیں۔ لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی چیز سے تو بے پرواہ نہیں ہوں (بخاری۔ کتاب الغسل باب من اغتسل عریانا وحدہ فی الخلوۃ پ۲ فضل الباری ص۹۹

حضرت سلیمان علیہ السلام

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ص۲۳۔

اور ہم نے سلیمانؑ کو ایک بلا میں پھانسا اور اس کی کرسی پر ایک دھڑ ڈال دیا۔ تفسیر میں ہے۔ کہ حضرت سلیمانؑ حاجت کے وقت اپنی انگشتری جس کی تاثیر سے جن اور دیو سب انکے تابع تھے۔ اپنی بی بی کو دے گئے۔ صخر شیطان حضرت سلیمان کی صورت بنکر وہ انگوٹھی اُن کی بی بی سے لے گیا۔ اور اسکو پہن کر بادشاہت کی کرسی پر بیٹھکر حکومت کرنے لگا۔ حضرت سلیمانؑ ڈر کے مارے کہ کہیں مجھ کو مروا نہ ڈالے چھپ گئے۔ چالیس دن کے بعد پھر وہ انگوٹھی حضرت سلیمانؑ کے ہاتھ آئی۔ اور وہ دوبارہ تخت سلطنت پر بیٹھے اور صخر کو سمندر میں قید کیا۔ بعضوں نے کہا ایکبار سلیمانؑ یوں کہہ بیٹھے کہ میری ستر بی بیاں ہیں۔ میں آج شب کو ہر ایک کے پاس جاؤں گا۔ تو ستر لڑکے پیدا ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرینگے انشاء اللہ کہنا بھول گئے۔ کسی بی بی کو حمل نہ رہا۔ ایک بی بی جنی۔ تو وہ بھی کچا بچہ لوگوں نے وہ دھڑ لا کر انکی کرسی پر ڈال دیا۔ یعنے یہی آپ کا لڑکا ہے۔ اس وقت انکو تنبیہہ ہوئی۔ کہ انشاء اللہ نہ کہنے کی سزا ہوئی اور وہ اللہ کی طرف رجوع ہوئی (تبویب القرآن فٹ نوٹ ص۵۴۴)

دوم۔ لکھا ہے۔ کہ حضرت واہب العطایا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایک فرزند عطا فرمایا۔ جنوں کے ایک گروہ کو خوف ہوا۔ کہ وہ فرزند بھی اپنے والد ماجد کی طرح ہمیں مطیع اور مسخر کریگا۔ اس خوف سے سب جنوں نے جمع ہو کر اس فرزند کو قتل کر ڈالنے پر اتفاق کیا۔ حضرت سلیمانؑ کو یہ خبر ہوئی۔ آپ نے وہ فرزند ابر (بادل) کے سپرد کر دیا۔ کہ اس کی رضاعت اور پرورش میں مستعد رہے اور جنوں کے شر سے بے خوف ہو جائے۔ قضاء الٰہی سے وہ فرزند مر گیا۔ اور اسے مرا ہوا حضرت سلیمانؑ کے تخت پر ڈال دیا۔ جب حضرت سلیمانؑ نے وہ جو کیا تھا۔ اس سے نادم ہوئے کہ بیٹے کو ابر کے سپرد کیا۔ اور خدا پر توکل نہ کیا۔ اس

بات پر پشیمان ہوئے (تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی جلد دوم پ ۲۳ س ص صفحہ ۳۳۳/۳۳۴ نول کشور

۳ حضرت لوط علیہ السلام

قرآن شریف سورہ ہود رکوع سات میں ہے - اور جب ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس پہنچے - تو اسکو انکا آنا ناگوار گذرا اور دل میں رک گیا - اور کہنے لگا - یہ تو بڑا سخت دن ہے - اور اس کی قوم کے لوگ اس کے پاس دوڑتے ہوئے آئے اور وہ پہلے ہی سے بُرے کام کیا کرتے تھے - لوطؑ نے کہا - بھائیو میری بیٹیاں موجود ہیں - وہ تمہارے لئے پاکیزہ ہیں - تو خدا سے ڈرو اور میرے مہمانوں میں مجھ کو ذلیل نہ کرو - کیا تم میں کوئی ایک بھلا آدمی نہیں (وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيْءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا الخ)

نوٹ - حضرت لوطؑ پر ترجمہ والوں نے یہ الزام لگایا ہے - کہ انھوں نے اپنی قوم کے کافر لونڈے بازوں کے حوالہ اپنی پاک و مقدس مطہر بیٹیاں حوالہ کر دینی چاہیں - جو شان نبوت سے بعید ہے - نہیں! بلکہ یہاں بیٹیوں سے قوم کی لڑکیاں مراد ہیں -

۴ حضرت زکریا علیہ السلام

حضرت زکریاؑ کفار کے خوف سے بھاگے اور ایک درخت کی پناہ لی - درخت نے آپ کو چھپا لیا - آپ کا کپڑا باہر رہا - کفار کو شیطان نے پتہ بتا دیا - انہوں نے درخت کو آرے سے چیر ڈالا - اور حضرت زکریاؑ شہید ہو گئے (تسلیۃ المصائب)

نوٹ - یہ قصہ من گھڑت ہے - قرآن شریف میں اس کا ذکر نہیں -

۵ حضرت داؤد علیہ السلام

حضرت داؤدؑ نے باوجود ۹۹ بیبیوں کے اپنے غلام اوریا کی خوبصورت بی بی سے نکاح کیا - اس کے خاوند کو ایک لڑائی میں بھیجدیا - وہ شہید ہوا حضرت داؤد نے اس کی شہادت کا چنداں غم نہ کیا - اس پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے انکو تنبیہ آئی - کہ تم نے ننانوے بیبیاں رکھکر انپر قناعت نہ کی - اور ایک غریب کی بی بی پر نظر ڈالی - اس بات پر مواخذہ ہوا اب جو بعض لوگ بیان کرتے ہیں - کہ حضرت داؤدؑ اس عورت پر عاشق ہو گئے تھے - اور اس کے خاوند کو قتل کرانے کے فکر میں تھے - یہ سب غلط ہے - حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی ایسی باتیں بیان کرے گا - میں اسکو ایک سو ساٹھ کوڑے لگاؤں گا (تبویب القرآن صفحہ ۶۹۶ پ ۲۳ سورہ ص قرآن شریف تفسیر معالم التنزیل) حاشیہ حمائل مترجمہ مولوی نذیر احمد و موضح القرآن -

۶ حضرت یونس علیہ السلام

حضرت یونسؑ نے اللہ تعالےٰ کے وعدہ کے موافق اپنی قوم کو جب کسی طرح انہوں نے نہ مانا یہ سنا دیا - کہ فلاں وقت اللہ کا عذاب تم پر اتریگا - اور یہ کہہ کر حضرت یونسؑ اس بستی سے نکل گئے - جب عذاب نمودار ہوا - تو انکی قوم والوں کو

حضرت یونسؑ کی سچائی معلوم ہوئی اور انکی تلاش کی لیکن نہ پایا۔ آخر سب بستی والے ملکر ایک میدان میں نکلے اور بارگاہ الٰہی میں رونا پیٹنا عاجزی کرنا شروع کر دیا وہ ارحم الراحمین ہے اس کو رحم آگیا اور عذاب اٹھا دیا گیا۔ اس کے بعد حضرت یونسؑ اسی بستی کی طرف آئے دیکھا تو بستی آباد ہے۔ اور وہ لوگ خوش و خرم ہیں۔ انہوں نے خیال کیا۔ کہ اب میں ان لوگوں میں کیا منہ لے جاکر جاؤں۔ پہلے تو وہ مجھ کو جھوٹا سمجھتے تھے میری بات نہ مانتے تھے۔ اب تو اور زیادہ دغاباز کہیں گے اور اس رنج و غم میں خفا ہو کر دوسرے ملک کو چل دیے۔ راہ میں کشتی ملی۔ اس پر سوار ہو گئے کشتی پر کچھ آفت آئی۔ وہ رُک گئی۔ ناخدا نے کہا کوئی بھاگا ہؤا غلام اسپر سوار ہے وہ نکل جائے تو کشتی چلے۔ آخر قرعہ ڈالا۔ تو حضرت یونسؑ پر نکلا انکو دریا میں دھکیل دیا۔ ایک مچھلی نے انکو نگل لیا۔ اس وقت وہ سمجھے کہ بھاگا ہؤا غلام میں ہی تھا۔ جو اپنے مالک کے حکم پر ناراض ہو کر چلا آیا۔ انہوں نے توبہ کی اور یہ دعا پڑھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ مچھلی نے اس کو ایک میدان میں ڈال دیا۔ اور وہ بیمار ہو گئے تھے۔ کدو کے درخت کے سائے میں رہے (تبویب القرآن ص۶۱۱ قرآن شریف سورہ یونس۔ الانبیاء و الصافات و القلم سنی جناب کو گنہگار و خاطی کہتے ہیں۔ مذہب شیعہ تمام انبیاء و مرسلین کو معصوم مانتا ہے۔

جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کی شان میں سُنیوں کی گستاخی و بہتان

تمام سنی مفسر اور محدث اور مؤرخ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گنہگار اور خاطی شمار کرتے ہیں۔ اور جتنی بناوٹی کتب احادیث و رسوانحمریاں ان لوگوں نے لکھی ہیں۔ ان سب میں توہین نبوت و بے ادبی و گستاخی ٹپکتی ہے۔ انکو پڑھکر کوئی محقق آپ کو ہرگز نبی و رسول نہیں مان سکتا۔ آریہ و عیسائیوں نے انپر ہزاروں اعتراضات کئے سنیوں نے کس بے دردی سے جناب رسالتمآب اور امہات المومنین کی ہتک کی ہے۔ اور آپ پر سخت بہتانات و الزامات لگائے ہیں۔ سنو۔

(۱) قولہ تعالےٰ وَوَجَدَکَ ضَالًّا فَھَدٰی (۳۰) اور پایا تجھ کو راہ بھولا ہؤا۔ پس راہ دکھائی (ترجمہ شاہ رفیع الدین) اور تم کو دیکھا کہ راہ حق کی تلاش میں بھٹکتے بھٹکتے پھر رہے ہو۔ تو تم کو دین اسلام کا سیدھا رستہ دکھایا (ترجمہ نذیر احمد)

(۲) اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ ترجمہ اے پیغمبر یہ حدیبیہ کی صلح کیا ہو گی حقیقت میں ہم نے کھلم کھلا تمہاری فتح کرا دی تاکہ تم اس فتح کے شکریے میں حق کی ترقی کے لئے اور زیادہ کوشش کرو۔ اور خدا اس کے صلے میں تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ

معاف کر دے (ترجمہ مولوی نذیر احمد) تحقیق فتح دی ہم نے تجھکو فتح ظاہر تو کہ بخشے واسطے تیرے خدا جو کچھ ہُوا تھا۔ پہلے گناہوں تیرے سے اور جو کچھ پیچھے ہُوا (ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی تفسیر کبیر میں ہے کہ آپ بُت پرست تھے۔

(۳) مذہب سُنی کا اجماع ہے کہ معاذ اللہ جناب رسول اللہ صلعم کے والدین مشرک۔ کافر و بت پرست تھے (کل تواریخ گواہ ہیں) حالانکہ آپ اصلاب طاہرہ میں رہے ہیں۔

(۴) جب بی بی عائشہ سے آنحضرت صلعم نے نکاح کیا۔ تو اس وقت بی بی صاحب کی عمر چھ برس کی تھی۔ اور سرمیل آپکا نو برس کی عمر میں ہُوا (بخاری کتاب المناقب پارہ پندرہ صہ ۵۴/۵۵ احمدی پریس لاہور)

۵۔ بہتان تصویر بی بی عائشہ

عن عائشہ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لها اریتک فی المنام مرتین اری انک فی سرقۃ من حریر ویقول ھذہ امرأتک فاکشف عنها فاذا ھی انت فاقول ان یک ھذا من عند اللہ یمضہ بخاری کتاب المناقب پ ۱۵ صہ ۵۵ باب التزویج النبی عائشہ۔ احمدی پریس لاہور) ترجمہ حضرت عائشہ سے آنحضرت صلعم نے ان سے فرمایا۔ مَیں نے تجھ کو دوبارہ خواب میں دیکھا۔ جیسے تو ایک ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں لپٹی ہوئی ہے اور جبرئیل کہہ رہے ہیں۔ یہ تمہاری بی بی ہے۔ جو مَیں کھول کر دیکھتا ہوں تو اندر تو ہی تھی۔ مَیں نے اپنے دل میں کہا۔ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے۔ تو اللہ اس کو پورا کرے گا (مشکوٰۃ باب مناقب ازواج النبی صلعم الربع الرابع صہ ۴۲۴ امرت سری

(ب) المعلم ترجمہ مسلم صہ ۲۴۱۸ باب فضائل عائشہ۔

۶۔ بہتان تصویر بی بی عائشہ

عن عائشۃ ان جبرائیل جاء بصورتها فی خرقہ حریر خضراء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقال ھذہ زوجتک فی الدنیا والاخرۃ (رواہ الترمذی مشکوٰۃ باب مناقب ازواج النبی صلعم الفصل الثانی۔ الربع الرابع صہ ۴۲۵ امرت سری) ترجمہ۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ انکی صورت ریشمی سبز کپڑے کے اندر جبرئیل رسول خدا صلعم کی طرف لائے یہ آپ کی بیوی دنیا اور آخرت میں ہے۔

۷۔ بہتان بی بی عائشہ کے لحاف میں وحی

بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ میری سوکن نے میری باری کے تحفہ کی بابت آنحضرت صلعم نے تذکرہ کیا۔ بی بی ام سلمہ کے بار بار عرض کرنے پر آپ نے جواب دیا فقال لها لا تؤذینی فی عائشۃ فان الوحی لم یاتینی وانا فی ثوب امرأۃ الا عائشۃ (بخاری۔ پ ۱۰ صہ ۳۵ کتاب الھبۃ۔ احمدی

پریس لاہور۔ ترجمہ عائشہ کے مقدمیں مجھ کو مت ستاؤ کسی عورت کے کپڑے میں جب میں ہوتا ہوں مجھ پر وحی نہیں آتی مگر عائشہ کے کپڑے میں آتی ہے سنن نسائی جلد ثانی عشرت النساء صنہ ۱۰

۸- بہتان بی بی عائشہ سے روزہ سے مباشرت

عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یقبلها وهو صائم ویمص لسانها رواہ ابو داؤد مشکوۃ ربع ۲- باب تنزیہ الصوم فصل ثانی صنہ ۷۳ مطبوعہ امرتسر۔ ترجمہ بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلعم بوسہ لیتے حضرت عائشہ کا اور ہوتے روزہ دار اور چوستے زبان ان کی۔

(ب) المعلم ترجمہ مسلم مطبع صدیقی صنہ ۱۰۷۷ و صنہ ۱۰۷۸

۹- بہتان بی بی عائشہ کو سجدہ

عن عائشۃ قالت کنت امد رجلی فی قبلۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وهو یصلی فاذا سجد غمزنی فرفعتها فاذا قام مددتها۔ تجرید بخاری پ۵ صنہ ۳۴ ابواب العمل فی الصلوۃ باب مایجوز من العمل فی الصلوۃ احمدی پریس لاہور۔ ترجمہ بی بی عائشہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبلے میں (یعنی آپ کے منہ کی طرف) میں اپنے پاؤں لمبے کئے ہوئے ہوتی۔ آپ نماز پڑھتے ہوتے جب آپ سجدہ کرنے لگتے۔ تو مجھے ہاتھ لگاتے میں پاؤں سمیٹ لیتی۔ پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے۔ تو میں پاؤں لمبے کر لیتی (بخاری پ۲ باب الصلوۃ علی الفراش کتاب الصلوۃ صنہ ۳۰۲ المعلم ترجمہ صحیح مسلم صنہ ۶۱۳

۱۰- بہتان بی بی عائشہ کی دوڑ

عن عایشۃ انها کانت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر قالت فسابقتہ فسبقتہ علی رجلی فلما حملت اللحم سابقتہ فسبقنی قال هذا بتلك السبقۃ رواہ ابو داود مشکوۃ باب عشرۃ النساء فصل ثانی ربع صنہ ۴۱ امرتسری۔ ترجمہ۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے۔ کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھی۔ عائشہ نے کہا پس میں حضرت کے ساتھ دوڑی۔ پس آنحضرت مجھ سے بڑھ گئے۔ حضرت صلعم نے فرمایا۔ یہ بڑھ جانا بدلے اس بڑھ جانے کے ہے۔

(ب) رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثانی صنہ ۵۲

۱۱- بہتان بی بی عائشہ کی گڑیاں

من عایشۃ قالت کنت العب بالبنات عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکان لی صواحب یلعبن معی فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا دخل ینقمعتن منہ فیسر بهن الیّ فیلعبن

معی ۔ متفق علیہ مشکوۃ ربع ۲ ۔ باب عشرۃ النساء فصل اول ص۴۰۷ امرتسری) ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں گڑیوں کے ساتھ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک کھیلا کرتی تھی اور میری ہمجولیاں میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں ۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ۔ تو میری ہمجولیاں چھپ جاتیں پس آنحضرت انکو میرے ساتھ کھیلنے کو بلاتے ۔

(ب) عن عائشۃ قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غزوۃ تبوک او حنین وفی بیوتہا ستر فہبت ریح فکشفت ناحیۃ الستر عن بنات لعائشۃ لعب فقال ما ھذا یا عائشۃ قالت بناتی ورای بینہن فرسا لہ جناحان من رقاع ما ھذا الذی اری وسطہن قالت فرس قال وما ھذا الذی علیہ قالت جناحان قال فرس لہ جناحان قالت اما سمعت ان لسلیمان خیلا لھا اجنحۃ قالت فضحک حتی رئیت نواجذہ (رواہ ابوداؤد مشکوۃ باب عشرت النساء فصل ثانی ص۴۱۳ ربع ۲ ۔ امرتسری) ترجمہ اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک یا حنین سے تشریف لائے ۔ اور عائشہ کے گھر کے شہ نشین میں پردہ پڑا ہوا تھا ۔ پس ہوا چلی اور عائشہ کی کھیلنے کی گڑیوں کے پردے کا کونہ کھول دیا ۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا یہ کیا ہے عائشہ نے کہا ۔ یہ میری گڑیاں ہیں ۔ آنحضرت صلعم نے گڑیوں کے درمیان ایک گھوڑا دیکھا کہ اس کے دو پر کپڑے کے ہیں ۔ پھر حضرت نے فرمایا ۔ یہ کیا چیز ہے جو اس پر ہے ۔ عرض کی یہ دو پر ہیں ۔ فرمایا ۔ کیا گھوڑے کے دو پر ۔ عائشہ نے کہا ۔ کیا آپ نے نہیں سنا ۔ کہ حضرت سلمان کے گھوڑے تھے اور انکے پر تھے ۔ عائشہ نے کہا ۔ آنحضرت صلعم ہنسے ۔ یہاں تک کہ میں نے حضرت کی کچلیاں دیکھیں ۔

(ج) المعلم ترجمہ صحیح مسلم ص۲۴۱۹

(د) رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثانی ص۵۳

(ھ) ترجمہ سنن ابوداؤد ص۱۲۵۶

۱۲ ۔ بہتان بی بی عائشہ کے گھر گانا بجانا

عن عائشۃ ان ابا بکر دخل علیھا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم عندھا یوم فطر او اضحی وعندھا قینتان بما تقاذفت الانصار یوم بعاث فقال ابوبکر مزمار الشیطان مرتین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعھما یا ابابکر ان لکل قوم عیدا وان عیدنا ھذا الیوم (مترجم بخاری کتاب المناقب پ۱۵ ص۸۰ احمدی پریس لاہور) ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا حضرت

ابوبکر عید الفطر یا عید الاضحے کے دن انکے پاس آئے ۔ اس وقت انکے پاس دو چھوکریاں بعاث میں جو انصار نے کہا تھا وہ گا رہی تھیں (دف بجا رہی تھیں) حضرت ابوبکر نے دوباریوں کہا یہ شیطانی گانا بجانا آنحضرت صلعم نے یہ سنکر حضرت ابوبکر سے فرمایا ۔ انکو جانے دے (گانے دے) بات یہ ہے ہر قوم کا ایک خوشی کا دن ہوتا ہے یہ دن ہماری عید کا خوشی ہے ۔ (ترجمہ مولوی وحید الزمان)

۱۳ ۔ عن عائشۃ قالت کانت عندی جاریۃ من الانصار زوجتها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ الا تغنیین فان ھذا الحی من الانصار یحبون الغناء (مشکوٰۃ باب اعلان النکاح ربع ۲ صـ۳۸۴ امرتسری) بی بی عائشہ سے روایت ہے ۔ کہ میرے پاس ایک لڑکی انصار میں سے تھی ۔ میں نے اس کا نکاح کر دیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ اے عائشہ کیا گانے کو نہیں کہتی ۔ اس لئے کہ یہ قوم انصار کے گانے کو دوست رکھتی ہے ۔

(ب) بخاری پ۴ صـ۴۳ ۔ صـ۴۴ ۔ صـ۵۵ ۔ پ۱۶ صـ۲۴ ۔ پ۱۵ ۔ صـ۷۷

(ج) المعلم ترجمہ مسلم جلد ثانی صـ۸۸۸ ۔ صـ۸۸۹ ۔ صـ۸۹۱ ۔ صـ۲۸۹۳

(د) رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد دوم صـ۲۲ صـ۲۳ صـ۲۴ ۔ صـ۳۹۴

(ہ) ترجمہ سنن نسائی جلد ثانی ضـ۹۰ ۔ صـ۹۴ ۔ ابوداؤد صـ۱۲۵۴

۱۴ ۔ بہتان بی بی عائشہ اور کھیل تماشا

عن عایشۃ ان ابابکر دخل علیها وعندها جاریتان فی ایام منیٰ تدففان وتضربان والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متغیش بثوبہ فانتہرهما ابوبکر فکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن وجهہ فقال دعهما یا ابابکر فانها ایام عید وتلک الایام ایام منیٰ وقالت عائشۃ رءیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی وانا انظر الی الحبشۃ وهم یلعبون فی المسجد فزجرهم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعهم امنا بنی ارفدہ یعنی من الامن (ترجمہ بخاری کتاب المناقب ۔ قصۃ الحبش پارہ چودھواں صـ۲۵ احمدی پریس لاہور) ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ۔ انہوں نے کہا کہ ابوبکر صدیق انکے پاس آئے ۔ اس وقت انصار کی دو چھوکریاں منیٰ کے دنوں میں گا رہی تھیں دف بجا رہی تھیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کپڑا اوڑھے ہوئے پڑے تھے ۔ ابوبکر نے ان کو جھڑکا انکی آواز سنتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کھولا ۔ فرمایا ابوبکر انکو گانے دے بجانے دے یہ عید کے خوشی کے دن ہیں ۔ اور وہ دن منیٰ کے تھے ۔ یعنی ذی الحجہ کی دسویں ۔ گیارہویں بارہویں اور حضرت عائشہ نے اسی سند سے کہا ۔ میں نے دیکھا ۔ آنحضرت صلعم مجھ کو اپنی پیٹھ پیچھے چھپائے ہوئے

تھے۔ میں مسجد میں حبشیوں کا کھیل دیکھ رہی تھی ہتھیاریوں کی مشق۔ حضرت ابوبکر نے انکو ڈانٹا مسجد میں یہ کھیل کیسا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا انکو چھوڑ دو۔ بنی ارفدہ تم بے فکر ہو کر کھیلو۔

۱۵۔ مترجم بخاری۔ کتاب العیدین پ۴ صفحہ ۴۳ احمدی پریس لاہور پر دوسری حدیث اسی مضمون کی ہے مگر اس میں مسجد کا ذکر نہیں ہے۔ یہ دن عید کا تھا۔ اس دن حبشی لوگ ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیل کرتے۔ یا تو میں نے آنحضرت سے خواہش کی یا خود آپ نے فرمایا۔ تو کھیل دیکھنا چاہتی ہے۔ میں نے عرض کی ہاں فاقامنی وراوخدی علی خدہ آپ نے مجھ کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔ میرا گال آپ کی گال پر تھا۔ آپ فرماتے تھے کھیلو کھیلو اے بنی ارفدہ جب میں اکتا گئی۔ تو آپ نے فرمایا۔ بس پس میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا۔ اچھا جاء

۱۶۔ حبشن کا ناچ بہتان ہے

بہتان سُنی

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسًا فسمعنا لغطا وصوت صبيان فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا حبشيةٌ تزفن والصبيان حولها فقالت يا عائشة تعالى فانظری فجعت تحتی علی منکب رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلت انظر اليها ما بين المنكب الى راسه فقال لی اما شبعت فجعلت اقول لا لانظر منزلتی عنده اذ طلع عمر فارفض الناس عنها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انی لانظر الی شياطين الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت (رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن صحيح غريب مشكوة مناقب عمر۔ الربع الرابع صفحہ ۳۷۶ امرتسری) ترجمہ۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ہم نے شور و غوغا اور لڑکوں کی آواز سنی۔ رسول خدا صلعم کھڑے ہوئے پس ناگاہ ایک عورت حبشیہ کودتی تھی۔ اور اس کے گرد لڑکے تھے۔ پس حضرت نے فرمایا۔ اے عائشہ آ اور تماشا دیکھ۔ پس میں آئی۔ اور میں نے اپنی کلی اوپر کندھے اور سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنا شروع کیا پس حضرت نے مجھ کو کہا تھا۔ کیا تو سیر نہیں ہوئی شروع کیا میں نے کہ میں کہتی تھی۔ کہ میں سیر نہیں ہوئی۔ تاکہ میں اپنی منزلت حضرت کے نزدیک دیکھوں۔ عمر ناگاہ نمودار ہوگئے۔ دیکھنے والے لوگ متفرق ہوگئے۔ اس عورت کے گرد سے جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا تحقیق میں دیکھتا ہوں طرف شیاطین جن وانس کے کہ عمر سے بھاگتے ہیں۔

نوٹ۔ جناب ام المومنین پر سراسر بہتان و افترا ہے۔

نوٹ۔ نبی آخر الزمان صلعم اور تماشا کھیل ازواج مطہرہ کو دکھانا۔ اس کے علاوہ حضرت عمر کا درجہ رعب داب

جناب سرور عالم صلعم سے زیادہ ثابت ہوا - کہ نبی مکرم صلعم سے شیطان نہ بھاگا - مگر حضرت عمرؓ سے بھاگ گیا - واہ رے سنی مسلمانو! عجب بہتان باندھا ہے - شادی وعیدین پر جواز راگ ورنگ ودف وڈھول بجانا دیکھو صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور پ۴ ص۴۳ ص۴۴ اور پ۱۴ ص ۲۵ اور پ۱ حاشیہ ۲۵ اور پ۱۵ ص۷۷ ص۸۰ اور پ۱۶ ص۲۴ اور پ۱۶ حاشیہ ص۲۵، اہلحدیث واہلسنت کے نزدیک گانا بجانا جائز ہے

۱۷- گانا بجانا جائز ہے

عن محمد بن حاطب ن الجمحی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فصل ما بین الحلال والحرام الصوت والدف فی النکاح

(رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ مشکوٰۃ - ربع ۲ - باب اعلان النکاح ص۲۸۴ امرتسری) ترجمہ محمد بن حاطب سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - فرق درمیان حلال اور حرام کے آواز کرنا اور دف بجانا نکاح میں ہے -

نوٹ - خفیہ نکاح کرنا حرام ہے جب تک اعلان نہ کیا جاوے - اور دف نہ بجائی جاوے -

۱۸ - حضرت عامر بن سعد سے روایت ہے کہ میں قرظہ بن کعب اور ابومسعود انصاری کے ہاں ایک شادی میں داخل ہوا - اور کتنی ایک چھوکریاں گاتی تھیں - پس میں نے کہا اے دو صحابیو رسول خدا صلعم کے اور اہل بدر کے یہ تمہارے پاس کیا کیا جاتا ہے - پس ان دو صحابیوں نے کہا - بیٹھ اگر تو چاہتا ہے - اگر چاہے چلا جا - کیونکہ ہم کو شادی کے وقت گانے کی رخصت دی گئی ہے (رواہ النسائی باب المحرمات مشکوٰۃ ص۲۸۶)

۱۹ - حاکم کی روایت میں حضرت انس میں یوں ہے کہ جب آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کے وقت) مدینہ کے قریب پہنچے - تو بنی نجار کی لڑکیاں دف بجاتی گاتی نکلیں - وہ کہہ رہی تھیں ؎

نحن جوار من بنی النجار   یا حبذا محمدا من جار

دوسری روایت میں یہ ہے کہ انصار کی لڑکیاں گاتی بجاتی آپ کی تشریف آوری کی خوشی میں نکلیں - وہ یوں کہہ رہی تھیں ؎

طلع البدر علینا   من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا   ما دعا للہ داع

آنحضرت صلعم نے فرمایا ان اللہ یحبکن تم یہ جان لو - کہ اللہ تعالٰی تم سے محبت کرتا ہے (حاشیہ بخاری مترجم - کتاب المناقب پ۱۵ ص۷۷ احمدی پریس لاہور و مواہب لدنیہ -

۲۰ - بہتان حیض میں مباشرت

عن عائشۃ قالت کانت احدانا اذا کانت حائضا امرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتاتزر بازار ثم یباشرھا۔ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے۔ کہ ہم میں سے جب کوئی حائضہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو حکم کرتے تہ بند باندھنے کا۔ پھر مباشرت کرتے اس کے ساتھ (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول صث ۲۷۴) (صحیح بخاری جلد اول۔ پ ۲۔ کتاب الحیض باب من سمی النفاس حیض وباب مباشرت الحیض)۔

ب۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ میں اور جناب رسول خدا صلعم دونوں جنب ہوتے۔ اور ایک برتن سے غسل کرتے آپ مجھ کو حکم کرتے ہیں آزار باندھ لیتی۔ پھر آپ مجھ سے مباشرت کرتے میں حائضہ ہوتی (بخاری پ ۲ باب مباشرۃ الحائض)

(ج) حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں غسل کرتے تھے ایک برتن سے ایک پیالے سے جس کو فرق کہتے تھے۔ داؤدی نے اس حدیث سے یہ دلیل کی۔ کہ مرد کو اپنی عورت کی شرمگاہ اور عورت کو اپنے مرد کی شرمگاہ دیکھنا درست ہے (بخاری پ ۲۔ باب غسل الرجل مع امرتہ تسہیل القاری صث)

۲۱۔ عن میمونۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یباشر نساءہ فوق الازار وھن حیض۔ ترجمہ۔ ام المومنین میمونہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں سے مباشرت کرتے تھے ازار کے اوپر اور وہ حائضہ ہوتیں (دیکھو المعلم باب مباشرۃ الحائض ترجمہ صحیح المسلم صث ۲۷۴ کتاب الحیض مطبوعہ صدیقی پریس لاہور و صحیح بخاری جلد اول کتاب الحیض) سراسر بہتان ہے

نوٹ۔ واہ رے سنی مسلمانو۔ جناب رسول اللہ صلعم بانی اسلام صاحب شریعت پر عجب بہتان باندھا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کو مخالف قرآن شریف ٹھہراتا ہے۔ اللہ تعالے کا صریح حکم ہے وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ الخ (پ ۲ البقرہ ۲۶ ع)۔ ترجمہ اور سوال کرتے ہیں تجھ کو حیض سے۔ کہہ کہ وہ ناپاک ہے۔ پس کنارہ کرو عورتوں کو بیچ حیض کے اور مت نزدیک جاؤ ان کے یہاں تلک کہ پاک ہوں۔ پس جب نہالیں پس جاؤ ان کے پاس اس جگہ سے کہ حکم کیا تم کو اللہ نے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاکی کرنے والوں کو (ترجمہ شاہ رفیع الدین) کیا جناب نبی اکرم صلعم نے قرآن شریف کی صریح مخالفت فرمائی۔

۲۲- بہتان بی بی عائشہ کا مکان

عن عبد اللہ قال قام النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خطیبًا فاشار نحو مسکن عائشۃ فقال هنا الفتنۃ ثلثًا من حیث یطلع قرن الشیطن (بخاری کتاب الجہاد والسیر۔ پ ۱۲ ص ۶۹ المعلم ترجمہ مسلم ص ۲۷۷ احمدی پریس لاہور) ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے تو حضرت عائشہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔ تین بار فرمایا ادھر ہی سے فتنے نکلیں گے یہیں سے شیطان کا سر نمودار ہوگا۔

ف۔ یہ پیشینگوئی جنگ جمل میں پوری ہوئی۔ کہ جناب بی بی عائشہ اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر نے امام برحق خلیفہ حق۔ قرآن ناطق۔ وصی رسول اللہ صلعم جناب علی المرتضیٰ علیہ السلام سے بیعت کر کے باغی ہو گئے اور بصرہ میں شامیوں کو اکٹھا کر کے لڑائی شروع کی۔ اس لشکر کی سپہ سالارہ بی بی عائشہ تھیں۔ ستر ہزار مسلمان قتل کرا کر بی بی عائشہ اپنے اونٹ کا زانو کٹوا کر اسیر ہوئیں۔ جناب علی المرتضےٰ نے انکو باعزت و حرمت و شان مدینہ منورہ واپس روانہ کر دیا (دیکھو۔ تاریخ اسلام اعثم کوفی۔ تاریخ طبری۔ تاریخ مسعودی وغیرہ)

۲۳- بہتان بی بی عائشہ کی سازش

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ مجھ کو یہ خواہش رہی۔ کہ حضرت عمر سے یہ پوچھوں آنحضرت صلعم کی بیبیوں سے وہ دو عورتیں کونسی ہیں۔ جن کی شان میں سورہ تحریم کی یہ آیت اتری۔ اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو تو بہتر ہے ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما تمہارے دل بگڑ گئے ہیں پھر ایسا ہوا۔ میں نے انکے ساتھ حج کیا۔ اور رستے سے مڑنے میں بھی چھاگل لیکر ان کے ساتھ مڑا۔ انہوں نے حاجت پوری کی۔ جب لوٹ کر آئے۔ تو میں نے چھاگل سے انکے ہاتھ پر پانی ڈالا۔ انہوں نے وضو کیا۔ اس وقت میں نے پوچھا۔ امیر المومنین آنحضرت صلعم کی بیبیوں میں سے وہ دو عورتیں کونسی ہیں جن کے باب میں اللہ نے یہ فرمایا ان تتوبا الی اللہ مگر تم دونوں اللہ کی درگاہ میں توبہ کرتی ہو۔ انہوں نے کہا۔ ابن عباس تجھ سے تعجب ہے عائشہ اور حفصہ مراد ہیں (مترجم بخاری۔ کتاب المظالم پ ۹ ص ۸۵ احمدی پریس لاہور) المعلم ترجمہ مسلم جلد ۲ ص ۴۵۶

حدیث مغافیر

عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشرب عسلًا عند زینب ابنۃ جحش ویمکث عندها فوالطیب رفتواصیت (یہ لفظ مشکوٰۃ میں ہے) انا وحفصۃ عن ایتنا دخل علیها فلتقل لہ اکلت مغافیر انی اجد

منك ريح مغافير قال لا ولكني كنت اشرب عسلا عند زينب ابنة جحش فلن اعود له وقد حلفت لا تخبري بذالك احدًا (بخاری کتاب التفسیر صفحہ ۶۹ پ۲۸ سورہ تحریم احمدی پریس و مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق الربع ۲ صفحہ ۴۱۸ امرتسری) مشکوٰۃ میں یہ لفظ زیادہ ہیں تبتغی مرضات ازواجه فنزلت يا ايها النبي لم تحرم ما احل الله لك تبتغي مرضات ازواجك الاية متفق عليه

ترجمہ بی بی عائشہ سے روایت ہے - کہ ایسا ہوا آنحضرت صلعم ام المومنین زینب بنت جحش پاس شہد پیا کرتے - وہاں ٹھہرے رہتے - میں نے اور ام المومنین حفصہ دونوں نے یہ صلاح کی - کہ ہم میں سے جس کے پاس آپ تشریف لائیں - وہ یوں کہے - آپ نے مغافیر (بدبودار چیز گوند) کھایا ہے اور آپ کے جسم سے اسکی بدبو آرہی ہے - پھر ایسا ہی کیا - آپ نے فرمایا نہیں مغافیر نہیں کھایا - بلکہ زینب پاس شہد پیا ہے - اور آج سے میں نے قسم کھائی اب شہد نہیں پیوں گا - لیکن تو اسکی خبر کسی کو نہ کیجو - حضرت اپنی بیبیوں کی خوشی چاہتے تھے - تب یہ آیت اُتری " اے نبی اس چیز کو جو اللہ نے تجھ پر حلال کی ہے - اپنی بیبیوں کی خوشی کی خاطر کیوں حرام کرتا ہے -

ب - نسائی جلد دوم صفحہ ۱۰۲ و صفحہ ۱۱ / ۲

نوٹ - یہ تھے اخلاق امہات المومنین مسلمان غور کریں - ازواج النبی پر سراسر بہتان ہے

۲۴ - معراج جسمانی سے انکار

بی بی عائشہ اور معاویہ جسمانی معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انکاری ہیں (تفسیر کبیر رازی - شفاء قاضی عیاض) اور کل علماء اہلسنت کا اس مسئلہ میں اتفاق نہیں - کوئی روحانی معراج خواب بتلاتا ہے - کوئی جسمانی - غرض فضیلت معراج کو بھی ان لوگوں نے شک میں ڈال دیا ہے - انکی کوئی بات اصولی اور ٹھکانے کی نہیں - حضرت ابوبکر نے معراج کی تصدیق کی - تو انکا لقب صدیق ہوا - اور بی بی عائشہ نے معراج کی تکذیب کی - تو انکو صدیقہ کا لقب دیا گیا - سنیوں کا عجب انصاف ہے -

۲۵ - بہتان بی بی عائشہ کا مسواک او رجان کندنی

بی بی عائشہ راوی ہیں کہ مرض الموت میں عبد الرحمن بن ابوبکر کے ہاتھ میں ایک تازہ ٹہنی تھی - آپ نے ادھر نگاہ ڈالی - میں سمجھ گئی کہ آپ اس سے مسواک کرنا چاہتے ہیں - میں نے اس کو لے لیا اور چبا کر جھاڑ کر آپ کو دی - آپ نے بہت اچھی طرح سے اس کو دانتوں پر پھیرا - پھر وہ مسواک مجھ کو دیتے وقت آپ کا ہاتھ گر گیا یا مسواک آپ کے ہاتھ سے گر پڑی - اللہ تعالے کا فضل تھا - اس نے آپ کی دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن

میں میرا اور آپ کا تھوک ملا دیا (مترجم بخاری پ ۱۶ صفحہ ۳۴-۳۶ کتاب المغازی - احمدی پریس لاہور)

۲۶ - بہتان آنحضرت صلعم کی مفلسی

من انس انہ مشی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبز شعیر و اھالہ سنخۃ ولقد رھن النبی صلی اللہ علیہ وسلم درعالہ بالمدینۃ عند یھودی واخذ منہ شعیرا لاھلہ ولقد سمعتہ یقول ما امشی عند ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاع بر ولا صاع حب وان عندہ لتسع نسوۃ (مترجم بخاری - پ ۸ صفحہ ۳۹ کتاب البیوع) ترجمہ - حضرت انس نے کہا - کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کی روٹی اور بدبودار چربی کھانے کے لئے لے گئے - اس وقت آنحضرت صلعم کی یہ حالت تھی - کہ آپ نے اپنی زرہ مدینہ میں ایک یہودی کے پاس گرو رکھوائی تھی - اور اس سے اپنی بیبیوں کے لئے کچھ جو غلہ لیا تھا - اور میں نے آنحضرت صلعم سے سنا - آپ فرماتے تھے محمد صلعم کے گھر والوں کے پاس کبھی شام کو ایک صاع گیہوں یا غلے کا جمع نہیں رہا حالانکہ اُنکے پاس ۹ بیبیاں ہیں۔

۲۷ - عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخصف فعلہ ویخیط ثوبہ ویعمل فی بیتہ کما یعمل احدکم فی بیتہ وقالت کان بشر من البشر یفلی ثوبہ ویحلب شاتہ ویخدم نفسہ (رواہ الترمذی مشکوۃ باب اخلاقہ وشمائلہ صفحہ ۲۵۲ الربع الرابع) ترجمہ عائشہ سے روایت ہے - کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتی آپ گانٹھ لیتے اپنا کپڑا آپ ہی سیتے اور اپنے گھر میں کام کرتے جیسے کہ کام کرتا ہے ایک تمہارا اپنے گھر میں اور عائشہ نے کہا - آنحضرت صلعم ایک آدمی تھے - آدمیوں میں سے اپنے کپڑوں کی جوئیں دیکھتے اور اپنی بکری دوہتے اپنی خدمت کرتے۔

ب - المعلم ترجمہ صحیح مسلم صفحہ ۲۱۴۵ - صفحہ ۲۸۲۹ - صفحہ ۲۱۳۱ تا صفحہ ۲۱۳۴

ج - ترجمہ جامع ترمذی نول کشور صفحہ ۱۵۱ تا صفحہ ۱۵۴ جلد دوم

۲۸ - بہتان آپ بے اختیار ہیں

قال حدثنی ابی ھریرۃ قال قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الغلول فعظمۃ وعظم امرہ قال لا الفین احدکم یوم القیمۃ علی رقبتہ شاۃ لھا ثغاء علی رقبتہ فرس لہ حمحمۃ یقول یارسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئا قد ابلغتک الاخرۃ (بخاری کتاب الجھاد والسیر پ ۱۲ صفحہ ۵۲ احمدی پریس لاہور) ترجمہ ابوزرعہ نے بیان کیا - کہا مجھ سے ابوہریرہ

نے انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو خطبہ سناتے کھڑے ہوئے۔ اور آپ نے لوٹ کے مال میں چوری کرنے کا بیان کیا۔ اس کو بڑا گناہ فرمایا۔ اس کی سزا بڑی فرمائی آپ نے فرمایا دیکھو ایسا نہ ہو۔ میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اپنی گردن پر بکری لادے دیکھوں۔ وہ مَیں مَیں کر رہی ہو یا گھوڑا لادے دیکھوں وہ ہنہنا رہا ہو۔ اور وہ مجھ سے کہے یا رسول اللہ صلعم میری مدد کرو۔ میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں۔ مَیں نے تو دنیا میں اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا یا اپنی گردن پر اونٹ لادے جو بڑبڑا رہا ہو اور یہ کہہ رہا ہو یا رسول اللہ میری فریاد سنیے۔ اس اونٹ کو میری گردن سے چھڑائیے میں کہوں مجھ سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ مَیں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا۔

۲۹۔ بہتان زید سے کم زاہد تھے

عن عبد اللہ ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقی زید بن عمرو بن نفیل باسفل بلدح قبل ان ینزل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الوحی فقدمت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سفرۃ فابی ان یاکل منہا ثم قال زید انی لست اٰکل مما تذبحون علی انصابکم ولا اٰکل الا ما ذکر اسم اللہ علیہ (بخاری کتاب المناقب پ ۱۵ ص ۲۲۔ احمدی پریس لاہور) ترجمہ۔ عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زید بن عمر بن نفیل سے بلدح میں ملے۔ نبوت سے پہلے آپ کے سامنے دسترخوان چنا گیا۔ زید نے وہ کھانا کھانے سے انکار کیا۔ اور کہا میں ان جانوروں کا گوشت نہیں کھاتا۔ جن کو تم تھانوں پر کاٹتے ہو۔ مَیں اس جانور کا گوشت کھاؤں گا جو اللہ کے نام پر کاٹا جائے (ترجمہ مولوی وحید الزمان)

۳۰۔ بہتان آپ کا صبر کم تھا

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحم اللہ لوطا لقد کان یاوی الی رکن شدید ولو لبثت فی السجن ما لبث یوسف ثم اتانی الداعی لاجبتہ (بخاری۔ کتاب بدء الخلق پ ۱۳ ص ۳) ترجمہ ابوہریرہ نے کہا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ لوط پر رحم کرے وہ زبردست رکن کے پاس پناہ لینا چاہتے تھے۔ اور میں تو اگر یوسف کی طرح اتنی مدت تک قید میں رہتا۔ پھر کوئی بلانے والا آتا تو فوراً اس کے ساتھ چلا جاتا (حضرت یوسف کی طرح صبر نہ کرتا (ترجمہ مولوی وحید الزمان) نبوت پر سراسر حملہ ہے۔ روایت موضوع صاف بہتان بخاری ہے۔

۳۱۔ بہتان قیامت کو بیہوش ہونا

عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس یصعقون یوم القیمۃ فاکون اول من

یفیق فاذا انا بموسیٰ اٰخذ بقائمتہ من قوائم العرش فلا ادری افاق قبلی ام جوزی بصعقۃ الطور (متر جم بخاری کتاب بدء الخلق پ ۱۳ ص ۸۵) ترجمہ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن لوگ بیہوش ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے مجھ کو ہوش آئیگا۔ میں کیا دیکھوں گا۔ موسیٰ عرش کا پایہ تھامے ہوئے ہیں۔ اب معلوم نہیں انکو مجھ سے پہلے ہوش آجائے گا یا بیہوش ہی نہ ہوں گے۔ اس لئے کہ کوہ طور پر بیہوش ہو چکے۔

ب۔ المعلم ترجمہ مسلم ص ۲۳۶۰ ترجمہ ابو داؤد ص ۱۱۹۴

۳۲۔ بہتان حضرت یونس سے مقابلہ

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینبغی لعبد ان یقول انا خیر من یونس بن متّی (بخاری کتاب بدء الخلق پ ۱۳ ص ۸۴) ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس نے بیان کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کو یوں نہ کہنا چاہئے۔ میں یونس بن متی پیغمبر سے بہتر ہوں۔ المعلم ترجمہ مسلم ص ۲۳۷۰ ابو داؤد ص ۱۱۹۴

۳۳۔ بہتان آپ کو خاتمہ کی خبر نہ تھی

ام العلا انصار کی ایک عورت فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون جو مہاجرین میں سے تھے فوت ہو گئے۔ جب انکو کفن پہنا چکے۔ اس وقت آنحضرت صلعم تشریف لائے۔ میری زبان سے بے ساختہ یہ نکلا۔ ابو السائب (حضرت عثمان) اللہ تم پر رحم کرے۔ میں اس کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تم کو عزت دی۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا۔ کہ اللہ نے انکو عزت دی۔ میں نے عرض کیا۔ مجھے کیا معلوم یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ صدقے مگر عثمان کو عزت نہ ہو گی۔ تو پھر اللہ کس کو عزت دیگا۔ آپ نے فرمایا۔ عثمان کو تو موت آچکی۔ اور خدا کی قسم میں اس کے لئے خیر اور بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن یقیناً کچھ نہیں کہہ سکتا وانا رسول اللہ ما یفعل بی میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور خدا کی قسم یہ نہیں جانتا۔ کہ میرا حال کیا ہوتا ہے (بخاری کتاب المناقب پ ۱۵ ص ۷۹)

۳۴۔ بہتان آنحضرت نے مردار مچھلی کھائی

جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے۔ ہم پتوں کی فوج میں شریک تھے۔ ابو عبیدہ سردار تھے۔ ہم کو شدت سے بھوک لگی۔ پھر ایسا ہوا سمندر نے ایک مری ہوئی مچھلی جو تامیتا کنارے پر پھینکی ویسی مچھلی ہم نے کبھی نہیں دیکھی تھی اس کو عنبر کہتے ہیں۔ آدھے مہینے برابر اس میں کھاتے رہے۔ پھر ابو عبیدہ نے اس کی ایک ہڈی لی۔ کھڑی کرائی تو اونٹ کا سوار اس کے تلے سے

نکل گیا۔ ابو عبیدہ نے کہا۔ اس کا گوشت کھاؤ۔ جب ہم مدینہ لوٹ کر آئے۔ تو آنحضرت صلعم سے اسکا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ نے جو روزی تمہارے لئے نکالی اس کو کھاؤ۔ اگر کچھ تمہارے پاس ہو تو ہم کو بھی کھلاؤ۔ یہ سنکر بعضے لوگ اس کا بچا ہوا گوشت لے کر آئے۔ آپ نے بھی کھایا (ترجمہ مولوی وحید الزمان بخاری کتاب المغازی پ۱۷ صـ۱۸ ترجمہ نسائی جلد ۲ صـ۳۶۲ باب میتت البحر و ترجمہ سنن ابو داؤد ۳ صـ۹۷۷ و صـ۱۰۱۰

۳۵۔ آنحضرت صلعم کا صحابہ کو گوشت گوہ کھلانا

ابن عباس سے روایت ہے ام مفید نے جو ابن عباس کی خالہ تھیں آنحضرت صلعم کو پنیر اور گھی اور گوہ بھیجی۔ آپ نے پنیر اور گھی کھایا وترك الضب تقذرًا اور گوہ سے نفرت کر کے اس کو چھوڑ دیا۔ ابن عباس نے کہا۔ تو گوہ آنحضرت صلعم کے دسترخوان پر کھایا گیا۔ صحابہ نے کھایا۔ اور اگر حرام ہوتا۔ تو آپ کے دسترخوان پر کیوں کھایا جاتا۔ (بخاری کتاب الھبہ پ۱۰ صـ۳۲ ترجمہ مولوی وحید الزمان)

(ب) بجو (کفتار) حلال ہے۔ ترمذی جلد دوم صـ۳)

۲۶۔ بہتان آنحضرت کا اجتہاد حضرت عمر سے کم تھا

عن عبد اللہ بن عمر ان عبد اللہ بن ابی لما توفی جاء ابنہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعطنی قمیصك اکفنہ فیہ وصل علیہ واستغفرلہ فاعطاہ قمیصہ فقال اذنی اصلّ علیہ واٰذنہ فلما اراد ان یصلی علیہ جذبہ عمر فقال الیس اللہ نہاك ان نصلی علی المنافقین فقال انا بین خیرتین قال استغفر لہم او لا تستغفرلہم ان تستغفرلہم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لہم فصلی علیہ فنزلت ولا تصل علی احد منہم مات ابدًا ولا تقم علی قبرہ (بخاری۔ کتاب الجنائز پ۵ صـ۵۵) ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ کہ عبداللہ بن ابی منافق مشہور جب مر گیا۔ اس کا بیٹا عبداللہ جو پکا مسلمان تھا۔ آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اپنا قمیص عنایت فرمائیے اور اس پر نماز پڑھئے۔ اس کے لئے دعا کیجئے۔ آپ نے اپنا قمیص اس کو دے دیا اور فرمایا۔ جنازہ طیار ہو۔ تو مجھ کو خبر کر۔ عبداللہ نے خبر کر دی۔ آپ نے نماز پڑھنے کا قصد کیا۔ حضرت عمر نے آپ کو کھینچا۔ اور عرض کیا۔ کیا اللہ نے آپ کو منافقوں پر نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا۔ مجھ کو یہ اختیار دیا ہے۔ انکے لئے دعا کر یا نہ کر۔ اگر ستر بار دعا کرے گا جب بھی اللہ انکو ہرگز نہیں بخشنے کا۔ غرض آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

پھر سورہ برات آتری۔ منافق کا جنازہ مت پڑھ الخ

ب۔ فقال یا ابا ھریرۃ واعطانی نعلیہ فقال اذھب بنعلی ھاتین فمن لقیک من وراء ھذا الحائط یشھد ان لا الٰہ الا اللہ مستیقنا بھا قلبہ فبشرہ بالجنۃ جناب رسول خدا صلعم نے اپنی جوتیاں ابوہریرہ کو دیکر فرمایا جو تجھ کو اس باغ کے پیچھے ملے اور وہ صدق دل یقین سے گواہی دیتا ہو۔ کہ سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی معبود نہیں اس کو بہشت کی بشارت دی۔ سب سے اول حضرت عمر نے ابوہریرہ سے ملاقات کی۔ انہوں نے پوچھا کہ اے ابوہریرہ یہ جوتیاں کیسی ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ یہ دونوں جوتیاں پیغمبر خدا صلعم کی ہیں۔ انہوں نے مجھ کو بھیجا ہے کہ جو شخص صدق دل و یقین سے گواہی دے۔ کہ سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی لائق عبادت نہیں تو اس کے واسطے جنّت کی خوشخبری ہے۔ پس عمر نے ابوہریرہ کو چھاتی میں مارا اور گرا دیا اور کہا۔ کہ واپس چلا جا اے ابوہریرہ پس آیا ابوہریرہ خدمت جناب سرور عالم صلعم میں اور رونے لگا۔ کہ عمر مجھ پر غلبہ کر کے چلے آئے۔ پس ناگہاں عمر بھی پیچھے سے آنکلے۔ پس فرمایا۔ جناب سرور عالم صلعم نے اے ابا ہریرہ تیرا کیا حال ہے عرض کیا۔ کہ میں عمر سے ملا اور اس کو خبر دی۔ اس نے مجھے چھاتی میں مار کر گرا دیا۔ کہ میں پیچھے گر پڑا اور واپس لوٹا دیا۔ جناب نے فرمایا۔ اے عمر کیا سبب ہے کہ تو نے اس کو مارا کہا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ کیا آپ نے ابوہریرہ کو جوتیاں دے کر فرمایا کہ جو کوئی کلمہ شہادت صدق دل سے پڑھے۔ اس کو خوشخبری جنّت کی دی۔ جناب نے فرمایا۔ ہاں۔ عمر نے کہا۔ کہ یہ حکم نہ دیجئے۔ میں اس بات سے ڈرتا ہوں۔ کہ لوگ اس پر بھروسہ کریں اور عمل چھوڑ بیٹھیں پس فرمایا رسول خدا صلعم نے پس چھوڑ دے انکو (رواہ مسلم مشکوٰۃ۔ کتاب الایمان۔ ربع اول صہ ۲۲ امرتسری المعلم ترجمہ مسلم صہ ۱۲۵)

نوٹ:۔ یہاں سے ثابت ہوا۔ کہ حضرت عمر کا اجتہاد اور عقل معاذ اللہ جناب رسول خدا صلعم سے زیادہ تھی۔

ج۔ حضرت عمر کئی دن سے آنحضرت صلعم سے کہہ رہے تھے۔ اپنی عورتوں کو پردہ میں بٹھا لیجئے۔ لیکن آنحضرت صلعم ایسا حکم نہیں دیتے تھے۔ ایکبار ایسا ہوا۔ کہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ آپ کی بی بی رات کو عشاء کے وقت پاخانے کے لئے نکلیں۔ وہ لمبی قد آور عورت تھیں۔ حضرت عمر نے انکو پکارا خبردار سودہ ہم نے تم کو پہچان لیا۔ حضرت عمر کو حرص تھی۔ کہ پردہ کا حکم اترا (کتاب الوضو پ صہ ۲۶)

بہتان آپ کا گالی دینا

آنحضرت صلعم نے جنگ تبوک میں اپنے دو غازی صحابیوں کو پانی کے واسطے گالیاں دیں (فسبھما النبی صلعم) (المعلم ترجمہ مسلم

صد ۲۳۱۳ جلد سادس) یہ اخلاق نبوی پر بہتان ہے۔

بہتان آنحضرت کی اجتہاد خطائی

۱۔ بعض منافقوں نے آپ سے جہاد سے چھٹی چاہی اور آنحضرت صلعم نے انہیں اجازت دی تھی۔ وہ اجتہاد غلط تھا۔ خدائی فرمان جاری ہوا عفی اللہ عنک لم اذنت لھم (پ ۱۰ ۱۲) حالانکہ تمام آیات کے پڑھنے سے منافقین کو جہاد میں منع تھی اور آنحضرت کو اجازت تھی۔ کہ انکو روک دیں۔

۲۔ آنحضرت صلعم نے خواب میں دیکھا۔ کہ مَیں نے مکہ معظمہ میں سے زمین نخلستان کی طرف ہجرت کی اور آپکا گمان یہ ہُوا۔ کہ وہ زمین یمامہ ہے یا طائف۔ لیکن وہ مدینہ نکلا۔

۳۔ ایک دفعہ کھجوروں کے پیوند کرنے کے واسطے زمینداروں کو فرمایا۔ مگر اس سال میوہ کم نکلا آپ نے فرمایا۔ کہ مَیں انسان ہوں۔ مجھ سے بھی غلطی ہوتی ہے دین کے کام میں میرا حکم مانو (رواہ مسلم صد ۲۳۵۷ المعلم ترجمہ مسلم صد ۱۸۳۵ ۔ صد ۱۸۸ از ترجمہ جامع ترمذی صد ۳۷۴ ترجمہ سنن نسائی جلد ۲ صد ۳۶۲

بہتان آنحضرت کا قافلہ لوٹنا

عبداللہ بن کعب نے کہا۔ میں نے اپنے والد کعب بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے۔ مَیں کسی لڑائی میں جو آنحضرت صلعم نے کی۔ آپ کو چھوڑ کر پیچھے نہیں رہا۔ سوائے تبوک کی لڑائی کے۔ اور بدر کی لڑائی میں جو میں پیچھے رہ گیا۔ تو اس میں نہ جانے سے اللہ نے کسی پر عتاب نہیں کیا انما خرج رسول اللہ صلعم یرید عیر قریش حتی جمع اللہ بینھم وبین عدو ھم علی غیر میعاد۔ کیونکہ آنحضرت صلعم بدر میں لڑنے کی نیت سے نہیں گئے تھے۔ بلکہ قریش کا قافلہ لوٹنے کی نیت سے مگر اللہ نے ناگہانی مسلمانوں کو انکے دشمنوں سے بھڑا دیا (بخاری کتاب المغازی پ ۱۶ صد ۴ باب قصۂ غزوہ بدر احمدی پریس لاہور)

نوٹ۔ اے اللہ کے پیارے نبی صلعم آپ کی شان وعظمت اس بہتان و افترا سے پاک و برتر ہے سبحٰنک ھذا بھتانٌ عظیم۔ آپ دنیا میں بشیر و نذیر و رحمۃ اللعالمین بنکر آئے۔ آپ نے اپنا سارا مال و متاع اللہ کے نام پر لٹایا۔ اسمٰعیل بخاری نے آپ پر بھاری بہتان باندھا ہے۔ معاذ اللہ آپ کو ڈاکو اور لٹیرا بنا دیا و شان رسالت کو مٹا دیا جس قدر روایات ہیں سب موضوع اور بناوٹی ہیں کوئی بھی صحیح نہیں۔

بہتان آنحضرت صلعم و وسوسۂ شیطان

ابن عباس و محمد بن کعب القرظی اور سوائے ان کے جماعت مفسرین نے کہا ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلعم نے دیکھا۔ کہ انکی قوم قرآن کو تسلیم نہیں کرتی۔ تو انہوں نے اپنے دل میں تمنا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسی آیت قرآن شریف نازل ہو کہ جو ان کے اور ان کی قوم کے درمیان دوستی

پیدا کر دے۔ پس ایسا ہی ہوا۔ کہ ایک دن مجلس قریش میں اللہ تعالےٰ نے سورۂ والنجم پ۲۷ اتاری جناب رسول اللہ صلعم نے اس کو پڑھا جب اس آیت پر پہنچے افرءیتم اللات والعزیٰ ومنات الثالثۃ الاخریٰ شیطان نے آپ کی زبان پر وہ بات ڈال دی جس کی وہ تمنا کرتے تھے یعنی یہ فقرہ تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتھن لترتجی یعنی بت بڑے بزرگ ہیں اور تحقیق انسے شفاعت کی امید رکھنی چاہئے۔ جب قریش نے اس کو سنا اس سے بہت خوش ہوئے (تفسیر معالم التنزیل سورہ والنجم۔ پ۲۷ تفسیر بیضاوی وجلالین وزاد الاخرہ مواہب لدنیہ۔ ابی حاتم۔ طبری۔ ابن المنذر۔ غنیۃ الطالبین پیر بغدادی۔ روضۃ الاحباب جلد اول صـ۹۱)

نوٹ۔ یہ واقعہ غلط اور سنیوں کے مفسرین کا بہتان وافترا ہے اور اس سے قرآن شریف ونبوت کی تکذیب ہوتی ہے۔ جناب سیدنا محمد الرسول اللہ صلعم بت شکن تھے۔ بت پرستی کو دور کرنے آئے نہ کہ بتوں کی تعریف کرنے کو۔ شیطان کا وسوسہ اور تسلط آپ پر پایا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ شان رسالت سے بعید ہے۔ قرآن شریف کا فرمان ہے۔ کہ جن وانس ملکر قرآن شریف بنانا چاہیں تو ہرگز نہیں بنا سکتے۔ یہاں شیطان نے آیت بنا کر کلام الہیٰ میں ملا دی۔ پس یہ سراسر الزام واتہام ہے جو مسلمانوں نے جناب سردار دو جہان پر لگایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہی شان واوصاف رسالت کو پڑھکر اور دیکھ کر سواد اعظم میں سے سنی مسلمانوں نے نبوت اور رسالت کا دعویٰ کر دیا۔ اور کئی جھوٹے نبی اور رسول بنگئے۔ کیونکہ ان کا حوصلہ بڑھ گیا۔ کہ ہر ایک معمولی شخص نبی اور رسول بن سکتا ہے۔ نیک اوصاف اور عصمت کی شرط نہیں مسلمانوں تم ایسی کتابوں کو جن میں نہ شان نبوت ہو نہ شان رسالت نہ امامت پارسل بنا کر سمندر میں ڈبو دو یا آگ لگا دو یا موضوعات نکال ڈالو۔

بہتان آنحضرت صلعم اور سکرات موت

بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ مرض الموت میں آپ کے سامنے پانی کی چھاگل رکھی تھی۔ آپ اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈالتے اور منہ پر پھیر کے فرماتے لا الہ الا اللہ موت میں بڑی سختیاں ہوتی ہیں پھر آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرمایا فی الرفیق الاعلےٰ یہاں تک کہ آپ کی روح مبارک نکل گئی آپ کا ہاتھ گر گیا (مترجم بخاری پ۱۸ صـ۳۴ کتاب المغازی)

ب۔ حضرت عائشہ نے کہا۔ کہ آنحضرت صلعم نے میری لبیں اور ٹھڈی کے بیچ میں انتقال فرمایا جب سے میں نے آنحضرت صلعم پر موت کی سختی دیکھی۔ اس کے بعد سے میں موت کی سختی کسی کے لئے برا نہیں سمجھتی (مترجم بخاری پ۱۸ صـ۳۲ کتاب المغازی احمدی پریس لاہور)

ج۔ ایک روایت میں ہے حضرت عائشہ کہتی ہیں۔ جتنی موت کی سختی میں نے آنحضرت صلعم پر

دیکھی اتنی کسی پر نہیں دیکھی (حاشیہ بخاری پ صہ ۳۲ کتاب المغازی احمدی پریس لاہور)

د - آپ فرماتے تھے یاالٰہی مدد کر تو میرے اوپر دفع کرنے سختی موت کے یا فرمایا شدت موت کے جامع ترمذی جلد اول - ابواب الجنائز صہ ۲۹۹ مطبوعہ نول کشور)

نوٹ :- جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا المومن یموت بعرق الجبین (ترمذی) مومن پیشانی کے پسینہ سے مرتا ہے یعنی مومن پر موت کی شدت نہیں ہوتی - سوائے عرق پیشانی کے سنیوں نے معاذ اللہ معمولی مومن فقیروں اور اولیاء اللہ سے بھی گھٹا دیا - کہ جنہوں نے کلمہ شریف پڑھا اور روح پرواز کر گیا - اللہ اللہ نبی آخر الزمان حبیب الرحمٰن شفیع المذنبین ورحمۃ للعالمین ہوں اور ان پر موت کی سختی - تعجب ہے - بہتان ہے -

ہ - جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا - کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ پر موت آسان کر دی - کیونکہ میں نے بی بی عائشہ کی ہتھیلی کی سفیدی بہشت میں دیکھی (مدارج النبوۃ وفات النبی منہاج النبوۃ جلد ۲ صہ ۷۹۴)

بہتان آنحضرت کا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

یہ فعل زمانہ جاہلیت میں ہوا کرتا تھا - اب بھی جہال بدو اور عیسائی قوم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہیں - اس سے کپڑے و بدن پلید ہو جاتے ہیں عن حذیفۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سباطۃ قوم فبال قائما ثم دعا بماء فجئتہ بماء فتوضا - (بخاری پ کتاب الوضو باب البول قائما وقاعدا صہ ۸۹ مطبع احمدی) ترجمہ حذیفہ نے کہا - کہ آنحضرت صلعم ایک قوم کے گھورے (اروڑی - کوڑا) پر آئے - وہاں کھڑے کھڑے پیشاب کیا - پھر پانی منگایا - میں پانی لایا - آپ نے وضو کیا -

نوٹ - سراسر بہتان وافترا ہے -

ف - ابن حجر نے کہا - کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہوئی حضرت عمر نے فرمایا البول قائما احسن للدبر کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مقعد کو مضبوط رکھتا ہے حاشیہ وحید الزمان

نوٹ :- سراسر بہتان ہے

بہتان آپ کی ران کا کھلنا

امام طحاوی اور بیہقی نے نکالا حفصہ سے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک دن اپنا کپڑا اپنی دونوں رانوں کے بیچ میں رکھا تو ابوبکر آئے انہوں نے اجازت مانگی - آپ نے انکو اجازت دی - اسی حال میں پھر عمر آئے انکو بھی اجازت دی اسی حال میں پھر کئی شخص آپ کے اصحاب میں سے آئے - حضرت اپنے حال پر بیٹھے رہے - حضرت عثمان کے آنے پر اپنے کپڑے اپنے اوپر پھیلائے (تسہیل القاری ترجمہ صحیح بخاری صہ ۲۷۵ مسلم صہ ۲۳۹۲

المعلم ترجمہ صحیح مسلم صـ ۲۳۹۲

نوٹ۔ ران ستر عورت ہے ننگا کرنا گناہ ہے۔ آپ مرتکب گناہ ہوئے۔ اور باقی صحابہ کی پرواہ نہ کی سنیوں نے عجب طوفان باندھا ہے۔ یہ سراسر افتراء وبہتان ہے۔ موضوع روائت ہے۔

بہتان آنحضرت صلعم کا فقر وفاقہ

۱۔ حضرت عائشہ نے عروہ سے کہا میرے بھانجے ہم پر ایسا وقت گذر چکا ہے۔ ہم ایک چاند دیکھے پھر دوسرا چاند پھر تیسرا چاند دو دو مہینے آنحضرت صلعم کے گھر میں آگ نہیں جلتی تھی۔ کھانا نہیں پکایا جاتا تھا۔ عروہ نے کہا خالہ پھر تمہاری گذر کاہے پر ہوتی تھی۔ انہوں نے کہا یہی دو کھانوں پر کھجور اور پانی۔ اتنا تھا کہ چند انصاری لوگ آنحضرت صلعم کے ہمسایہ تھے۔ ان کے پاس دودھ کی بکریاں تھیں۔ وہ آنحضرت صلعم کے لئے اپنی بکریوں کا دودھ تحفہ کے طور پر بھیجا کرتے۔ آپ ہم کو بھی پلاتے (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب الہبہ پ۱۰ صـ ۲۹)

۲۔ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے۔ وہ رسول اللہ صلعم کے پاس گئے اور دیکھا۔ آپ ایک بورئے پر نماز پڑھ رہے ہیں اور اسی پر سجدہ کرتے تھے۔ اور آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھتے تھے توشح کئے ہوئے (کپڑا دونوں کندھوں سے گذرتا (المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور صـ ۶۱۷)

۳۔ حضرت ابو طلحہ نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا مسجد میں لیٹے ہوئے آپ پیٹ کو پیٹھ بناتی ہیں پس ام سلیم پاس آئے اور میں نے کہا۔ رسول اللہ صلعم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا ہے۔ اور پیٹ کو پیٹھ بنا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ آپ بھوکے ہیں (المعلم ترجمہ صحیح مسلم صـ ۲۱۳۵/۲۱۳۶ پیٹ پر پتھر باندھنا)

۴۔ ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ مجھے بڑی تکلیف ہے کھانے پینے کی۔ آپ نے اپنی کسی بی بی کے پاس کہلا بھیجا۔ وہ بولی قسم ہے اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے۔ میرے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ نے دوسری بی بی کے پاس بھیجا۔ اس نے بھی ایسا ہی کہا۔ یہاں تک کہ سب بیبیوں نے یہی جواب دیا ہمارے پاس سوائے پانی کے کچھ نہیں (المعلم ترجمہ صحیح مسلم صـ ۲۱۴۵/۲۱۴۶)

۵۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی آل جب سے آپ مدینہ میں تشریف لائے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد ۶۔ کتاب الزہد صـ ۲۸۲۸)

۶- دوسری روایت میں ہے کہ برابر دو دن تک جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے (ایضاً صـ ۲۸۲۹)

۷- دو دن تک گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے۔ مگر ایک دن صرف کھجور ملی (ایضاً صـ ۲۸۲۹)

۸- آل محمد صلعم کا یہ حال تھا۔ کہ مہینہ مہینہ بھر تک انگار نہ سلگاتے۔ صرف کھجور اور پانی پر گذارہ کرتے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد ۶۔ کتاب الزہد صـ ۲۸۲۹)

۹- بی بی عائشہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اور میرے دانوں کے برتن میں تھوڑے جو تھے میں اسی میں سے کھایا کی یہاں تک کہ بہت دن گذر گئے۔ میں نے انکو ماپا تو وہ ختم ہو گئے (ایضاً صـ ۲۸۲۹)

۱۰- نعمان بن بشیر کہتے تھے۔ تم نہیں کھاتے اور پیتے اور جو چاہتے ہو میں نے تمہارے پیغمبر صلعم کو دیکھا ہے۔ انکو خراب کھجور بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتے تھے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد ۶۔ کتاب الزہد صـ ۲۸۳۱)

۱۱- حضرت عمر نے دنیا کا ذکر کیا۔ جو لوگوں نے حاصل کی۔ پھر کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ آپ سارا دن بے قرار رہتے بھوک سے آپ کو خراب کھجور نہ ملتی۔ جس سے اپنا پیٹ بھریں (ایضاً صـ ۲۸۳۱)

۱۲- حضرت انس نے فرمایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلعم نے کبھی خوانچہ پر کھانا نہیں کھایا۔ اور نہ کبھی پتلی روٹی کھائی ہے۔ یہاں تک کہ آپ فوت ہو گئے (ترجمہ جامع ترمذی نول کشور جلد دوم صـ ۱۵۱)

۱۳- سہل نے کہا۔ رسول اللہ صلعم نے میدہ آٹا کبھی دیکھا ہی نہیں یہاں تک کہ آپ نے اللہ سے ملاقات کی۔ اور رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں چھاننی نہ تھی۔ ہم جو کو پھونکتے تھے۔ سو اُن سے اڑ جاتا جو کچھ کہ اڑ جاتا پھر اِن میں پانی ڈالتے اور انکو گوندھتے (ایضاً صـ ۱۵۱)

۱۴- حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ آنحضرت صلعم کو ایک بار بھوک لگی اور کھانے کو کچھ نہ تھا۔ یہ خبر حضرت علی علیہ السلام کو پہنچی۔ وہ کچھ کام کی تلاش میں نکلے کہ کام کر کے اور کچھ پیدا کر کے لاویں۔ اور آنحضرت صلعم کی شکایت رفع کریں یعنی آپ کو کھلاویں۔ آخر وہ ایک یہودی کے باغ پر آئے۔ اس یہودی نے پکارا محنت کرتے ہو۔ حضرت علی فرمایا۔ ہاں پھر سترہ ڈول پانی کے اس کے لئے کھینچے۔ ہر ایک ڈول ایک کھجور کے بدل۔ پھر یہودی نے اُنکو اختیار دیا کہ اسکی کھجوروں میں سے سترہ عجوہ کھجوریں چن لیں۔ حضرت علیؑ وہ کھجوریں لے کر آنحضرت صلعم کی خدمت میں آئے اور آپ کو کھلائیں (رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثالث باب الرجل یستقی کل دلو بتمرہ صـ ۲۲۷)

۱۵- آنحضرت صلعم پے در پے کئی راتوں تک فاقہ سے رہتے۔ اور آپ کے گھر والوں کو رات

کا کھانا نہیں ملتا۔ اور اکثر ان لوگوں کی روٹی جو کی ہوتی (رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثالث مطبع صدیقی لاہور۔ باب خبز الشعیر صفحہ ۶۸)

۱۶۔ انس بن مالک سے روایت ہے۔ آنحضرت صلعم صوف پہنتے تھے یعنی بالوں کا کپڑا اور اپنی جوتی کو سی لیتے۔ اور آپ نے بدمزہ کھانا کھایا اور موٹا لباس پہنا حسن سے پوچھا گیا۔ بدمزہ سے کیا مراد ہے۔ انہوں نے کہا۔ موٹی جو کی روٹی آپ اس کو گلے سے اتار نہیں سکتے تھے۔ مگر ایک گھونٹ پانی سے۔ (رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثالث۔ باب خبز الشعیر صفحہ ۶۹، صفحہ ۶۷ تا ۷۰)

۱۷۔ نعمان بن بشیر سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلعم کو دیکھا۔ آپ بھوک سے کروٹیں بدلتے پیٹ کو الٹتے اور خراب کھجور بھی آپ کو نہ ملتی۔ کہ اس سے پیٹ بھر لیں (رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثالث صفحہ ۳۶۸ باب معیشت آل محمد)

۱۸۔ ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے پاس گرم کھانا تازہ پکا ہوا آیا۔ آپ نے اس کو کھایا۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا۔ اللہ کا شکر ہے۔ اتنے دنوں سے میرے پیٹ میں گرم کھانا نہیں گیا (ایضاً صفحہ ۳۶۸)

۱۹۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کا بچھونا چمڑے کا تھا۔ اور اس کے اندر خرما کی چھال بھری تھی (ایضاً باب ضجاع آل محمد صلعم صفحہ ۳۶۸/۳۶۹)

۲۰۔ آنحضرت صلعم نے اپنی صاحبزادی جناب فاطمۃ الزہرا سیدۃ النساء صلوٰۃ اللہ علیہا کو جہیز میں ایک سفید اونی چادر ایک تکیہ اذخر گھاس سے بھرا ہوا۔ اور ایک مشک پانی کے واسطے دی تھی (ایضاً صفحہ ۳۶۹)

۲۱۔ حضرت عمر سے روایت ہے۔ میں آنحضرت صلعم کے پاس گیا۔ آپ ایک بوریئے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں بھی بیٹھ گیا۔ آپ صرف ایک تہ بند باندھے تھے۔ دوسرا کوئی کپڑا آپ کے بدن پر نہ تھا۔ اور بوریا کا نشان آپ کی پسلی میں پڑ گیا تھا۔ اور میں نے دیکھا۔ تو ایک مٹھی برابر جو شاید ایک صاع ہونگے اور ببول کے پتے جلانے کے لئے ایک کونے میں بالاخانے کے اور ایک مشک لٹک رہی تھی۔ الی آخرہ (رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ۳ صفحہ ۳۶۹)

۲۲۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلعم نے نماز پڑھی۔ ایک کپڑے میں جس کا ایک حصہ میں اوڑھے تھی (ترجمہ سنن ابوداؤد مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۱۶۷۔ باب الرجل یصلی فی ثوب بعضہ)

۲۳-حضرت جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو ایک کرتے میں نماز پڑھتے دیکھا (ترجمہ سنن ابوداؤد صت ۱۶۷)

نوٹ:- محدثین نے جناب سرورعالم صلعم کی تنگ دستی مفلسی۔ فقر وفاقہ۔ کنگاپنی اور سکینی کا عجب خاکہ کھینچا ہے۔ اور حضور انور صلعم پر بہتان لگا کر ان کو منصب و مرتبہ سے گرادیا ہے۔ حالانکہ آنحضرت صلعم نسلاً بعد نسلاً والی و بادشاہ عرب تھے۔ جناب بی بی خدیجہ کے نکاح سے آپ آگے سے بھی زیادہ مال دار ہو گئے تھے آپ کو مال غنیمت سے حصہ اور خمس ملتا تھا۔ آپ کی مدینہ منورہ اور خیبر میں جائداد تھی۔ جن سے ایک سال کا خرچ نکال کر باقی غربا و مساکین و افواج پر تقسیم کر دیتے تھے۔ آپ ہمیشہ سخاوت و خیرات کرتے رہتے۔ امہات المومنین کے ہاں مکانات علیحدہ اور زیورات تھے۔ علاوہ اس کے آپ کو متمول و دولتمند مسلمان و بادشاہان تحفہ تحائف روانہ کرتے تھے۔ آپ کا دسترخوان وسیع تھا۔ آپ ہر ایک بھوکے و مفلس کو کھانا کھلاتے تھے آپ نے صحابہ کبار و اصحاب صفہ کو کئی دفعہ کھانا کھلایا۔ اور انعام و اکرام دیئے۔ آپ نے اپنے نکاح کے بعد لوگوں کو ولیمہ کھلایا۔ ملک فلسطین بعض حصص شام اور پورا ملک یمن اور پورا ملک حجاز یہ سب حضور انور کے اقبال سے فتح ہو چکے تھے۔ آپ نے ہزاروں کو دنیا اور دولت سے مالا مال کر دیا۔ اور بھوکوں کنگالوں کو جاگیریں بخش دیں۔ مگر بخاری و مسلم و دیگر محدثین نے جناب رسول اللہ صلعم کی توہین و ذلت کی ہے۔ تاکہ خاندان بنی ہاشم سے حضرات اصحاب ثلاثہ کا شان زیادہ ہو۔ یہی سنی محدث اپنی تمام موضوعات و بہتانات کی اس طرح تردید خود کرتے ہیں۔ اور صحیح روایات پیش کرتے ہیں۔

جائداد و جاہ و جلال رسول مقبول صلعم

۱-صحیح بخاری پ ۱۲ صت ۶۲۔ کتاب الجہاد والسیر میں ہے۔ ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیبر و فدك وصدقة بالمدينة ترجمہ آنحضرت صلعم نے خیبر۔ فدک اور مدینہ کے صدقہ میں سے چھوڑا تھا۔ یہ تمام روایات صحیح ہیں جناب سرورعالم صلعم امیر الامرا۔ سلطان جہاں تھے (صابر)

۲-خاص مدینہ منورہ میں یہ جائدادیں آپ کی تھیں۔ بنی نضیر کے کھجور کے باغات مخیریق کے سات باغات۔ انصار کی دی ہوئیں اراضی۔ وادی القری کی تہائی زمین۔ فدک یہ ایک مقام ہے جو مدینہ سے تین منزل پر ہے۔ وہاں کی زمین خاص آنحضرت صلعم نے اپنے لئے رکھی تھی (دیکھو حاشیہ تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب الجہاد والسیر۔ پ ۱۲ صت ۶۳)

۳-حضرت انس بن مالک نے کہا جب مہاجر لوگ مکہ سے مدینہ میں آئے۔ انکے ہاتھ میں کچھ نہ تھا۔ محتاج تھے۔ اور انصار کے پاس زمین اور جائداد تھی۔ تو انصار نے مہاجرین کو اپنی آمدنی میں

شریک کرلیا۔ یعنی باغوں کا میوہ انکو دینگے۔ اور محنت کا کام کاج خود کرلیں گے۔ ان پر کوئی بوجھ نہ ڈالیں گے۔ اور انس کی ماں ام سلیم نے جو عبداللہ ابن طلحہ کی بھی ماں تھی۔ آنحضرت صلعم کو کچھ کھجور کے درخت دیئے تھے (انکا میوہ کھانے کو) آپ نے وہ درخت اپنی دائی ام ایمن کو دیدیئے جو اسامہ بن زید کی والدہ تھیں۔ آنحضرت صلعم جب خیبر والوں کے قتل سے فارغ ہوئے اور مدینہ کی طرف لوٹے۔ تو مہاجرین نے انصار کو ان کی دی ہوئی جائدادیں واپس کر دیں۔ کیونکہ خیبر میں مہاجرین کو بہت جائداد مل گئی۔ آنحضرت صلعم نے بھی ام سلیم کو انکے درخت واپس دیدیئے۔ اور ام ایمن کو آپ نے انکے معاوضے میں اپنے باغ سے کچھ درخت دلوا دیئے (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب الہبہ پ ۱۰ صـ ۵۲-۵۳ مطبع احمدی لاہور)

۴۔ آنحضرت صلعم نے حضرت عمر سے ایک منہ زور اونٹ خرید کر کے انکے بیٹے عبداللہ کو دیدیا اور فرمایا جو چاہے وہ کر (ایضاً کتاب الہبہ پ ۱۰ صـ ۴۶)

۵۔ آنحضرت صلعم نے ایک جوڑا ریشمی کپڑے کا خرید کر کے حضرت عمر کو دیا اور حضرت عمر نے اس عطیۂ رسول مقبول صلعم کو اپنے ایک مشرک بھائی کو جو مکہ میں تھا پہنا دیا (مترجم بخاری۔ کتاب الہبہ پ ۱۰ صـ ۴۷)

۶۔ آنحضرت صلعم نے اپنی صاحبزادی خاتون قیامت سیدۃ النساء سیدہ معصومہ طاہرہ صلوات اللہ علیہا سے فرمایا۔ کہ اے دروازہ کا دھاریدار پردہ اتار کر محتاجوں کو دے ڈال ہم لوگوں کو دنیا کی آرائش کی غرض نہیں (مترجم بخاری کتاب الہبہ۔ پ ۱۰ صـ ۴۷)

۷۔ حضرت علیؑ نے فرمایا۔ کہ آنحضرت صلعم نے مجھ کو ایک دھاریدار ریشمی جوڑا بھیجا۔ میں نے اس کو پہنا۔ پھر کیا دیکھتا ہوں۔ کہ آنحضرت مجھ پر غصے ہیں۔ میں نے اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کو بانٹ دیا (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب الہبہ پ ۱۰ صـ ۴۸ مطبع احمدی لاہور)

۸۔ حضرت انس نے کہا۔ کہ آنحضرت صلعم کو سندس باریک ریشمی کپڑے کا ایک جبہ تحفہ گذرانا گیا۔ اور آپ لوگوں کو ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرماتے تھے۔ لوگوں نے وہ جبہ دیکھ کر تعجب کیا کیسا عمدہ کپڑا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔ سعد بن معاذ کے رومال (تولیئے) بہشت میں اس سے اچھے ہیں۔ انس نے روایت کیا۔ کہ دومہ کے بادشاہ اکیدر نے آنحضرت صلعم کو تحفہ بھیجا (مترجم بخاری کتاب الہبہ پ ۱۰ صـ ۴۸)

۹۔ آنحضرت صلعم نے صہیب کو دو کوٹھڑیاں اور ایک کمرہ دیا تھا (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب الہبہ پ ۱۰ صـ ۵۱ احمدی)

۱۰۔ آنحضرت صلعم نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے ایک اونٹ ایک اوقیہ چاندی قیمت دیکر خریدا اور پھر اونٹ اور قیمت حضرت جابر کو بخش دی (مترجم بخاری۔ کتاب البیوع پ ۸ ص ۲۹)

۱۱۔ حضرت ابو قتادہ حارث بن ربعی نے کہا ہم جس سال حنین کی لڑائی ہوئی آنحضرت صلعم کے ساتھ نکلے۔ آپ نے مجھ کو ایک زرہ عنایت فرمائی۔ میں نے اس کو بیچکر بنی سلمہ کے محلہ میں ایک باغ خریدا یہ پہلی جائداد ہے جو اسلام کے زمانہ میں میں نے حاصل کی (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب البیوع پ ۸ ص ۵۰)

۱۲۔ آنحضرت صلعم نے حضرت عمر کو ایک ریشمی جوڑا یا زرد دھاریدار ریشمی جوڑا بھیجا۔ پھر دیکھا تو حضرت عمر اس کو پہنے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے اس لئے نہیں بھیجا تھا۔ کہ تم اس کو پہنو۔ اس کو تو وہ پہنتا ہے جس کا آخرۃ میں کوئی حصہ نہیں۔ میں نے اس لئے بھیجا تھا۔ کہ بیچکر اپنے کام میں لاؤ (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب البیوع پ ۸ ص ۵۱)

۱۳۔ حضرت انس نے کہا جب آنحضرت صلعم مدینہ میں تشریف لائے۔ تو آپ نے فرمایا۔ بنی النجار کے لوگو تم مجھ سے اپنے باغ کا مول کر لو۔ اس میں کھنڈر تھے اور کھجور کے درخت (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب البیوع پ ۸ ص ۵۴ مطبع احمدی لاہور)

۱۴۔ آنحضرت صلعم نے حضرت ابو بکر سے ایک اونٹنی قیمتاً وقت ہجرت خرید کی تھی۔ اور بقول شیخ عبدالحق دہلوی صاحب مدارج النبوۃ ص ۸۱ نوسو درہم دیئے۔ (بخاری پ ۱۶ ص ۳)

۱۵۔ حضرت عمر نے کہا۔ بنی نضیر کے مال باغات وغیرہ ان مالوں میں سے تھے۔ جو اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر کو بن لڑے دلا دئے۔ مسلمانوں نے انکے حاصل کرنے کو گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے۔ تو ایسے مال بموجب حکم شرع خاص آنحضرت صلعم کے تھے مسلمانوں کا اس میں حصہ نہ تھا آپ اس میں سے اپنی بیبیوں کا سالانہ خرچ نکال لیتے جو بچتا وہ ہتھیار جانور لڑائی کے سامان میں خرچ کرتے (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر پ ۱۱ ص ۶)

۱۶۔ حضرت جابر بن عبداللہ نے کہا۔ آنحضرت صلعم نے مجھ سے فرمایا۔ کہ اگر بحرین کا روپیہ ہمارے پاس آئے۔ تو میں تجھ کو اتنا اتنا دوں گا تین لپ۔ جب آپ کی وفات ہوگئی اور بحرین کا روپیہ آیا تو حضرت ابو بکر نے مجھ کو پانسو روپے دیئے۔ حضرت ابو بکر نے مجھ کو ایک ہزار پانسو روپے جملہ دیئے تین لپ (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر پ ۱۲ ص ۱۰۰ مطبع احمدی لاہور)

۱۷۔ حضرت انس سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے پاس بحرین سے خراج کا روپیہ آیا

آپ نے فرمایا مسجد میں ڈال دو۔ یہ ان سب روپیہ میں سے زیادہ تھا۔ جو آنحضرت صلعم کے پاس آ چکے تھے۔ اتنے میں حضرت عباس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مجھ کو دلوایئے۔ میں زیر بار ہوں میں نے جنگ بدر میں اپنا فدیہ دیا۔ عقیل کا فدیہ دیا۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا لو۔ انہوں نے اپنے کپڑے میں لپ بھر بھر کر ڈال لئے۔ پھر اس کو اٹھانے لگے تو اٹھ نہ سکا۔ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ کسی کو حکم دیجئے۔ وہ یہ روپیہ میرا اٹھا دے۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ انہوں نے کہا۔ تو ذرا آپ خود ہی اٹھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ آخر انہوں نے اس میں کچھ نکال ڈالا۔ پھر اٹھانے لگے تو بھی نہ اٹھا۔ کہنے لگے۔ یا رسول اللہ کسی سے کہئے۔ ذرا یہ اٹھا دے۔ آپ نے فرمایا نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ کہنے لگے۔ تو آپ خود ہی اٹھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ آخر انہوں نے تھوڑے روپیہ اور نکال ڈالے۔ پھر باقی روپیہ اٹھا کر اپنے کندھے پر لاد لئے۔ اور چلتے ہوئے آنحضرت صلعم برابر ان کو دیکھتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ نظر سے غائب ہو گئے۔ آپ نے ان کی حرص پر تعجب فرمایا۔ پھر آپ اس جگہ سے تب تک نہ اٹھے۔ جب تک ایک روپیہ بھی باقی رہا۔ سب بانٹ کر اٹھے (تیسیر الباری ترجمہ بخاری کتاب الجہاد والسیر پ ۱۲ ص ۱۰۱)

۱۸۔ جب اللہ تعالےٰ نے ہوازن کے مال اپنے پیغمبر کو جنگ حنین میں عطا فرمائے۔ تو آپ نے قریش کے بعضے لوگوں کو سو سو اونٹ دینا شروع کئے (تیسیر الباری ترجمہ بخاری کتاب المغازی پ ۱۷ ص ۶۷ مطبع احمدی)

۱۹۔ آنحضرت صلعم نے عصر کی نماز پڑھائی پھر جلدی سے گھر میں تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر میں باہر نکلے۔ کسی نے سبب پوچھا۔ فرمایا خیرات کے مال میں سے میں ایک سونے کا ٹکڑا گھر میں چھوڑ آیا تھا۔ مجھے برا معلوم ہوا کہ وہ رات کو میرے پاس رہے۔ میں نے اس کو بانٹ دیا (تیسیر الباری کتاب الزکوٰۃ پ ۶ ص ۲۲)

۲۰۔ حضرت عبداللہ ابن عباس نے کہا۔ آنحضرت صلعم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ اور رمضان میں تو بہت ہی سخی رہتے۔ جب جبرائیل آپ سے ملا کرتے۔ لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے (بخاری پ ۱ ص ۳۲)

۲۱۔ جب اللہ تعالےٰ نے آپ کو دولت دینی شروع کی تو فرمایا۔ میں مسلمانوں کا خود اُن سے زیادہ خیر خواہ ہوں۔ جو کوئی مسلمان مر جائے اور قرضدار مرے تو اس کا قرض مجھ پر ہے۔ اور اگر مال چھوڑ جائے۔ تو اس کے وارثوں کا ہے (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب الکفالۃ۔ باب الدین

پ۹ صنہ۲۰)

۲۲-عبداللہ بن عمر نے بیان کیا۔ کہ آنحضرت صلعم نے خیبر کے یہودیوں سے آدھوں آدھ پیداوار پر بٹائی کر لی جو پیدا ہو اناج یا میوہ آپ اس میں سے اپنی بیبیوں کو سال میں سو وسق دیا کرتے۔ اسی وسق کھجور کے اور بیس وسق جَو کے پھر حضرت عمر نے اپنی خلافت یہودیوں کو نکال کر خیبر کی زمین تقسیم کر دی۔ اور آپ کی بیبیوں سے کہا پانی اور زمین لو یا جو آنحضرت صلعم کے زمانہ میں ملا کرتا تھا۔ وہ تو کسی نے زمین لینا پسند کیا۔ کسی نے کہا۔ ہم کو وسق دیا کرو۔ حضرت عائشہ نے زمین لی تھی (بخاری کتاب الوکالت پ۹ صنہ۳۲)

۲۳-بی بی عائشہ کی جائداد

بی بی اسماء بنت ابی بکر نے قاسم بن محمد اور عبداللہ بن ابی عتیق سے کہا۔ مجھے اپنی بہن عائشہ کے ترکہ میں سے غابہ میں کچھ جائداد ہاتھ آئی۔ مجھے معاویہ اس کے بدل ایک لاکھ روپیہ دیتے تھے۔ میں نے نہیں بیچی یہ جائداد تم دونوں لے لو (مترجم بخاری پ۱۰ صنہ۴۳ الہبہ)

۲۴-بی بی عائشہ کا وظیفہ

حضرت عمر ابن الخطاب نے اپنی خلافت میں ہر ایک کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ جناب پیغمبر صلعم کی بیبیوں کا دو ہزار درہم اور بی بی عائشہ کے واسطے بارہ ہزار درہم مقرر کیا۔ اور کہا۔ کہ وہ محبوبۂ رسول صلعم ہے (روضۃ الاحباب جلد اول صنہ۱۱۶ سطر۱۷ انوار محمدی۔ لکھنؤ)

۲۵-جناب رسول اللہ صلعم نے حضرت زبیر داماد حضرت ابوبکر اور بی بی اسماء بنت ابوبکر زوجہ حضرت زبیر بن العوام کو ایک زمین دی تھی۔ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے۔ زبیر بن العوام نے مجھ سے نکاح کیا۔ جو رسول اللہ صلعم کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ اور اُن کے پاس کچھ مال نہ تھا نہ کوئی غلام نہ اور کچھ صرف ایک گھوڑا تھا۔ میں ہی ان کے گھوڑے کو چراتی اور سارا کام گھوڑے کا اور سائیسی بھی کرتی اور گٹھلیاں بھی کوٹتی ان کے اونٹ کے لئے اور چراتی بھی اس کو اور پانی بھی پلاتی اور ڈول بھی سی دیتی اور آٹا بھی گوندھتی۔ لیکن روٹی میں اچھی طرح نہ پکا سکتی تھی۔ تو ہمسایہ کی انصاری عورتیں میری روٹیاں پکا دیتیں اور وہ بڑی محبت کی عورتیں تھیں۔ اسماء نے کہا میں زبیر کی اس زمین سے جو رسول اللہ صلعم نے ان کو مقطعہ (ملک و منفعت کے طور) دی تھی گٹھلیاں لایا کرتی تھی اپنے سر پر۔ اور وہ مقطعہ مدینہ سے دو میل دور تھا (المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور صنہ ۲۲۳۷/۲۲۳۸)

ب۔ دوسری حدیث میں ہے۔ پھر مجھ کو ایک لونڈی ملی رسول اللہ صلعم۔ کے پاس قیدی آئے۔ آپ نے مجھ کو بھی ایک لونڈی دی۔ وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگے۔ اور یہ محنت میرے اوپر سے اس نے اٹھالی (ایضاً صہ ۲۲۳)

۲۶۔ مقداد بن الاسودؓ سے روایت ہے۔ کہ میں اور میرے دونوں ساتھی آئے اور فاقہ کی تکلیف سے ہمارے کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی۔ ہم اپنے تئیں حضرت کے صحابہ پر پیش کرتے تھے کوئی قبول نہیں کرتا تھا۔ آخر ہم رسول اللہ صلعم کے پاس آئے۔ آپ ہم کو اپنے گھر لے گئے۔ وہاں تین بکریاں تھیں۔ آپ نے فرمایا۔ ان کا دودھ دوہو ہم تم سب پئیں گے۔ پھر ہم ان کا دودھ دوہا کرتے۔ اور ہر ایک میں سے اپنا حصہ پی لیتا (المعلم ترجمہ مسلم صہ ۲۱۴۹ مطبع صدیقی)

۲۷۔ حضرت جابر سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلعم سے جب کسی نے سوال کیا۔ آپ نے لفظ لا نہیں کبھی نہ فرمایا (متفق علیہ (مشکوٰۃ باب فی اخلاقہ وشمائلہ الربع الرابع صہ ۲۴۹)

۲۸۔ حضرت انس سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص نے آپ سے سوال کیا۔ آنحضرت صلعم نے اس کو اپنے دو پہاڑوں کے درمیان جو بکریاں چرتی پھرتی تھیں۔ سب کی سب دیدیں۔ پس وہ شخص اپنی قوم کے پاس آیا۔ اور کہا۔ اے میری قوم مسلمان ہو جاؤ۔ قسم خدا کی بلاشبہ جناب محمد صلعم اتنی سخاوت کرتے ہیں۔ کہ وہ فقر سے نہیں ڈرتے (رواہ مسلم مشکوٰۃ باب فی اخلاقہ وشمائلہ۔ الربع الرابع صہ ۲۴۹ امرتسری)

بہتان اقدام زناء بہ جونیہ

محمد بن اسمٰعیل بخاری جناب رسول اللہ صلعم پر زناء کی اس طرح تہمت لگاتا ہے۔ اور اپنا حسن عقیدت و ایمان کا اظہار کرتا ہے۔ عن ابی اسید قال خرجنا مع النبی صلی اللہ والہ وسلم حتی انطلقنا الی حائط یقال لھا شوط حتی انتہینا الی حائطین فجلسنا بینہما فقال النبی صلعم اجلسوا ھھنا ودخل وقد اوتی بالجونیۃ فانزلت فی بیت فی نخل فی بیت امیمہ بنت النعمان بن شرحبیل ومعہا دایتہا حاضنۃ لھا فلما دخل علیہا النبی صلعم قال ھبی نفسک لی قالت وھل تھب الملکۃ نفسھا للسوقۃ قال فاھوی بیدہ یضع یدہ علیہا لتسکن فقالت اعوذ باللہ منک فقال قد عذت بمعاذ ثم خرج علینا فقال یا ابا اسید اکسھا رازقیین والحقھا باھلھا (بخاری کتاب الطلاق باب من طلق وھل یوجہ الرجل امراتہ بالطلاق) (پ ۲۱) ترجمہ ابو اسید صحابی سے روایت ہے۔ کہ ہم آنحضرت صلعم کے ساتھ مدینہ منورہ سے نکلے۔ اور ایک احاطہ والے باغ کے پاس پہنچے جس کا نام شواط تھا۔ وہاں جاکر اور دو باغوں کے بیچ میں پہنچے۔ آنحضرت صلعم نے

فرمایا۔ تم یہیں بیٹھو۔ اور آپ خود باغ میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں جونیہ عورت بلائی گئی تھی جس کے ساتھ اس کی نگہبان دایہ بھی تھی۔ اس کو ایک کھجور کے ایک گھر میں اتارا گیا۔ جو امیمہ بنت النعمان شراحیل کے باغ میں ایک گھر تھا۔ جب آنحضرت صلعم اس کے پاس تشریف لے گئے۔ تو اس سے فرمایا۔ کہ تو اپنا نفس مجھے بخش دے (بغیر مہر و گواہ میرے قبضہ میں آجا) جونیہ نے کہا۔ کہ کیا شاہزادیاں اپنا نفس بازاریوں کو بھی ہبہ کیا کرتی ہیں (جونیہ کے اس انکار پر) آنحضرت صلعم نے اس کی طرف بغرض تسلی و تشفی ہاتھ بڑھا کر اس پر رکھا۔ جونیہ نے کہا۔ کہ خدا کی دہائی ہے۔ میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ تو نے اس سے پناہ مانگی۔ کہ جس سے مانگی جاتی ہے۔ پھر آنحضرت صلعم وہاں سے نکل کر ہمارے پاس آئے۔ اور فرمایا۔ اے اُسید۔ جونیہ کو کپڑے دے کر اُس کے گھر والوں میں پہنچا دو۔ انتہی محصلاً

نوٹ:۔ بخاری صاحب نے ایک جھوٹا قصہ یہودیوں یا عیسائیوں سے سنکر کتاب میں لکھ دیا۔ اور ذیل کے بہتان لگائے۔ اوّل آنحضرت صلعم نے ایک اجنبی عورت کو تخلیہ میں بلایا۔ دوم ابو اُسید صحابی دلال بنا۔ سوم اجنبی عورت سے عشق و تعشق و دست درازی کی۔ چہارم تن بخشی کے واسطے اس عورت کو کہا۔ مگر جونیہ نے گستاخی و فخر سے جواب دیا۔ اور معاذ اللہ جناب رسول اللہ صلعم کو بازاری تماشبین کا خطاب کیا۔ پنجم جناب رسول اللہ صلعم کے ہاتھ لگانے سے جو شرعاً منع تھا۔ دوہائی مچانے لگی اور معاذ اللہ آپ کو سخت ہتک آمیز کلمہ کہا۔ اُعوذ باللہ منک۔ ششم یہ عورت شادی شدہ نہ تھی ورنہ آنحضرت صلعم اس کو تن بخشی کے واسطے نہ فرماتے۔ ہفتم۔ جناب سرور عالم صلعم نے اس عورت کو کپڑے دلائے۔ تاکہ وہ عورت راز کو افشا نہ کرے۔ مسلمانو! انصاف کرو۔ کیا نبی آخر الزمان سردار دو جہاں صلعم کی عصمت۔ طہارت۔ پاکیزگی۔ اعلیٰ چال چلن اور اسوۂ حسنہ پر ایک بدنما داغ و دھبہ ہے یا نہیں اور بخاری صاحب نے مدعی اسلام ہو کر جناب سرور عالم صلعم پر اقدام زنا کی تہمت لگائی ہے یا نہیں بتلایئے۔ اس حدیث سے کونسے فقرہ جملہ یا لفظ سے نکاح ثابت ہوتا ہے۔ آیا یہ درخواست نکاح تھی یا متعہ کیا کوئی منکوحہ عورت کو بھی تن بخشی کے واسطے کہہ سکتا ہے مسلمانو! تم بخاری کے الزامات اور موضوعات کو چھوڑ دو اور اصلی مذہب امامیہ کی طرف منہ موڑ دو جو پاک مذہب ہے۔

بہتان عربی عورت کی دوہائی

عن سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امراۃ من العرب فامر ابا اسید ان یرسل الیھا فارسل الیھا فقدمت فنزلت فی اُجُم بنی ساعدۃ فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی جاءھا فدخل علیھا فاذا امراۃ منکسۃ راسھا فلما کلمھا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقالت اعوذ باللہ منک قال قد اعذتک منی فقالوا لہا اتدرین من ھذا فقالت لا فقالوا ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جاءک لیخطبک فقالت انا کنت اشقی من ذالک (بخاری کتاب الاشربہ باب الشرب من قدح النبی صلعم)

(ب) المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور جلد خامس ص ۲۱۱۲ باب اباحۃ النبیذ

ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر ہوا۔ آپ نے ابو اسید کو حکم کیا پیام دینے کا انہوں نے پیام دیا وہ آئی اور بنی ساعدہ کے قلعوں میں اتری۔ رسول اللہ صلعم نکلے اور اس کے پاس تشریف لے گئے۔ جب وہاں پہنچے دیکھا تو ایک عورت ہے سر جھکائے آپ نے اس سے بات کی۔ وہ بولی میں تم سے اللہ تعالے کی پناہ مانگتی۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تو نے اپنے تئیں بچا لیا مجھ سے (یعنی اب میں تجھ سے کچھ نہیں کرنے کا) لوگوں نے اس سے کہا تو جانتی ہے۔ یہ کون شخص ہے وہ بولی نہیں میں نہیں جانتی۔ لوگوں نے کہا اللہ تعالے کے رسول ہیں۔ وہ تجھ سے نسبت کرنے کو تشریف لائے تھے۔ وہ بولی میں بد قسمت تھی۔

ف۔ کیوں مسلمانو۔ بخاری اور مسلم کے طوفان و بہتان کو پڑھ لیا۔ کیا جناب رسول اللہ صلعم کی یہی شان ہے۔ کہ باوجود گھر میں ۹ نو ازواج ہونے کی۔ لوگوں کی لڑکیوں کے حسن و جمال کو سنکر اپنے پسند کے واسطے بلائیں۔ اور شہر سے دور تخلیہ میں عشق و تعشق کریں۔ اور ابو اسید اصحابی کی ڈیوٹی لگائیں۔ کہ وہ عورتوں کو لایا کرے۔ اور عورتیں خدا کے رسول صلعم کی بات چیت سنکر دُہائی مچائیں یہ تمام احادیث جھوٹی قابل اخراج ہیں۔ ان واہیات روایات کو بخاری اور مسلم سے نکال ڈالیں۔ تاکہ مسلمان شرمندہ نہ ہوا کریں۔

اسلامی دنیا میں کوئی سُنی عالم و مجتہد ہے جو ایسی خرافات۔ ہتک آمیز روایات شان نبوت میں ہفوات کتب احادیث مذہب امامیہ میں نکال کر دکھلائے۔ نہیں نہیں۔ مذہب شیعہ پاک مذہب ہے اس کی تمام کتابیں پاک و مقدس ہیں۔ وہ بزرگان دین پر بہتان و افترا نہیں لگاتا۔

بہتان حضرت کی بُت پرستی

یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاھجر وھی الاوثان ترجمہ اے کپڑا اوڑھنے والے اٹھ اور لوگوں کو ڈرا اور اپنے مالک کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک کر اور پلیدی کو چھوڑ دے۔ پلیدی سے مراد بُت ہیں (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول ص ۲۹۵)۔

ب۔ آنحضرت صلعم (معاذ اللہ) قبل بعثت کافر تھے۔ پھر اللہ نے ہدایت کی اور نبی بنایا۔ کلبی نے کہا وَجَدَكَ ضَالًّا سے مراد یہ کہ گمراہ قوم میں آنحضرت کافر تھے۔ اللہ تعالٰے نے توحید کی ہدایت کی اور سدی نے کہا۔ کہ آنحضرت چالیس سال اپنی قوم قریش کے دین پر رہے یعنی مشرک و بت پرست رہے (دیکھو تفسیر کبیر جلد ہشتم مطبوعہ مصر سورہ والضحٰے صفحہ ۴۳۴ و ہفوات المسلمین صفحہ ۶۲)

ج۔ وجدك ضالًّا ولا شك ان اتصال عاص الجواب انه قبل النبوة (شرح مواقف نول کشور صفحہ ۶۹۶ بحوالہ ہفوات المسلمین صفحہ ۶۳)

د۔ اس پر اجماع ہے امت کا کہ آپ صلعم نبوت کے بعد گناہوں سے معصوم تھے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۲۷۰۶ تفسیر عبداللہ ابن عباس صفحہ ۶۸۱ گمراہ قوم میں گمراہ تھا۔

بہتان عجیب مشورہ

ایک شخص رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور کہا۔ کہ میری ایک عورت ہے اور وہ مجھ کو سب لوگوں سے زیادہ پیاری ہے۔ اور اس میں یہ عیب ہے۔ کہ اگر کوئی اس کو ہاتھ لگاتا ہے تو منع نہیں کرتی۔ یعنی زناء پر راضی ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تو اس کو طلاق دیدے۔ کہنے لگا۔ میں اس کے بغیر صبر نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا۔ اپنا اس سے کام نکال (ترجمہ سنن نسائی مطبع صدیقی لاہور جلد دوم صفحہ ۵۱)

بہتان آپ صلعم قطعی بہشتی نہیں

رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کوئی تم میں سے نجات نہ پاویگا اپنے عمل کیوجہ سے ایک شخص بولا۔ یا رسول اللہ اور آپ؟ آپ نے فرمایا میں بھی نہیں مگر جس صورت کہ اللہ تعالٰے مجھ کو ڈھانپ لیوے اپنی رحمت سے۔ لیکن تم لوگ میانہ روی کرو۔ (المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۲۷۰۶ - صفحہ ۲۷۰۸)

ب۔ حضرت جابر سے روایت ہے۔ میں نے جناب رسول اللہ صلعم سے سُنا۔ آپ فرماتے تھے تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جاوے گا نہ انگارے سے بچاوے گا۔ یہاں تک کہ مجھ کو بھی مگر اللہ کی رحمت جنت میں لے جاوے یا جہنم سے بچاوے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم صفحہ ۲۷۰۹ باب لمن یدخل الجنة احد بعمله بل برحمة الله تعالٰے

بہتان آنحضرت صلعم کا شراب پینا

جذب القلوب الی دیار المحبوب شیخ عبدالحق صاحب دہلوی کے صفحہ ۱۲۵ مطبوعہ نول کشور پر ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے شراب فضیخ پی۔ اس واسطے اس جگہ کا نام مسجد فضیخ پڑ گیا۔

ف اور فضیخ عرب کا خالص شراب تھا۔ فضیخ وہ شراب ہے جو گدر کھجور سے بنتا ہے۔ اسے توڑ کر

پانی ڈال دیتے ہیں۔ اور رہنے دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ جھاگ مارے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم صہ ۲۰۹۳)
سراسر بہتان وافترا ہے۔

ب۔ انس بن مالک سے روایت ہے۔ میں اپنے قبیلہ کے چچا ؤں کو کھڑا ہوا۔ فضیح پلا رہا تھا۔ اور میں عمر میں سب سے چھوٹا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا۔ شراب حرام ہوگیا۔ انہوں نے کہا اے انس شراب کو بہا دے۔ انس نے بہا دیا (المعلم ترجمہ صحیح مسلم صہ ۲۰۹۴)

ج۔ انس بن مالک سے روایت ہے۔ میں ابو عبیدہ اور ابو طلحہ اور ابی بن کعب کو فضیح کا شراب پلا رہا تھا۔ اور کھجور کا اتنے میں آنے والا آیا اور کہنے لگا شراب حرام ہوگیا۔ ابو طلحہ نے کہا۔ اے انس اٹھ اور یہ گھڑا پھوڑ ڈال۔ میں نے پتھر کا ہاون اٹھایا اور اس کے نیچے سے مارا وہ ٹوٹ گیا۔ (المعلم ترجمہ صحیح مسلم صہ ۲۰۹۵ کتاب الاشربہ) پس مذہب سنی میں جناب رسول اللہ صلعم نے بھی شراب فضیح پی ہے۔ معاذ اللہ سراسر بہتان ہے۔

بہتان آنحضرت صلعم کا حیا و شرم

آنحضرت صلعم اپنے گھر میں رانیں یا پنڈلیاں کھولے ہوئے لیٹے تھے۔ کہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر آئے مگر پرواہ نہ کی۔ مگر حضرت عثمان کے آنے سے کپڑے درست کئے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم صہ ۲۳۹۲ باب فضائل عثمان)

اب حضرت عائشہ اور حضرت عثمان سے روایت ہے۔ کہ حضرت ابوبکر نے رسول اللہ صلعم سے اجازت مانگی۔ اور آپ اپنے بچھونے پر حضرت عائشہ کی چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے حضرت ابوبکر کو اجازت دی۔ اسی سال میں وہ اپنا کام پورا کر کے چلے گئے۔ پھر حضرت عمر آئے۔ انہوں نے اجازت مانگی۔ آپ نے اجازت دی۔ اسی حال میں وہ بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر چلے گئے۔ عثمان نے کہا۔ پھر میں نے اجازت مانگی۔ تو آپ بیٹھ گئے اور عائشہ سے فرمایا اپنے کپڑے اچھی طرح پہن لے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم صہ ۲۳۹۳ باب فضائل عثمان بن عفان۔

مذہب سنی نے حضرت عثمان کی فضیلت بیان کرنے کے واسطے جناب رسالتمآب صلعم کی حیا و شرم کو اڑا دیا۔ کہ اپنے سسر حضرت ابوبکر کے روبرو اس کی صاحبزادی بی بی عائشہ سے ایک ہی چادر میں رہے اور انکا کچھ لحاظ نہ کیا۔

ج۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم کی بیبیوں نے جناب فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا آپ کی صاحبزادی کو آپ کے پاس بھیجا۔ انہوں نے اجازت مانگی۔ آپ لیٹے ہوئے تھے

میرے ساتھ میری چادر میں۔ آپ نے اجازت دی آلاخرہ (المعلم ترجمہ صحیح مسلم صہ ۲۴۲ ترجمہ سنن نسائی جلد ۲ کتاب عشرۃ النساء صہ ۹۹)

د۔ جس سال مکہ فتح ہؤا۔ تو امہانی بنتِ ابوطالب رسول اللہ صلعم کے پاس آئیں۔ آپ مکے کی بلند جانب میں تھے غسل کرنے کو اٹھے۔ تو حضرت فاطمہؓ نے ایک کپڑے کی آڑ کی آپ پر جب آپ غسل کر چکے۔ تو اسی کپڑا کو لے کر لپیٹا پھر کھڑے ہوئے اور آٹھ رکعتیں چاشت کی پڑھیں۔ (المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی جلد اول صہ ۵۰۲ باب تستر المغتسل ثبوت ونحوہ)

ہ۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا۔ جب کعبہ بنایا گیا یعنی قریش نے اس کی مرمت کی تو آنحضرت صلعم اور آپ کے چچا حضرت عباس دونوں پتھر ڈھو رہے تھے۔ عباس نے کہا۔ میرے بھتیجے تم ایسا کرو اپنا تہ بند الٹ کر اپنی گردن پر ڈال لو تو پتھر کی تکلیف تم کو نہ پہنچے گی۔ آنحضرت صلعم نے ایسا ہی کیا۔ اسیوقت بیہوش ہو کر زمین پر گرے اور آنکھیں آسمان کو لگ گئیں۔ ہوش آیا تو اپنے چچا سے فرمانے لگے۔ میرا تہ بند دے دو۔ انہوں نے آپ کا تہ بند خوب مضبوط باندھ دیا (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب المناقب۔ باب بنیان الکعبہ۔ پ ۱۵ صہ ۲۳)

دوم۔ یہی حدیث دیکھو المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور صہ ۵۰۵)

بہتان حالت جنب میں نماز

ابوہریرہ نے کہا۔ نماز کی تکبیر ہوئی۔ لوگوں نے صفیں برابر کرلیں۔ آنحضرت صلعم حجرہ شریف سے باہر نکلے۔ امامت کے لئے آگے بڑھ گئے۔ اور آپ جنبی تھے۔ لیکن خیال نہ رہا پھر یاد آیا تو فرمایا یہیں ٹھہرے رہو۔ اور لوٹ گئے غسل کیا۔ پھر باہر نکلے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ لوگوں کو نماز پڑھائی (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب الاذان پ ۳ صہ ۴۲)

ب۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول مطبع صدیقی لاہور صہ ۶۸۱

ج۔ ترجمہ ابوداؤد مطبع صدیقی لاہور صہ ۶۳

د۔ ابوہریرہ نے کہا۔ آنحضرت صلعم حجرہ سے باہر برآمد ہوئے نماز پڑھانے کو اور نماز کی تکبیر ہوگئی تھی۔ صفیں برابر ہو چکی تھیں۔ جب آپ اپنی نماز کی جگہ پر کھڑے ہوئے۔ ہم انتظار کر رہے تھے کہ اب تکبیر کہتے ہیں۔ تو آپ لوٹے اور فرمایا۔ تم اس جگہ ٹھہرے رہو۔ ہم اسی حال میں ٹھہرے رہے۔ یہاں تک کہ آپ نکلے آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ نے غسل کیا تھا (بخاری کتاب الاذان پ ۳ صہ ۴۲)

بہتان شق الصدر

سُنّی عالم کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم کا دو دفعہ سینہ چیرا گیا۔ اور دھو کر نور بھر دیا گیا۔ گویا پیدائشی نور نہ تھے اور نہ اللہ پاک بغیر سینہ چیرنے کے آپ کو معرفت و نورانیت و حقانیت نہیں بخش سکتا تھا۔ جبرئیلؑ نے جہاں سے چیرا دیا۔ وہ دل کی جگہ نہیں تھی۔ حضرت جبرئیلؑ تشریح انسان سے واقف نہ تھے۔ سراسر بہتان ہے۔

۱۔ عن مالک بن صعصعہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثہم عن لیلۃ اسری بہ بینما انا فی الحطیم و ربما قال فی الحجر مضطجعا اذ اتانی ات فشق ما بین ھذہ الی ھذہ یعنی من ثغرۃ نحرہ الی شعرتہ فاستخرج قلبی ثم اوتیت بطشت من ذھب مملوء ایمانا و غسل قلبی ثم حشی ثم اعید و فی روایۃ ثم غسل البطن بماء زمزم ثم ملئی ایمانا و حکمۃ الاخرۃ (مشکوٰۃ باب فی المعراج فصل اول ص ۲۷۵ الربع الرابع امرتسری) ترجمہ مالک بن صعصعہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اس رات کے واسطے کہ آنحضرت صلعم معراج کے تشریف لے گئے ہیں حطیم اور بعض وقت فرمایا حجر میں تھا۔ کہ اس حال میں کہ بیٹھا ہوا تھا پس ناگاہ میرے پاس آنے والا آیا۔ اُس نے چیرا۔ حلقوم سے بالوں تک۔ پس میرا دل نکالا۔ میرے پاس ایک طشت سونے کا ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا۔ میرا دل دھویا گیا۔ پھر بھرا گیا۔ اور پھر دل میرا پھیرا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ پھر میرا پیٹ زمزم کے پانی سے دھویا گیا۔ پھر ایمان اور حکمت سے بھرا گیا (دیکھو المعلم ترجمہ مسلم ص ۳۰۸ ص ۳۱۴ ص ۳۱۶ ترمذی ص ۴۶۹ تفسیر حسینی۔

نوٹ۔ معاذ اللہ اس سے پیشتر نبی مکرم میں ایمان و حکمت نہ تھی۔ کیا ایمان مجسم چیز تھی۔

۱۔ بہتان آنحضرت کو نسیان

عن عائشہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یقرء فی المسجد فقال رحم اللہ لقد اذکرنی کذا و کذا ایاتہ من سورۃ کذا (بخاری باب نسیان القرآن پ ۲۱) ترجمہ۔ عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں پڑھتے سنا پس کہا۔ کہ خدا اس پر رحم کرے مجھ کو یہ آیتیں اس سورہ سے یاد دلائیں (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد دوم ص ۱۸)

۲۔ عن عائشۃ قالت سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یقرء فی سورۃ باللیل فقال یرحم اللہ لقد اذکرنی کذا و کذا ایۃ کنت انسیتہا من سورۃ کذا (بخاری باب نسیان القرآن) ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک سورت پڑھتے سنا۔ رات کو پس فرمایا۔ کہ خدا اس پر رحم کرے۔ مجھ کو فلاں فلاں آیتیں یاد دلائیں۔ جن کو میں فلاں

سورت سے بھول گیا تھا۔

نوٹ:۔ بخاری صاحب ممکن ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کو اور سورتیں بھی بھول گئی ہوں۔ آپ نے ایک اولوالعزم پاک و مقدس ناطق بالحق نبی آخرالزمان پر نسیان کی تہمت لگائی۔ اللہ تعالےٰ آپ سے سمجھے۔ آپ نے یہ نہ سمجھا۔ کہ مخالفین مذہب اسلام نے جو اس زمانہ میں زیادہ تر یہودی اور مشرکین تھے۔ بہت سی باتیں سچ اور جھوٹ آنحضرت کی نسبت مشہور کی تھیں۔ وہ عرب میں پھیل گئی تھیں۔ رفتہ رفتہ بطور روایت کے بیان ہونے لگیں۔ اور لوگوں نے غلطی سے انکو حدیثوں میں شمار کیا۔ آج اس زمانہ میں آریہ اور عیسائی انہی سنی مذہب کی احادیث پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور تردید مذہب اسلام میں کئی کتابیں شائع کی ہیں کیا کوئی سنی عالم بتلا سکتا ہے۔ کہ ایسے اعتراضات مذہب شیعہ پر بھی کبھی کسی نے کئے ہیں۔ اور کیا مذہب شیعہ کی کتابوں میں ایسے موضوعات اور ہفوات ہیں۔ جن سے اسلام و بانی اسلام پر دھبہ پڑے نہیں وہ تو پاک اور مقدس اماموں کی پاک کلام ہے۔ اسلام کو پاکیزہ و منزہ ثابت کرتی ہیں۔ اے اللہ کے پیارے نبی صلعم آپ کی شان ان سنیوں کے بہتانات سے صاف و پاک اور منزہ ہے۔ آپ کا شان قرآن عظیم الشان ہے۔ جو ہمیشہ قیامت تک ہر ایک سے مقابلہ کرتا رہے گا۔ آپ کا قدر اہلسنت نے نہ سمجھا۔ آپ ہر عیب سے پاک ہیں۔

مسلمانو! تم ایک جمعیتہ العلماء ہند کی کمیٹی مقرر کرو۔ اور ان اسلامی کتب احادیث و تواریخ کی اصلاح کرو شرمناک مسائل نکال ڈالو۔ تب جا کر مسلمانوں کا بول بالا ہوگا۔ ورنہ یہ کتابیں جب تک چھپتی رہیں گی۔ مسلمانوں کو شرمسار کرتی رہیں گی۔ یہ میری نیک نیتی کا مشورہ ہے۔ قبول کرو۔

بہتان آنحضرت صلعم پر عتاب الٰہی

اول اسیران بدر کا معاملہ۔ جب قیدی گرفتار ہو کر آئے تو رسول اللہ صلعم نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر سے کہا۔ ان قیدیوں کے باب میں تمہاری کیا رائے ہے حضرت ابوبکر نے کہا۔ اے نبی اللہ کے یہ ہماری برادری کے لوگ ہیں اور کنبے والے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ آپ انسے کچھ مال لے کر چھوڑ دیجئے جس سے مسلمانوں کو طاقت ہو کافروں سے مقابلہ کرنے کی اور شاید ان لوگوں کو اللہ تعالےٰ ہدایت کرے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اے خطاب کے بیٹے! تمہاری کیا رائے ہے۔ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ نہیں قسم اللہ تعالےٰ کی میری وہ رائے نہیں جو حضرت ابوبکر صدیق کی رائے ہے میری رائے یہ ہے کہ آپ انکو میرے حوالہ کیجئے۔ ہم انکی گردنیں ماریں۔ تو عقیل کو حضرت علیؑ کے حوالہ کیجئے۔ وہ اُن کی گردن ماریں اور مجھے میرا فلاں عزیز دیجئے۔ میں اس کی گردن ماروں

کیونکہ یہ لوگ کفر کے مہری ہیں۔ مگر رسول اللہ صلعم کو حضرت ابوبکر کی رائے پسند آئی اور میری رائے پسند نہیں آئی۔ جب دوسرا دن ہوا۔ تو میں رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ آپ اور حضرت ابوبکر دونوں بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے کہا۔ یارسول اللہ صلعم آپ اور آپ کے ساتھی کیوں روتے ہیں۔ فرمائیے۔ اگر مجھے بھی رونا آوے گا تو روونگا ورنہ رونے کی صورت بناؤں گا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ میں اس واقعہ سے روتا ہوں جو تمہارے ساتھیوں کو فدیہ لینے سے پیش آیا۔ میرے سامنے اس درخت سے بھی انکا عذاب لایا گیا۔ ایک درخت رسول اللہ صلعم کے پاس تھا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اتاری ما کان لنبی ان یکون لہ اسری الخ (المعلم ترجمہ صحیح مسلم صہ ۱۸۷ باب امداد فی غزوۃ بدر۔ ترجمہ سنن ابوداؤد صہ ۶۵۶

ب۔ ترجمہ ترمذی جلد دوم صہ ۳۶۷ نول کشور تفسیر سورہ انفال

نوٹ۔ اس حدیث سے حضرت عمر کی رائے جناب سیدنا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہتر نکلی۔ اور حضرت عمر کی عقل آپ کی عقل سے زیادہ تھی۔ آنحضرت صلعم تبلیغ میں غلطی کر بیٹھتے تھے۔ اور یہ حضرت عمر کی ہی اعلیٰ درجہ کی شجاعت و بہادری تھی۔ کہ ہر میدان جنگ سے تو بھاگتے رہے کبھی کسی میدان میں فتح نہ پائی۔ مگر جب قیدی سامنے آئے۔ تو ان پر تلوار گھمانے لگے۔ حالانکہ قیدیوں کا قتل کسی مذہب میں جائز نہیں پھر بنی ہاشم پر ہاتھ صاف کرنے لگے۔

دوم۔ رسول اللہ نے جب ان لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹے اور آنکھیں پھوڑ دیں جنہوں نے اونٹ چرائے تھے۔ تو اللہ تعالےٰ نے آپ پر عتاب کیا اور فرمایا انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ ویسعون فی الارض فسادًا ان یقتلوا ویصلبوا الآیہ یعنی ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ اور ان کے رسول سے لڑائی کی۔ زمین میں فساد مچایا۔ یہی سزا کافی تھی قتل یا سولی یا ہاتھ پاؤں کاٹنے کی۔ آنکھیں پھوڑنا اور گرم جلتی ہوئی زمین میں لٹانا اور تڑپا تڑپا کر مارنا کچھ ضرور نہ تھا۔ ترجمہ سنن ابوداؤد صہ ۱۱۰۸

ب۔ صحیح بخاری کتاب الوضو پارہ اول صہ ۹۲ مترجم مطبع احمدی لاہور

سوم۔ لکھا ہے کہ عبداللہ ابن مکتوم حضرت رسول اکرم صلعم کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ اور حضرت رؤسائے قریش کو دعوتِ اسلام کرنے میں مشغول تھے۔ عبداللہ بن ام مکتوم کو اندھے ہونے کے سبب سے یہ حال نہ معلوم ہوا۔ کہ آپ کے پاس کوئی بیٹھا ہے۔ اور آپ اس سے باتوں میں مشغول ہیں آتے ہی بات کاٹ دی۔ حضرت بات کاٹ دینے سے رنجیدہ و چیں بہ جبیں

ہوئے - اور عبد اللہ کی طرف سے منہ پھیر لیا - تو حضرت جبرئیل یہ آیت لائے عَبَسَ وَتَوَلّٰی اَنْ جَاءَہُ الْاَعْمٰی الآخرہ جب حضرت جبرائیل یہ آیتیں پڑھتے تھے - تو آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہوتا تھا جہاں آپ کی نگاہ میں تیرہ و تار ہوگیا - کہ آپ چلتے تھے اور راہ نظر نہ آتی تھی - امام زاہد نے فرمایا ہے کہ حضرت سید عالم صلعم عبد اللہ بن ام مکتومؓ کے پیچھے گئے - اور انہیں پھر کر مسجد میں پھیر لائے - اور اپنی چادر مبارک بچھا دی اور انکا دل خوش کیا - ان کو اپنی چادر پر بٹھایا - اور پھر جب کبھی آپ ان کو دیکھتے بزرگی کرتے اور فرماتے مرحبا بمن عاتبنی فیہ ربی یعنی مرحبا اس شخص کو کہ جس کے سبب میرے رب نے مجھ پر عتاب کیا اور لڑائی پر جاتے وقت دوبار آپ نے مدینہ منورہ میں ان کو اپنا خلیفہ کیا (تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی صہ ۶۱ جلد ۲) تمام روایات شان نبوت کے منافی ہیں - یہ سب موضوع ہیں -

بہتان آنحضرت صلعم کا شک

ابوہریرہ سے روایت ہے - رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہم کو شک کیوں نہ ہو - جب حضرت ابراہیمؑ کو شک ہوئے انہوں نے کہا - اے پروردگار مجھ کو دکھلا دے تو کس طرح جلاویگا مردوں کو الآخرہ المعلم ترجمہ صحیح مسلم باب زیادۃ طمانیۃ القلب صہ ۲۷۶

بہتان آنحضرتؐ کی تعلیم جھوٹ بولنا

رسول اللہ صلعم فرماتے تھے جھوٹا وہ نہیں ہے جو لوگوں میں صلح کرا دے اور بہتر بات کہے یا لگا دے - ابن شہاب نے کہا - میں نے نہیں سنا کسی جھوٹ میں رخصت دی گئی ہو - مگر تین مقاموں میں ایک تو لڑائی میں دوسرے لوگوں میں صلح کرانے کو - تیسرے خاوند کو بی بی سے اور بی بی کو خاوند سے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم باب تحریم الکذب وبیان ما یباح منہ صہ ۲۵۳)

تقیہ رسول مقبول صلعم

تقیہ کرنا کتاب اللہ و سنت و آثار صحابہ وغیرہ سے ثابت ہے - اور وہ عین ایمان ہے - تقیہ نفاق - بزدلی یا جھوٹ کا نام نہیں کذب - نفاق اور تقیہ میں زمین آسمان کا فرق ہے - کاذب اور منافق ملعون ابدی ہوتے ہیں برخلاف تقیہ کرنے والے مومن کہلاتے ہیں - اور ان میں نور ایمان چمکتا ہے - اور راسخ الیقین ہوتے ہیں -

اول - قال اللہ تعالیٰ - لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء من دون المومنین ومن یفعل ذالک فلیس من اللہ فی شیءٍ الا ان تتقوا منھم تقیۃ ویحذرکم اللہ نفسہ والی

اللہ المصیر (پ۳ - ع ۱۱ - آل عمران) ترجمہ مسلمانوں کو چاہئے - کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں - اور جو ایسا کرے گا - تو اس سے اللہ کو کچھ سروکار نہیں - مگر اس تدبیر سے کسی طرح پر انکی شرارت سے بچنا چاہو تو خیر - اور اللہ تم کو اپنے جلال سے ڈراتا ہے - اور آخرکار اللہ کی طرف جانا ہے - تفسیر کشاف - تفسیر کبیر - تفسیر حسینی - تفسیر درمنثور - تفسیر معالم التنزیل و بیضاوی وغیرہ تفاسیر اہل سنت سے ثابت ہے - کہ بوقت ضرورت حفاظت جان و مال کے لئے تقیہ کرنا جائز ہے - ابتدائے اسلام میں امور دین کے استحکام سے قبل تقیہ یعنی کافروں سے ڈرنے اور بچنے کا حکم تھا اب دارالحرب کے سوا اور کسی جگہ اس کی اجازت نہیں (تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی جلد اول صد ۱۰۲)

دوم - من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ و قلبہ مطمئن بالایمان ولکن من شرح بالکفر صدرہ فعلیھم غضب من اللہ ولھم عذاب عظیم (پ۱۴ - ع ۱۳ - سورہ النحل) ترجمہ جو شخص کفر پر مجبور کیا جاوے - مگر اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو - اس سے کچھ مواخذہ نہیں لیکن جو شخص ایمان لانے پیچھے خدا کے ساتھ کفر کرے اور کفر بھی کرے تو جی کھول کر تو ایسے لوگوں پر خدا کا غضب اور انکے لئے بڑا سخت عذاب ہے - تفسیر حسینی - تفسیر کبیر - تفسیر درالمنثور تفسیر بیضاوی - تفسیر معالم التنزیل و دیگر تفاسیر اہلسنت کا اتفاق ہے - کہ یہ آیت حضرت عمار بن یاسرؓ کی شان میں نازل ہوئی - جب حضرت رسول کریم صلعم نے قریش کے الہ باطلہ سے تعرض فرمایا - تو قریش نے ان غریب صحابہ کو ایذا دینا شروع کی جو کوئی حمایت رکھتے تھے جیسے بلال خباب عمار اور انکے باپ یاسرؓ اور انکی ماں سمیہؓ اور کافران غریب صحابہ پر جبر کرتے - کہ تم کفر کی طرف پھر آؤ - صحابہ نے اپنے طریقے پر ثابت قدمی کر کے کافروں کی ایذا رسانی پر صبر کیا - یہاں تک کہ حضرت عمارؓ کے ماں باپ شہید ہو گئے - اور حضرت عمارؓ ضعف جسمانی اور بے طاقتی اور ناتوانی کی وجہ سے کافروں کی ایذا نہ اٹھا سکے - جس بات میں کافروں کی رضامندی تھی وہ کہدے بل امنت بالجبت والطاغوت بلکہ میں ایمان لایا ساتھ سحر اور بتوں کے یہ خبر آنحضرت صلعم کو پہنچی کہ عمار نے طریق کفر اختیار کیا - اور اپنے دین سے بیزار ہو گیا - حضرت صلعم نے فرمایا - کہ ایسا نہیں ہے عمار تو سر سے پاؤں تک ایمان سے بھرا ہوا ہے - اور ایمان اس کے گوشت اور خون میں مل گیا ہے - یعنی اس کے باطن میں ایمان نے ایسی جگہ کر لی ہے - کہ ہر بیہودہ کہنے والے کی گفتگو سے اس میں فرق نہیں پڑ سکتا - عمار بھی روتے ہوئے حضرت رسول کریم صلعم کی جناب میں حاضر ہوئے - آپ اپنے دست مبارک سے انکے آنسو پونچھتے اور فرماتے تھے - کہ تجھے کیا

ہے۔ اگر تیری طرف پھریں اور زبردستی کریں۔ تو تو اسی کلمہ کے ساتھ انکی طرف پھر جا اور یہ آیت اُتری (تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی جلد اول پ۱۴ سورۃ النحل ص۵۰۲) آیت شریف سوم وقال رجل مومن من آل فرعون یکتم ایمانہ (پ۲۴ ع۱۶ سورۃ المومن ص۳۶۳)

یعنی فرعون کے لوگوں میں سے ایک مرد ایماندار تھا۔ اور وہ اپنے ایمان کو چھپائے رکھتا تھا

چھارم۔ اصحاب کہف کے زمانہ میں اس شہر میں ایسے لوگ تھے جو اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے۔ (تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی جلد اول ص۶۲۵ پ۱۵ سورہ الکھف)

پنجم۔ ومن قتل مومنا خطاً فتحریر رقبۃ (پ۵ سورۃ النساء تفسیر قادری جلد اول ص۱۸۵) اس آیت کا نزول عیاش بن ربیعہ کی شان میں ہے۔ کہ ہجرت کے قبل مسلمان ہوا تھا۔ اور اپنے قرابت والوں سے اسلام چھپاتا تھا۔

ششم۔ حضرت ام کلثوم خواہر حضرت موسیٰؑ و مادر حضرت موسیٰؑ نے اپنے رشتہ کا اقرار فرعون کے پاس نہ کیا۔ جب حضرت موسیٰؑ کی والدہ فرعون کے حکم سے دودھ پلانے پر مقرر ہوئیں تو فرعون بولا۔ کہ تو کون ہے کہ اس دودھ پیتے بچے نے تیری طرف رغبت کی۔ حضرت موسیٰؑ کی ماں بولیں کہ میں عورت ہوں بہت پاکیزہ اور مجھ میں خوشبو آتی ہے اور میرا دودھ بہت لطیف اور شیریں ہے۔ جو لڑکا میرے پاس آتا ہے۔ میرا دودھ پی ہی جاتا ہے (تفسیر قادری جلد۲ ص۱۹۱ سورہ قصص)

ھفتم۔ شمعون بادشاہ کے ساتھ بت خانہ میں آئے اور حق تعالےٰ کو سجدہ کیا۔ جب سجدہ کرتے لوگ جانتے کہ وہ بت کو پوجتے ہیں (تفسیر قادری جلد۲ ص۳۰۳ پ۔ سورہ یٰسین)

ھشتم۔ فتح مکہ کے بعد جو مسلمان اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے۔ انہوں نے چھپانا چھوڑ دیا اور کافروں کے ساتھ مجاہدہ کیا (تفسیر قادری جلد۲ ص۴۴۳ سورہ الفتح)

نھم۔ ولولا رجال مومنون ونساء مومنت لم تعلموھم کی تفسیر میں ہے کہ وہ بہتر مرد اور عورتیں تھیں۔ کہ یہ سب اپنا ایمان چھپاتے تھے (تفسیر قادری جلد۲ ص۴۵۰ پ۲۶ سورہ الفتح)

دھم۔ حضرت موسیٰؑ فرعونیوں میں تقیہ سے بسر کرتے تھے (تفسیر بیضاوی جلد۲ ص۱۰۶)

یازدھم۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے تین دفعہ تقیہ توریہ کیا۔ مگر سنیوں نے آپ پر جھوٹ کی تہمت لگادی (مشکوۃ باب بدء الخلق فصل اول حضرت ابراہیم کا بل فعلہ کبیرھم اور انی سقیم اور انہا اختی اور منادی یوسف کا قول انکم لسارقون یہ جو جھوٹ مذکور ہوئے بطریق توریہ ہیں۔ (المعلم ترجمہ صحیح مسلم ص۲۵۳۸)

دوازدھم(۱) جناب سرورِ عالم صلعم مکہ معظمہ میں حضرت زید بن ارقم کے مکان میں چھپ کر نماز پڑھتے رہے۔ تین سال شعب حضرت ابو طالب میں محصور رہے۔ تین سال اپنی بعثت و اظہار نبوت کو مخفی رکھا۔ یہ خاص تقیہ تھا۔ تفسیر درمنثور سیوطی جلد ۴ صفحہ ۱۰۶ تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۴۹۹ تفسیر خمیس صفحہ ۳۲۴ ثبوت خلافت حصہ اوّل)

(۲) صلح حدیبیہ میں لفظ رسول اللہ صلعم کو مٹوا دیا اور کفار سے دب کر صلح کر لی (بخاری پ ۱۲ صفحہ ۱۱) غار ثور میں تین رات تک چھپے رہے۔ منافق کا جنازہ پڑھا۔ (بخاری پ ۱۳)

۳۔ سورہ والنجم کو پڑھتے وقت قریش و کفار مکہ کی خاطر آپ نے بتوں اور ٹھاکروں کی تعریف کی اور بتوں کو شفیع قرار دیا (معالم التنزیل و غنیۃ الطالبین شیخ عبد القادر بغدادی)

۴۔ اسود نے بیان کیا۔ کہ عبد اللہ بن زبیر نے مجھ سے کہا حضرت عائشہ چپکے چپکے تم سے بہت باتیں کیا کرتی تھیں۔ تو کعبے کے بارے میں انہوں نے کچھ تم سے کہا تھا۔ میں نے کہا انہوں نے یہ کہا تھا۔ کہ آنحضرت صلعم نے مجھ سے فرمایا عائشہ اگر تیری قوم قریش کے لوگ نو مسلم نہ ہوتے۔ ابن زبیر نے کہا۔ یعنی کفر کا زمانہ ابھی گذرا نہ ہوتا۔ تو میں کعبے کو توڑ کر اس میں دو دروازہ لگاتا۔ ایک دروازے میں سے لوگ اندر جاتے اور ایک دروازے میں سے باہر نکلتے۔ پھر ابن زبیر نے اپنی حکومت کے زمانے میں ایسا ہی کیا (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب العلم پ ۱ صفحہ ۹۹ مطبع احمدی لاہور) پ ۶ صفحہ ۷۵ کتاب المناسک باب فضل مکہ و بنیانہا پ ۶ صفحہ ۷۶

۵۔ عبد اللہ بن شقیق نے کہا۔ کہ حضرت عثمان نے متعہ سے منع کیا اور حضرت علیؑ اس کا حکم کرتے تھے۔ تو حضرت عثمان نے حضرت علیؑ کو کچھ کہا۔ تب حضرت علیؑ نے کہا کہ آپ جانتے ہو۔ کہ ہم نے متعہ کیا ہے۔ رسول اللہ صلعم کے ہمراہ حج کا تمتع۔ تو انہوں نے کہا ہاں مگر ہم اس وقت ڈرتے تھے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم باب جواز التمتع صفحہ ۱۲۵۸)

۶۔ جناب عائشہ نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلعم سے میں نے سنا۔ کہ اگر تمہاری قوم نئی نئی جہالت کو نہ چھوڑی ہوتی یا کفر کو۔ تو میں کعبہ کا خزانہ اللہ کی راہ میں صرف کر دیتا (یعنی جہاد میں) اور اس میں دروازے زمین کے برابر بناتا اور حطیم کو کعبہ میں ملا دیتا (المعلم ترجمہ صحیح مسلم باب نقض الکعبہ صفحہ ۱۳۵۵)

۷۔ عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ولا تجھر بصلوتک ولا تخافت بھا نماز میں مت پکار کر پڑھ اور نہ بہت آہستہ آہستہ۔ یہ آیت اس وقت اتری

جب آپ کافروں کے ڈر سے مکہ میں ایک گھر میں پوشیدہ تھے۔ جب نماز پڑھتے تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے اور مشرک اس کو سنکر قرآن کو اور قرآن کے اتارنے والے کو اور لانے والے کو برا کہتے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا۔ اتنا آہستہ مت پڑھ کہ تیرے ساتھ والے نہ سنیں یعنی اتنی آواز سے پڑھ کہ وہ سنیں۔ اور اتنا پکار کر مت پڑھ کہ کافروں تک آواز جائے۔ بلکہ بیچ کی چال چل یعنی دھیمی آواز سے پڑھ (المعلم ترجمہ صحیح مسلم باب التوسط فی القراۃ فی الصلوٰۃ جلد دوم صفحہ ۵۷۶)

ب۔ حضرت سوید بن حنظلہ اور حضرت ابوبکر نے توریہ (تقیہ) کیا۔ حضرت ابوبکر نے مدینہ کو جاتے وقت ایک دشمن سے کہا۔ جب اس نے پوچھا۔ تمہارے پیچھے کون شخص ہے۔ اور پیچھے ان کے آنحضرت صلعم تھے۔ حضرت ابوبکر نے کہا۔ ایک شخص ہے۔ جو مجھ کو راہ بتاتا ہے (ابن ماجہ مترجم جلد ۲ صفحہ ۱۱۴)

۸۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلعم سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا۔ اس کو اجازت دو۔ اپنے کنبے میں برا شخص ہے۔ جب وہ اندر آیا تو رسول اللہ صلعم نے اس سے نرمی سے باتیں کیں۔ حضرت عائشہ نے کہا۔ یا رسول اللہ آپ نے تو اس کو ایسا فرمایا تھا۔ پھر اس سے باتیں کیں نرمی سے۔ آپ نے فرمایا۔ اے عائشہ برا شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت میں وہ ہوگا جس کو لوگ اس کی بدگمانی کی وجہ سے رخصت کریں یا چھوڑ دیں (المعلم ترجمہ صحیح مسلم صفحہ ۲۵۳)

۹۔ **تقیہ و مصائب النبی** آنحضرت صلعم کعبہ کے صحن میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں عقبہ بن ابی معیط ملعون آیا۔ اس نے کیا کیا۔ آنحضرت صلعم کا شانہ تھاما اور کپڑا آپ کی گردن مبارک میں لپیٹ کر آپ کا گلا گھونٹا (بخاری کتاب التفسیر المومن۔ پ ۲۰ صفحہ ۱۱ مطبع احمدی لاہور)

نوٹ:۔ جناب سرور عالم صلعم کا زور نبوت اور تائید الٰہی اور بیشمار فرشتوں کی امداد اور ایک کمبخت اور شقی کافر کا جناب رسول مقبول کا یوں عاجز کر دینا۔ اور آپ کا نہ بولنا۔ یہ تقیہ نہیں تو کیا ہے؟

۱۰۔ آنحضرت صلعم کعبہ کے پاس سجدہ میں تھے۔ آپ کے گرد کئی مشرک بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط ملعون اونٹنی کا بچہ دان لے کر آیا۔ اور آپ کی پشت مبارک پر رکھ دیا۔ اور آپ نے سجدے سے اس وقت تک سر نہ اٹھایا۔ جب تک کہ جناب فاطمۃ الزہرا

بنت رسول اللہ صلعم تشریف نہ لائیں۔ حضرت سیدۂ معصومہ نے آکر اس اوجھری کو آپ کی پیٹھ سے اٹھا لیا۔ اور جس نے یہ کام کیا۔ اس کے لئے بد دعا کرنے لگیں (تیسیر الباری ترجمہ بخاری کتاب الجہاد والسیر باب طرح جیف المشرکین پ ۱۲ ص ۱۱۱ مطبع احمدی لاہور)

۱۱۔ طائف میں تبلیغ کرتے وقت روساء طائف نے غنڈوں اور بدمعاشوں کو اٹھایا۔ جنہوں نے آنحضرت صلعم کو گالیاں دیں۔ پتھر مارے اور حضور انور صلعم کی ایڑیاں زخمی کر دیں (انوار المحمدیہ فی مواہب لدنیہ ص ۴۹ (حاشیہ بخاری پ ۱۳ ص ۳۰ مطبوعہ بیروت۔

۱۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ اور ابوجہل اور اس کے ساتھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں وہ آپس میں کہنے لگے۔ تم میں سے کون جاتا ہے۔ اور فلاں لوگوں نے جو اونٹنی کاٹی ہے۔ اس کا بچہ دان لا کر جب محمدؐ صلعم سجدہ کریں۔ ان کی پیٹھ پر رکھ دیتا ہے۔ یہ سنکر اُن میں سے بڑا بدبخت عقبہ بن ابی معیط اٹھا اور اس کو لا کر دیکھتا رہا جب آنحضرت صلعم سجدے میں گئے۔ تو اس کو آپ کے دونوں کندھوں کے بیچ میں پیٹھ پر رکھ دیا۔ عبد اللہ بن مسعود نے کہا۔ میں یہ دیکھ رہا تھا لیکن کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ کاش میرا زور ہوتا۔ تو میں ہٹا دیتا۔ وہ کافر ہنسنے لگے۔ خوشی کے مارے ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ اور آنحضرت صلعم سجدہ ہی میں پڑے رہے اپنا سر نہیں اٹھایا۔ یہاں تک کہ حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا آئیں۔ اور آپ کی پیٹھ پر سے اٹھا کر پھینک دیا۔ تب آپ نے اپنا سر اٹھایا اور دعا کی۔ یا اللہ قریش سے سمجھ لے (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی پہلا پارہ ص ۹۴ کتاب الوضوء پ ۱۵ ص ۳۳ کتاب المناقب۔

(ب) المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور ص ۱۹۲۱/۱۹۲۲ باب مالقی النبی من اذی المشرکین۔

۱۳۔ جناب رسول اللہ صلعم بیمار ہوئے۔ تو دو یا تین رات تک نہیں اٹھے۔ پھر ایک عورت آئی۔ (عورا بنت حرب۔ ابوسفیان کی بہن۔ ابولہب کی بی بی حمالۃ الحطب) اور کہنے لگی۔ اے محمدؐ صلعم میں سمجھتی ہوں۔ کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا۔ میں دیکھتی ہوں کہ تمہارے پاس دو تین رات سے نہیں آیا۔ تب اللہ تعالٰے نے یہ سورۃ اتاری والضحٰے واللیل اذا سجٰی ما ودعک ربک وما قلٰی (المعلم ترجمہ صحیح مسلم ص ۱۹۲۵ تقیہ رسول المعلم جلد دوم ص ۵۷۶)

۱۴۔ خارجی مسلمان کی گستاخی

عبد الرحمٰن بن ابی نعم نے بیان کیا۔ کہ میں نے ابوسعید خدری سے سنا۔ وہ کہتے تھے۔ حضرت علیؑ نے یمن سے ایک سونے کا ٹکڑا اصاف کیئے ہوئے چمڑے میں لپیٹا ہوا آنحضرت صلعم کے پاس بھیجا۔ ابھی وہ سونا مٹی سے

جدا نہیں کیا گیا تھا۔ آنحضرت صلعم نے وہ سونا چار آدمیوں میں بانٹ دیا۔ عینیہ بن بدر اور اقرع بن حابس اور زید الخیل اور چوتھا آدمی علقمہ بن علاثہ تھا یا عامر بن طفیل یہ حال دیکھ کر آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص کہنے لگا۔ تو ان لوگوں سے زیادہ اس سونے کے حقدار تھے۔ یہ خبر آنحضرت صلعم کو پہنچی۔ آپ نے فرمایا۔ تم لوگ میرا اعتبار نہیں کرتے۔ اور اس پروردگار کو میرا اعتبار ہے۔ جو آسمان پر ہے۔ صبح و شام آسمان سے مجھ کو خبر آتی رہتی ہے۔ راوی نے کہا۔ اس وقت ایک اور شخص کھڑا ہوا جس کی آنکھیں اندر گھسی ہوئی تھیں۔ دونوں گال پھولے ہوئے پیشانی بلند داڑھی گھنی ہوئی سر منڈا ہوا تہ بند اٹھاتے ہوئے کہنے لگا۔ یا رسول اللہ اللہ سے ڈرو۔ آپ نے فرمایا ہا ہا تیری کمبختی کیا میں ساری زمین والوں سے اللہ سے ڈرنے کے لئے زیادہ لائق نہیں ہوں خیر جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو خالد بن ولید نے کہا۔ یا رسول اللہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا نہیں شاید وہ نماز پڑھتا ہو۔ خالد نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ بہت سے نمازی ایسے ہیں جن کی زبان و دل اور ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مجھ کو یہ حکم نہیں ملا۔ کہ لوگوں کے دل کی بات کھود کر نکالوں الاخرہ (بخاری۔ کتاب المغازی پ ۱۷ ص ۷۳)

۱۵۔ بہتان مذہب یہود کی پیروی

آنحضرت صلعم جب مدینہ میں تشریف لائے۔ تو یہود کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ ان سے پوچھا تو کہنے لگے۔ یہ وہ دن ہے جس دن اللہ نے حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا۔ فرعون کو ڈبا دیا۔ اور ہم اس دن کو بڑا سمجھ کر اس میں روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہم کو تم سے زیادہ موسیٰ سے لگاؤ ہے۔ پھر آپ نے مسلمانوں کو اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا (بخاری مترجم کتاب المناقب پ ۱۵ ص ۸۶)

۱۶۔ پہلے آنحضرت صلعم نصاریٰ کی طرح بالوں کو پیشانی پر لٹکاتے تھے اور مشرک لوگ مانگ نکالا کرتے تھے۔ اہل کتاب پیشانی پر لٹکاتے تھے۔ اور آنحضرت صلعم کو جس بات میں اللہ کا کوئی حکم نہ ہوتا۔ تو بہ نسبت مشرکوں کے اہل کتاب کی موافقت زیادہ پسند تھی۔ پھر ایسا ہوا۔ کہ آپ بھی بالوں میں مانگ نکالنے لگے (بخاری مترجم پ ۱۵ ص ۸۷ کتاب المناقب)

۱۷۔ بہتان خیال بت پرستی

قریش نے حضرت صلعم سے کہا۔ ہم حجر اسود نہ چھونے دینگے جب تک ہمارے بتوں کو نہ چھولو۔ اگرچہ انگلی کے سرے ہی سے حضرت صلعم کو چونکہ طواف حرم کا شوق کمال مرتبہ تھا۔ دل مبارک میں خیال آیا۔ کہ اگر میں ایسا

کروں۔ تو کیا ہوگا۔ خدا تو جانتا ہے۔ کہ دل سے اس کام کو میں بُرا جانتا ہوں۔ تب یہ آیت اتری۔
ولولا ان ثبتناک لقد کدت ترکن الیھم شیئاً قلیلاً (تفسیر قادری پ ۱۵۔ بنی اسرائیل ص ۶۰۹)

بہتان نماز خشوع و خضوع

مذہب سنی جناب رسول اللہ صلعم پر طوفان و بہتان لگاتا ہے کہ آپ نماز بلا دلیل و خیال نہیں پڑھتے تھے۔ بلکہ آپکو خیالات
آتے۔ اور آپ کا فنا فی اللہ کا درجہ عطا نہ تھا۔ یہ سب کچھ حضرت عمر کی خیالی نماز کے چھپانے
کا طریقہ ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا۔ کہ جناب رسول اللہ صلعم نے ایک نماز پڑھی۔ اس کے بعد
فرمایا۔ کہ شیطان میرے سامنے آیا۔ اس نے میری نماز توڑنے کے لئے زور لگایا۔ لیکن اللہ تعالےٰ
نے اس کو میرے قابو میں کر دیا۔ میں نے اس کا گلا گھونٹا۔ اس کو دھکیل دیا۔ اور میں نے یہ چاہا
مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں۔ صبح کو تم اس کو دیکھو۔ لیکن مجھ کو حضرت سلیمانؑ کی یہ دعا یاد
آئی رب ھب لی ملکاً لاینبغی لاحدٍ من بعدی آخر اللہ تعالےٰ نے ذلت کے ساتھ اس کو
بھگا دیا (صحیح بخاری مترجم پ ۵ ص ۳۴ ابواب العمل فی الصلوٰۃ) المعلم ص ۶۳۸

نوٹ:۔ جب شیطان حضرت عمر سے بھاگتا تھا۔ تو آنحضرت صلعم کے پاس کیسے آیا۔ آنحضرت صلعم تو
نبی آخر الزمان حضرت عمر سے کروڑہا درجہ افضل تھے پھر نبی معصوم اور شیطانی وسوسہ۔ قرآن شریف کی تعلیم
کے برخلاف ہے۔ کہ مومن پر شیطان کا غلبہ نہیں۔

ب حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ جب نماز کی اذان ہوتی ہے
تو شیطان پیٹھ موڑ کر گوز لگاتا بھاگتا ہے۔ اس لئے کہ اذان نہ سنے۔ جہاں موذن خاموش ہوا مردود
پھر آجاتا ہے۔ جب تکبیر ہوتی ہے پھر چل دیتا ہے۔ جہاں تکبیر ہو چکی پھر آجاتا ہے۔ اور آدمی سے
کہتا ہے وہ یاد کر یہ یاد کر۔ وہ وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو کبھی یاد نہ آئیں۔ یہاں تک کہ آدمی بھول
جاتا ہے۔ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔ ابو سلمہ نے کہا۔ جب کسی کو ایسا ہو۔ تو وہ بیٹھے بیٹھے سہو
کے دو سجدے کرلے (صحیح بخاری مترجم ابواب العمل فی الصلوٰۃ پ ۵ ص ۳۸ ۔ ص ۴۲ ۔ نماز میں امامہ بنت
زینب کو اٹھانا المعلم جلد دوم ص ۶۴۲ منبر پر رکوع اور زمین پر سجدہ المعلم جلد دوم ص ۶۴۱

بہتان نماز خشوع سجدۂ سہو و شیطانی وسوسہ

بخاری بہتان باندھتا ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلعم نماز میں بھول جایا
کرتے تھے۔ اور سجدہ سہو کیا کرتے۔ گویا انکو بھی شیطانی وسوسہ ہوتا۔
ا۔ آنحضرت صلعم ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوگئے۔ اور قعدہ اولی نہیں کیا۔ جب

نماز پوری کر چکے۔ تو دو سجدے کئے۔ پھر ان کے بعد سلام پھیرا (بخاری مترجم ابواب السہو فی الصلوٰۃ پارہ پانچواں ص۳۹)

۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھولے سے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھ لیں۔ لوگوں نے کہا۔ کیا نماز بڑھ گئی۔ آپ نے فرمایا کیسے کیا بات لوگوں نے کہا۔ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں۔ تب آپ نے سلام کے بعد دو سجدے کئے (بخاری پ۵ ص۳۹ باب اذا صلی خمسا)

۳۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا۔ آنحضرت صلعم دو رکعتیں پڑھکر اٹھ کھڑے ہوئے۔ تو ذوالیدین کہنے لگا۔ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے۔ یا رسول اللہ صلعم آپ نے اور لوگوں کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ یہ سن کر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں جو رہ گئی تھیں۔ ان کو پڑھا پھر سلام پھیرا۔ پھر اللہ اکبر کہا۔ اور اپنے سجدے کی طرح سجدہ کیا یا اس سے لنبا۔ پھر سر اٹھایا (صحیح بخاری مترجم پ۵ ص۴۰ باب من لم یتشھد فی سجد فی السہو)

۴۔ حضرت ابوہریرہ سے انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلعم نے تیسرے پہر کی دو نمازوں ظہر یا عصر میں سے ایک نماز پڑھائی۔ ابن سیرین نے کہا میرا گمان غالب یہ ہے۔ کہ وہ عصر کی نماز تھی۔ خیر آپ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ پھر ایک لکڑی پر ٹیکا دے کر آپ کھڑے ہوئے۔ جو مسجد کے آگے لگی تھی۔ آپ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا۔ اور لوگوں میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر بھی تھے۔ وہ بات کرنے میں آپ سے ڈرے۔ اور جلد باز لوگ مسجد سے چل بھی دیئے کہتے جاتے تھے۔ نماز گھٹ گئی۔ ذوالیدین نے آپ سے عرض کیا۔ کیا آپ بھول گئے یا نماز گھٹ گئی۔ آپ نے فرمایا۔ نہ میں بھولا نہ نماز گھٹ گئی۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ بھول گئے۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا پھر اللہ اکبر کہا۔ اور اپنی نماز کے سجدے کی طرح سجدہ کیا یا اس سے لنبا۔ پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا (صحیح بخاری پ۵ ص۴۱ ابواب السہو فی الصلوٰۃ)

۵۔ مسور بن یزید مالکی سے روایت ہے۔ میں نے جناب رسول اللہ صلعم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے پڑھنے میں کچھ آیتیں چھوڑ دیں (بھولے سے) ایک شخص بعد نماز کے بولا۔ یا رسول اللہ آپ نے فلاں فلاں آیت چھوڑ دی۔ آپ نے فرمایا۔ تو نے مجھے یاد کیوں نہ دلا دی۔ وہ شخص بولا۔ میں یہ سمجھا۔ شاید انکا پڑھنا منسوخ ہو گیا (ترجمہ سنن ابوداؤد باب الفتح علی الامام فی الصلوٰۃ ص۳۱۱)

۶۔عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی۔آپ کلام اللہ پڑھتے پڑھتے بھول گئے۔جب نماز سے فارغ ہوئے۔ابی بن کعب سے کہا۔تم نے میرے پیچھے نماز پڑھی تھی۔انہوں نے کہا۔ہاں آپ نے فرمایا۔تم نے کیوں نہیں بتلایا (ترجمہ سنن ابوداؤد صـ۲۲۱)

۷۔رسول اللہ صلعم نماز میں داہنے اور بائیں دیکھتے تھے۔لیکن گردن اپنی نہ موڑتے تھے پیٹ کی طرف (ترجمہ سنن ابوداؤد صـ۲۲۱)

۸۔بی بی عائشہ سے روایت ہے۔رسول اللہ صلعم نے ایک چادر میں نماز پڑھی۔اس میں نقش بنے ہوئے تھے۔آپ نے فرمایا۔مجھے ان نقشوں نے نماز بھلادی۔اس کو ابوجہم کے پاس لے جاؤ۔ ترجمہ سنن ابوداؤد صـ۲۲۲)

۹۔سہل بن حنظلیہ سے روایت ہے۔صبح کی نماز کی تکبیر ہوئی۔جناب رسول اللہ نماز پڑھتے جاتے تھے۔اور گھاٹی کی طرف دیکھتے جاتے تھے۔ابوداؤد نے کہا۔آپ نے اِدھر اُدھر ایک سوار بھیجا تھا رات کو نگہبانی کے واسطے (ترجمہ سنن ابوداؤد صـ۲۲۲)

۱۰۔ابوقتادہ سے روایت ہے۔رسول اللہ صلعم نماز پڑھتے تھے۔اور امامہ بنت زینب کو جو جناب رسول اللہ صلعم کی نواسی تھی۔اس کو اٹھائے ہوئے تھے۔جب آپ سجدہ کرتے اس کو بٹھا دیتے۔اور جب کھڑے ہو جاتے پھر اس کو اٹھا لیتے (ترجمہ سنن ابوداؤد صـ۲۲۲ باب العمل فی الصلوٰۃ۔المعلم ترجمہ مسلم صـ۶۴)

۱۱۔بی بی عائشہ سے روایت ہے۔رسول اللہ صلعم نماز پڑھ رہے تھے۔اور دروازہ بند تھا۔میں آئی اور دروازہ کھولنے کو کہا۔آپ نے چل کر دروازہ کھولا۔پھر اپنے مصلی میں آکر نماز پڑھنے لگے۔ اور دروازہ قبلے کی طرف تھا (ترجمہ سنن ابوداؤد صـ۲۲۳ باب العمل فی الصلوٰۃ)

۱۲ ابوہریرہ سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔مار ڈالو دو کالوں کو سانپ اور بچھو کو نماز میں (ایضاً صـ۲۲۳)

۱۳۔صہیب سے روایت ہے۔میں رسول اللہ صلعم پر گذرا۔آپ نماز پڑھ رہے تھے۔میں نے سلام کیا۔آپ نے انگلی کے اشارے سے جواب دیا (ترجمہ سنن ابوداؤد صـ۲۲۴ باب رد السلام فی الصلوٰۃ

۱۴۔ابوالدرداء سے روایت ہے۔رسول اللہ صلعم نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔تو ہم نے سنا۔آپ کہتے تھے۔پناہ مانگتا ہوں۔میں اللہ کی تجھ سے۔پھر فرمایا۔میں تجھ پر لعنت کرتا ہوں۔جیسے اللہ نے تجھ پر لعنت کی تین بار۔اور اپنا ہاتھ بڑھایا۔جیسے کوئی چیز لیتے ہیں۔جب نماز سے فارغ ہوئے۔تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم آج سے ہم نے آپ کو نماز میں وہ باتیں کرتے سنا۔جو پہلے کبھی نہیں سنی

تھیں۔ اور یہ بھی ہم نے دیکھا۔ آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ کا دشمن ابلیس انگار کا ایک شعلہ لے کر آیا میرا منہ جلانے کو۔ میں نے تین بار کہا۔ تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر میں نے کہا تجھ پر لعنت کرتا ہوں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے تجھ پر پوری لعنت کی ہے۔ وہ پیچھے نہ ہٹا تینوں بار۔ آخر میں نے چاہا۔ کہ اس کو پکڑ لوں قسم خدا کی۔ اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی۔ تو وہ صبح تک بندھا رہتا اور مدینے کے بچے اس سے کھیلتے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم باب جواز لعن الشیطان الخ صہ ۶۳۹

بہتان اسلام تلوار سے پھیلا

مذہب سنی آنحضرت صلعم پر تہمت لگاتا ہے۔ کہ دین اسلام کو تلوار سے پھیلانا اور قتل وغارت کشت وخون جاری رکھ کر اپنا تسلط جمایا۔ حالانکہ اسلام اپنی روحانیت اور صداقت سے پھیلا۔ تلوار صرف اندفاعی طور پر اُٹھائی گئی ۔

الف۔ جنگ احد۔ جنگ بدر۔ جنگ خندق۔ جنگ حنین۔ جنگ خیبر۔ جنگ طائف فتح مکہ معظمہ وجنگ ذات السلاسل وغیرہ میں تلوار چلی اور اسلام کا بول بالا ہوا۔

ب۔ حضرت انس نے کہا کچھ لوگ عکل اور عرینہ قبیلوں کے مدینہ میں آئے۔ وہاں کی ہوا ان کو موافق نہ آئی۔ آنحضرت صلعم نے ان کو حکم دیا۔ کہ دودھیل اونٹنیوں سے جا ملیں۔ اور ان کا موت اور دودھ پیتے رہیں۔ وہ گئے۔ جب اچھے بھلے چنگے ہوئے۔ تو آنحضرت صلعم کے چرواہے کو مار ڈالا۔ اور اونٹنیاں بھگا لے گئے۔ صبح کو یہ خبر مدینہ میں پہنچی۔ آپ نے ان کے پیچھے سواروں کو بھیجا دن چڑھے سب وہ پکڑ کر آئے۔ آپ نے حکم دیا۔ اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے۔ اور ان کی آنکھیں پھوڑی گئیں۔ مدینہ کی پتھریلی زمین میں ڈال دیئے گئے۔ وہ پانی مانگتے تھے۔ لیکن کوئی پانی نہیں دیتا تھا۔ ابوقلابہ نے کہا۔ ایسی سخت سزا اس لئے ہوئی۔ کہ انہوں نے چوری کی اور خون کیا۔ اور ایمان کے بعد کافر ہو گئے اور اللہ اور اس کے رسولؐ سے لڑے (بخاری مترجم پ ۱ صہ ۹۲ کتاب الوضوء باب ابوال الابل الخ)

ج۔ جب بنی قریظہ یہودی جو مدینہ میں ایک قلعہ میں تھے۔ سعد بن معاذ کے حکم پر اور ان کے فیصلے پر رضامند ہو کر اپنے قلعہ سے اتر آئے۔ تو آنحضرت صلعم نے سعد کو بلا بھیجا۔ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب آنحضرت صلعم کے قریب پہنچے۔ تو آپ نے انصاری لوگوں سے فرمایا۔ اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو کر ان کو سواری سے اتارو۔ خیر وہ آئے۔ اور آنحضرت صلعم کے پاس

اگر بیٹھے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ بنی قریظہ کے لوگ تمہارے فیصلے پر راضی ہو کر قلعہ سے اترے ہیں سعد نے کہا۔ میں یہ فیصلہ کرتا ہوں۔ کہ اُن میں جو لڑنے والے ہیں وہ تو قتل کئے جائیں اور عورتیں بچے قیدی بنیں۔ آپ نے فرمایا۔ تو نے وہ فیصلہ کیا جو اللہ کا حکم ہے (بخاری مترجم۔ کتاب الجہاد والسیر پ۱۲ صہ۳۷ باب اذا نزل العدو) المعلم ترجمہ مسلم صہ۱۸۸۱

د۔ عبدالعزیٰ بن خطل خانہ کعبہ کی پیروی میں قتل کیا گیا (ایضاً باب الاسیر)

ہ۔ جناب رسول اللہ صلعم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا۔ اور وہ غافل تھے۔ انکے جانور پانی پی رہے تھے۔ آپ نے ان میں سے جو لڑے انکو قتل کیا اور باقی کو قید کیا۔ اسی دن جویریہ بنت حارث کو پکڑا (المعلم ترجمہ مسلم کتاب الجہاد والسیر صہ۱۸۳۵)

و۔ (فتح مکہ کے دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر بتلایا بالکل انکو کاٹ دو۔

ف۔ یعنی جو سامنے آئے اس کو مارو تاکہ کفر کا زور ٹوٹ جاوے۔ پر جو ابوسفیان کے گھر میں چلا جاوے یا ہتھیار ڈال دے۔ اس کو امن دو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ مکہ معظمہ بزور شمشیر فتح ہوا۔ یہی قول ہے مالک اور ابوحنیفہ اور احمد اور جمہور علماء اور اہل سیر کا (المعلم ترجمہ صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب فتح مکہ صہ۱۹۰۵)

ز۔ انس نے آنحضرت صلعم سے بیان کیا۔ آپ جب ہمارے ساتھ رہ کر کسی قوم پر جہاد کرتے تو صبح ہونے تک ہم کو لوٹ کا حکم نہ دیتے۔ صبح کی راہ دیکھتے۔ اگر ان میں اذان کی آواز سنتے تو ان پر ہاتھ نہ ڈالتے۔ اور جو اذان کی آواز نہ آتی۔ تو انپر حملہ کرتے فراغت سے ان کو لوٹتے مارتے (صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور باب مایحقن بالاذان من الدماء کتاب الاذان پ۳ صہ۳۳) تمام روایات جو شان نبوت کے منافی ہیں۔ وہ سب موضوع اور جھوٹی ہیں۔

بہتانِ سُنی عورتوں سے محبت

عن انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حُبّبَ اِلَیَّ من الدنیا النساء والطیب وجعل قرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔ **ترجمہ**۔ انس سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے دنیا کی سب چیزوں میں عورتیں اور خوشبوئیں پسند ہیں۔ اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے (کتاب عشرۃ النساء ترجمہ نسائی جلد ثانی صہ۹۶ مطبع صدیقی لاہور)

ب۔ انس بن مالک نے کہا۔ رسول اللہ صلعم کو عورتوں کے بعد کوئی چیز زیادہ پسند نہ تھی گھوڑوں

سے ایضاً صفحہ ۹۶ جلد ثانی۔

نوٹ نبی و رسول ہدایت خلق و تزکیۂ نفس و اعلاء کلمۃ اللہ کے واسطے مبعوث ہوتے ہیں نہ کہ لذات دنیا کی خاطر

بہتان شب زفاف

حضرت عائشہ نے کہا۔ آنحضرت صلعم نے جب مجھ سے نکاح کیا۔ اس وقت میری عمر چھ برس کی تھی۔ پھر ہم لوگ مدینہ میں آئے اور بنی حارث بنی خزرج کے محلہ میں اترے۔ مجھے بخار آنے لگا۔ اور میرے بال جھڑ گئے تھے۔ جب مونڈھوں تک خوب بال ہو گئے۔ میری ماں ام رومان ایک دن میرے پاس آئیں۔ میں اپنی ہمجولی لڑکیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی۔ انہوں نے مجھ کو پکارا میں گئی۔ مجھے معلوم نہیں تھا۔ وہ کیا کرنا چاہتی ہیں۔ خیر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھر کے دروازے پر لے جا کر کھڑا کیا۔ میں ہانپ رہی تھی۔ میری سانس ذرا ٹھہری تو انہوں نے پانی لیا۔ میرا سر اور منہ پونچھا۔ پھر گھر کے اندر لے گئیں۔ وہاں انصار کی چند عورتیں بیٹھی تھیں انہوں نے کہا۔ مبارک مبارک تمہارا نصیب بہت اچھا ہے۔ میری ماں نے مجھ کو ان کے سپرد کیا۔ انہوں نے میرا بناؤ سنگار کیا۔ اور گھبرائی۔ تو میں اس وقت جب چاشت کے وقت ایک ہی ایکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ اُن عورتوں نے مجھ کو آپ کے سپرد کیا۔ اس وقت میری عمر نو برس کی تھی اور آنحضرت صلعم ۵۶ سال کے تھے (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب المناقب باب تزویج النبی صلعم عائشہ پندرہواں پارہ صفحہ ۵۵ مطبع احمدی لاہور

ب۔ ترجمہ ابوداؤد مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۱۲۵۶ پر ہے۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ جب ہم مدینے میں آئے۔ تو میرے پاس کچھ عورتیں آئیں اور میں اس وقت جھولے پر کھیل رہی تھی۔ میرے بال چھوٹے چھوٹے تھے اور وہ مجھے لے گئیں۔ اور بنا سنوار کر کے مجھے رسول اللہ صلعم کے پاس لائیں آپ نے مجھ سے صحبت کی۔ اس وقت میں نو برس کی تھی۔

نوٹ۔ مخالف کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ شوقین تھے نابالغ لڑکیوں کو بھی نہ چھوڑتے تھے۔ غلط روایت ہے

بہتان بی بی عائشہ کا عمل غسل

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے۔ میں اور حضرت عائشہ کا رضاعی بھائی عبد اللہ بن یزید ان کے پاس گئے اور غسل جنابت کو پوچھا۔ کہ رسول اللہ صلعم کیونکر کرتے تھے۔ انہوں نے ایک برتن منگوایا۔ جس میں صاع پونے تین سیر بھر پانی آتا تھا اور نہائیں ہمارے انکے بیچ میں ایک پردہ تھا۔ انہوں نے اپنے سر پر تین بار پانی ڈالا۔

ف۔ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابو سلمہ اور عبد اللہ بن یزید نے ان کا سر اور اوپر کا بدن دیکھا

ورنہ انکے سامنے پانی منگوانے سے اور نہانے سے کوئی فائدہ نہ تھا (المعلم ترجمہ صحیح مسلم ص۴۹۰ باب القدر المستحب من الماء) غلط روایت بہتان ہے۔

ب۔ بی بی عائشہ اور جناب رسول اللہ صلعم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے۔ جس میں تین مُد یا کچھ ایسا ہی پانی آتا (المعلم ترجمہ صحیح مسلم ص۴۹۱ باب القدر المستحب من الماء)

ج۔ بی بی عائشہ اور جناب رسول اللہ صلعم ایک ہی برتن میں غسل جنابت کرتے (ایضاً ص۴۹۱) (صحیح بخاری مترجم پ۲۔ کتاب الغسل۔ باب الغسل الرجل معہ امراتہ۔

بی بی عائشہ کا تکرار و اخلاق

آخر انہوں نے ام المومنین زینب کو اپنی طرف سے بھیجا وہ آئیں اور سخت گفتگو کرنے لگیں۔ کہنے لگیں۔ آپ کی بیبیاں ابن ابی قحافہ کی بیٹی کے مقدمے میں انصاف چاہتی ہیں۔ آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہیں۔ اور آواز بلند کی۔ حضرت عائشہ اس وقت بیٹھی ہوئی تھیں۔ انکو برا بھلا کہنے لگیں فَسَبَّتْھَا (گالیں دیں) یہاں تک کہ آنحضرت صلعم حضرت عائشہ کی طرف دیکھنے لگے۔ آپ کا مطلب یہ تھا۔ وہ کیوں نہیں بولتیں۔ آپ کی مرضی پاکر انہوں نے بھی بولنا شروع کیا۔ اور زینب کو جواب دینے لگیں۔ ان کو خاموش کر دیا۔ آپ نے پھر حضرت عائشہ کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ آخر یہ کس کی بیٹی ہے۔ ابوبکر کی بیٹی ہے (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب الھبہ باب من اہدیٰ الی صاحبہ پ۱۰ ص۳۴)

(ب) المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور۔ باب فضائل عائشہ ص۲۴۲۔ سنن نسائی جلد ۲ ص ۹۸/۹۹)

(ج) انس نے کہا۔ کہ نبی صلعم کی نو بیبیاں تھیں۔ اور آپ جب ان میں باری کرتے تھے۔ تو پہلی بی بی کے پاس نویں دن تشریف لاتے تھے اور بیبیوں کا قاعدہ تھا۔ کہ جس گھر میں آپ ہوتے تھے اس کے گھر جمع ہوتی تھیں۔ ایک دن آپ جناب عائشہ کے گھر تھے اور بی بی زینب آئیں۔ اور آپ نے انکی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اور انہوں نے عرض کی کہ زینب ہے۔ سو آپ نے ہاتھ کھینچ لیا۔ اور بی بی عائشہ اور زینب کے بیچ میں تکرار ہونے لگیں۔ یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ اور نماز کی تکبیر ہو گئی۔ اور حضرت ابوبکر انکے قریب سے گذرے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نماز کو نکلے اور انکے منہ میں خاک ڈالئے۔ اور نبی صلعم نکلے اور جناب عائشہ نے کہا۔ کہ اے نبی صلعم نماز پڑھ چکیں گے۔ تو حضرت ابوبکر آکر مجھے ایسا ویسا کہا ہوں گے۔ پھر جب آپ نماز پڑھ چکے تو حضرت ابوبکر انکے پاس آئے اور انکو بہت سخت کہا اور فرمایا۔ کہ تو ایسا کرتی ہے۔ یعنے حضرت صلعم کے آگے چیختی آواز بلند کرتی ہے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم باب القسم بین الزوجات ص۱۵۰۲)

د۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا۔ میں جان لیتا ہوں جب تو مجھ سے خوش ہوتی ہے۔ تو کہتی ہے نہیں قسم محمدؐ کے رب کی۔ اور جب ناراض ہو جاتی ہے تو کہتی ہے نہیں قسم ہے ابراہیم کے رب کی۔ میں نے عرض کیا۔ بیشک قسم خدا کی یا رسول اللہ میں آپ کا نام لینا چھوڑ دیتی ہوں (مترجم مسلم صفحہ ۲۴۱۹)

ھ۔ انس بن مالک سے روایت ہے۔ آنحضرت صلعم اپنی بیبیوں سے ایک بی بی کے پاس تھے حضرت عائشہ کے پاس۔ اتنے میں ایک دوسری بی بی حفصہ نے آپ کو ایک پیالہ بھیجا کھانے کا۔ پہلی بی بی نے غصہ سے جو پیالہ لایا تھا۔ اس کے ہاتھ پر مارا پیالہ گر گیا۔ اور ٹوٹ گیا۔ آنحضرت صلعم نے دونوں پیالہ کے ٹکڑوں کو اٹھایا اور دونوں کو جوڑا اور کھانا اٹھا کر اس میں رکھتے تھے اور فرماتے تھے۔ تمہاری ماں کو رشک ہوا۔ کہ میرے کھانے کو تیار ہونے سے پہلے اس بی بی نے کیوں کھانا بھیجدیا (رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثانی صفحہ ۱۸۳/۱۸۴) ترجمہ سنن نسائی مطبع صدیقی لاہور جلد ثانی صفحہ ۱۰۱)

و۔ نعمان بن بشیر سے روایت ہے۔ کہ حضرت ابوبکر نے جناب رسول اللہ صلعم سے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ انہوں نے سنا کہ بی بی عائشہ کی آواز بلند ہو رہی ہے۔ جب وہ اندر آ گئے۔ تو انہوں نے حضرت عائشہ کو طمانچہ مارنے کے لئے پکڑا اور کہا۔ کہ میں دیکھ رہا ہوں۔ تو اپنی آواز رسول اللہ صلعم پر بلند کرتی ہے (ترجمہ ابوداؤد باب ماجار فی المزاح صفحہ ۱۲۶۹)

ز۔ نعمان بن بشیر سے روایت ہے۔ کہ حضرت ابوبکر نے جناب رسول اللہ صلعم سے اندر آنے کا اذن طلب کیا۔ اندر جا کر بی بی عائشہ کی آواز سنی کہ کہتی تھیں کہ مجھ کو خدا کی قسم میں جانتی ہوں۔ کہ حضرت علی میرے باپ کی نسبت آپ کو زیادہ محبوب ہیں (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی)

ح۔ حضرت عائشہ نے کہا ہالہ بنت خویلد نے جو حضرت خدیجہ کی بہن تھیں۔ آنحضرت صلعم سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ کو خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد آیا اور گھبرا کر فرمانے لگے یا اللہ کیا یہ ہالہ ہیں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں مجھے رشک آئی۔ میں نے کہا۔ کیا آپ ایک قریش کی بڈھی کو یاد کرتے ہیں جس کے دانت گر کر صرف سرخ سرخ مسوڑے رہ گئے تھے۔ اللہ نے اس کے بدل آپ کو اس سے اچھی عورت عنایت کی (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب المناقب۔ باب تزویج النبی خدیجہ پ۱۵ صفحہ ۹)

نوٹ۔ جناب بی بی عائشہ جو بقول اہلسنت عابدہ زاہدہ عالمہ فقیہہ اور محبوبہ رسول خدا صلعم تھی۔ آنحضرتؐ

کو ہمیشہ اپنی زبان درازی و حسن اخلاق سے ستاتی رہیں۔ کیا انکو فضائل بی بی خدیجہ صلوات اللہ علیہا معلوم نہ تھے بی بی عائشہ پر پے در پے کتنی سوکن ڈالی گئیں۔ مذہب سنی نے یہ اخلاق ام المومنین پیش کئے ہیں۔ افسوس

فضائل بی بی خدیجہ

حضرت علی المرتضٰے علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اپنے زمانہ میں ساری دنیا کی عورتوں میں مریم افضل تھیں۔ اسی طرح خدیجہ (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب المناقب پ ۱۵ صہ ۱۸)

ب۔ حضرت عائشہ نے کہا۔ مجھے آنحضرت صلعم کی سی بی بی پر اتنی رشک نہیں آئی جتنی بی بی خدیجہ پر آئی۔ حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے مر چکی تھیں۔ رشک کی وجہ یہ تھی۔ کہ میں اکثر آنحضرت صلعم کو انکا ذکر کرتے سنتی اور اللہ نے آپ کو حکم دیا۔ خدیجہ کو بہشت میں ایک موتی کے محل کی خوشخبری دیں۔ اور آنحضرت صلعم بکرے کاٹتے۔ اور انکے دوست عورتوں کو اتنا گوشت بھیجتے جو انکو بس ہو جاتا۔ میں کبھی آپ سے یوں کہتی۔ شاید خدیجہ کے سوا دنیا میں کوئی عورت تھوڑے تھیں تو آپ فرماتے۔ خدیجہ میں یہ یہ صفتیں تھیں اور میری اولاد انہی کے پیٹ سے ہوئی (تیسیر الباری ترجمہ بخاری کتاب المناقب باب تزویج النبی خدیجہ پ ۱۵ صہ ۱۸/۱۹)

ج۔ ابوہریرہ نے کہا جبرئیل آنحضرت صلعم کے پاس آئے۔ کہنے لگے۔ یا رسول اللہ یہ خدیجہ آپ کے پاس سالن کا یا کھانے کا ایک برتن لا رہی ہے۔ جب وہ لے کر آئیں۔ تو پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے انکو سلام کہو۔ اور انکو بہشت میں ایک گھر کی خوش خبری دو۔ جو ایک خولدار موتی کا ہوگا۔ نہ اس میں غل اور شور ہوگا نہ کوئی رنج (مترجم بخاری پ ۱۵ صہ ۱۹)

د۔ جناب بی بی خدیجہ صلوات اللہ علیہا شہزادی عرب۔ مال دار۔ دولت مند۔ سابق الایمان اور جناب رسول اللہ صلعم کی جان نثار۔ وفادار۔ خدمتگذار صاحب الشرم والحیا بی بی تھیں۔ اور جناب بی بی خدیجہ وہ پاک معصومہ وطاہرہ بی بی فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا پیدا ہوئیں جو خاتون قیامت و خاتون جنت اور تمام بہشتی عورتوں کی مالکہ سردار کہلائیں۔ اور ان سے گیارہ پاک امام پیدا ہوئے۔

بہتان بی بی عائشہ کو ثبوت

حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلعم ام المومنین صفیہ بنت حی پر کسی بات پر خفا ہوئے۔ بی بی صفیہ نے کہا۔ کہ اے عائشہ تم سے ہو سکتا ہے۔ کہ تم آنحضرت صلعم کو مجھ سے راضی کر دو۔ اور میں اپنی باری کا دن تم کو دیتی ہوں۔ حضرت عائشہ نے کہا۔ ہاں۔ پھر انہوں نے اپنی اوڑھنی لی جس کو

زعفران سے رنگا تھا۔ اور اس پر پانی چھڑکا۔ تاکہ اس کی خوشبو پھوٹے۔ بعد اس کے آنحضرت صلعم کے پاس جا بیٹھیں۔ آپ نے فرمایا۔ جا عائشہ اپنا کام کر۔ آج تیرا دن نہیں حضرت عائشہ نے عرض کیا یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے وہ دیتا ہے۔ پھر حضرت عائشہ نے کل قصہ بیان کیا۔ آپ حضرت صفیہ سے راضی ہو گئی (رفع العجاجہ سنن ابن ماجہ جلد ۲ صد ۵۰)

بی بی عائشہ کو باری بخشش

حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ جب حضرت سودہ ام المومنین زمعہ کی بیٹی بوڑھی ہو گئیں۔ تو آنحضرت صلعم نے انکو طلاق دینا چاہا۔ انہوں نے کہا۔ آپ مجھے طلاق نہ دیجئے۔ مجھے اب مرد کی خواہش نہیں ہے لیکن میں چاہتی ہوں۔ کہ قیامت کے دن میرا حشر آپ کی بیبیوں میں ہو۔ تو انہوں نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ کو بخش دیا (مترجم ابن ماجہ جلد دوم صد ۵۰)

ب۔ تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب الہبہ باب ہبتہ المراۃ لغیر زوجہا پ ۱۰ صد ۳۹)

ج۔ ترجمہ جامع ترمذی جلد دوم صد ۳۵۳

بہتان بی بی عائشہ کی محبت

عروہ بن زبیر سے روایت ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا۔ مجھے معلوم نہ تھا۔ میں ام المومنین زینب کے پاس چلی گئیں۔ بغیر انکی اجازت کے وہ غصہ تھیں۔ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سمجھتی ہوں جب ابو بکر کی چھوکری اپنی کرتی الٹے۔ تو وہ آپ کو کافی ہے۔ یعنی آپ تو حضرت عائشہ کی شیفتہ اور عاشق ہیں۔ اور بیبیوں کی آپ کی فکر ہی نہیں ہے۔ اور نہ کسی کا آپ کو خیال ہے۔ حضرت عائشہ نے اپنا کرتہ الٹا اور بانہہ کھولی۔ تو یہی آپ کو کافی ہے بعد اس کے وہ میری طرف پلٹیں۔ میں نے انکی بات سے منہ موڑا یعنی جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ تم بھی کہو اور اپنی مدد کرو۔ میں انکی طرف پھری اور میں نے ان کو جواب دیا۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا انکا تھوک سوکھ گیا تھا منہ میں وہ کچھ جواب ہی نہ دے سکتی تھیں۔ پھر میں نے آنحضرت صلعم کی طرف دیکھا۔ آپ کا مبارک چہرہ جگمگا رہا تھا (مترجم ابن ماجہ جلد ۲ صد ۵۳)

بہتان بی بی عائشہ کی بدگمانی

حضرت عائشہ نے فرمایا۔ ایک رات نبی صلعم میرے یہاں تھے۔ کہ آپ نے کروٹ لی۔ اور اپنی چادر لی۔ اور جوتی نکال کر اپنے پاؤں کے آگے رکھی اور کنارہ چادر کا اپنے بچھونے پر بچھایا اور لیٹ رہے اور تھوڑی دیر اس خیال سے ٹھہرے رہے۔ کہ شاید میں جاگ اٹھوں۔ پھر آپ نے چادر لی آہستگی

اور جوتی پہنی آہستگی سے اور دروازہ کھولا آہستگی سے اور نکلے آہستگی سے اور پھر بند کر دیا اسکو آہستگی سے اور مَیں نے بھی اپنی چادر لی اور سر پر اوڑھی اور گھونگھٹ مارا اور تہمت پہنی اور آپ کے پیچھے چلی۔ یہاں تک کہ آپ بقیع پہنچے اور دیر تک کھڑے رہے۔ پھر دونوں ہاتھ اٹھائے تین بار پھر لوٹے اور مَیں بھی لوٹی اور جلدی چلی اور مَیں بھی جلدی چلی اور دوڑے اور مَیں بھی دوڑی اور گھر آگئے۔ اور مَیں بھی گھر آگئی مگر آپ سے آگے آئی اور گھر میں آتی تھی لیٹ رہی اور آپ جب گھر میں آئے تو فرمایا۔ اے عائش کیا ہُوا تم کو کہ سانس پھول رہی ہے اور پیٹ پھولا ہُوا ہے۔ مَیں نے عرض کیا کہ کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم بتادو۔ نہیں تو وہ باریک بین خبردار لطیف الخبیر اللہ تعالےٰ مجھ کو خبر دے گا۔ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ اور مَیں نے کل قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا جو کالا کالا میرے آگے نظر آتا تھا۔ وہ تم ہی تھیں۔ مَیں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے گھونسا (مکا) میرے سینے پر مارا۔ کہ مجھے درد ہُوا۔ فرمایا۔ کہ تو نے خیال کیا۔ کہ اللہ اور اس کا رسولؐ تیرا حق دبالے گا۔ تب مَیں نے کہا۔ جب لوگ کوئی چیز چھپاتے ہیں۔ تو اللہ اس کو جانتا ہے ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ میرے پاس جبرئیل آئے۔ اور جب مَیں نے دیکھا۔ انہوں نے مجھے پکارا اور تم سے چھپایا تو مَیں نے بھی چاہا تم سے چھپاؤں اور وہ تمہارے پاس نہیں آتے تھے۔ اور مَیں نے تمہارا کپڑا اتار دیا اور سمجھا۔ کہ تم سو گئی الاخرہ (المعلم ترجمہ صحیح مسلم ص۹۵۴ ترجمہ سنن نسائی جلد دوم ص۸۸ رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد اول ص۴۷) بی بی عائشہ حضور انور صلعم کو عادل نہ جانتی تھیں۔ یہ بہتان ہے۔

بی بی عائشہ اور اسم اعظم

ایک روز آپ نے فرمایا۔ اے عائشہ تم جانتی ہو۔ بیشک اللہ تعالےٰ نے مجھ کو اپنا وہ نام بتلا دیا۔ کہ جب وہ نام لے کر دعا کی جا دے تو اللہ تعالےٰ قبول کریگا۔ مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ وہ نام مجھ کو بتلا دیجئے۔ آپ نے فرمایا تیرے لائق نہیں اے عائشہ یعنی اسم اعظم تجھ کو بتلانا مصلحت نہیں معلوم نہیں تو کیا دعا مانگے۔ حضرت عائشہ نے کہا یہ سنکر مَیں ہٹ گئی الخ (ترجمہ ابن ماجہ جلد ۳ ص۲۰۲۵)

بی بی عائشہ پر تہمت زنا

بی بی عائشہ نے کہا۔ آنحضرت صلعم جب سفر کو جانا چاہتے تو اپنی بیبیوں پر قرعہ ڈالتے۔ اور جس کے نام پر پانسہ نکلتا۔ اس کو ساتھ لے جاتے۔ ایک جہاد بنی مصطلق کے لئے آپ جانے لگے۔ تو بی بی عائشہ کا نام نکلا وہ آپ کے ساتھ روانہ ہوئیں۔ اور یہ واقعہ پردے کے حکم اُترنے کے بعد کا ہے۔ خیر میں ایک

ہودے میں سوار رہتی۔ جہاد کے بعد لوٹے اور مدینہ کے قریب پہنچ گئے۔ ایک رات ایسا ہوا۔ آپ نے کوچ کا حکم دیا۔ میں یہ حکم سنتے ہی اٹھ بیٹھی اور لشکر سے آگے بڑھ گئی۔ جب حاجت سے فارغ ہوئی تو اپنے ہودے کے پاس آئی۔ سینہ پر ہاتھ پھیرا تو معلوم ہوا۔ کہ ظفار کے کالے نگینوں کا ہار جو میں پہنی تھی ٹوٹ کر گر گیا ہے۔ میں اس کے ڈھونڈھنے کے لئے پھر لوٹی اور ڈھونڈھتی رہی۔ میرا ہودہ اٹھانے والے لوگ ہودے کے پاس آئے۔ وہ سمجھے کہ میں اسی میں ہوں۔ انہوں نے اس کو اٹھایا۔ جس اونٹ پر میں سوار ہوا کرتی تھی اسی پر لاد دیا۔ جب سارا لشکر نکل گیا۔ اس وقت میرا ہار ملا۔ میں جو لوگوں کے ٹھکانے پر آئی۔ دیکھا تو وہاں کوئی نہیں۔ میں اس جگہ جا کر بیٹھ گئی جہاں پر اتری تھی۔ میں سمجھی۔ کہ جب لوگ مجھ کو قافلہ میں نہ پائیں گے۔ تو اسی جگہ لوٹ کر آئیں گے۔ بیٹھے بیٹھے میں سو گئی۔ صفوان بن معطل اسلمی پیچھے سے آئے اور مجھے دیکھ کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون پڑھا۔ اور وہ مجھے اونٹ پر سوار کرا کر مدینہ میں لائے۔ لوگوں نے تہمت لگائی۔ حسان بن ثابت شاعر۔ مسطح خواہر زادہ حضرت ابوبکر بدری اور عبداللہ بن ابی سلول تہمت لگانے والے تھے۔ ایک ماہ تک چرچا رہا۔ آنحضرت صلعم نے حضرت علیؓ سے پوچھا۔ انہوں نے یہ کہا فقال یارسول اللہ لم یضیق اللہ علیک والنساء سواھا کثیراً یارسول اللہ صلعم اللہ نے آپ پر کچھ تنگی نہیں کی عائشہ نہ سہی تو نہ سہی عورتوں کی کیا کمی ہے۔ آخر اللہ تعالےٰ نے بی بی عائشہ کی بریت کی اور عفت ظاہر کی بدری اصحاب مسطح اور حسان بن ثابت کو حد لگائی گئی (تیسیر الباری ترجمہ بخاری پ۱ صفحہ ۲۰۷-۲۰۷)

ب۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم صفحہ ۲۶۶۱ جناب علی سے بی بی عائشہ کی یہی وجہ عداوت تھی کہ جنگ جمل میں لڑیں۔

بہتان بی بی عائشہ کی عقل

آنحضرت صلعم نے اپنی لونڈی بریرہ کو بلایا اور پوچھا۔ کہ کیا تو نے عائشہ میں کوئی شک کی بات کبھی دیکھی ہے۔ وہ کہنے لگے نہیں قسم اس کی جس نے آپکو سچائی کے ساتھ بھیجا۔ میں نے تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس پر عیب لگاؤں۔ ہاں یہ تو ہے۔ کہ وہ ابھی کمسن بچی ہے۔ آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہے۔ بکری آ کر آٹا چکھ جاتی ہے (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب الشہادات حدیث الافک پ۱ صفحہ ۷)

اب۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی حدیث الافک صفحہ ۲۶۶۹ عقل کا یہ حال مگر ہزاروں احادیث کی راویہ

بہتان بی بی عائشہ کا تبادلہ

بی بی عائشہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلعم جب سفر کو جاتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر ایک بار قرعہ مجھ پر

اور ام المومنین حفصہ پر آیا۔ ہم دونوں آپ کے ساتھ نکلیں۔ اور آپ جب رات کو سفر کرتے تھے۔ تو حضرت عائشہ کے ساتھ چلتے انسے باتیں کرتے ہوئے حفصہ نے عائشہ سے کہا۔ آج کی رات تم میرے اونٹ پر چڑھو اور میں تمہارے اونٹ پر چڑھتی ہوں تم دیکھو گے جو تم نہیں دیکھتی تھیں۔ اور میں دیکھوں گی جو میں نہیں دیکھتی تھی حضرت عائشہ نے کہا۔ اچھا اور وہ حفصہ کے اونٹ پر سوار ہوئیں اور حفصہ انکے اونٹ پر رات کو رسول اللہ حضرت عائشہ کے اونٹ کی طرف آئے دیکھا تو اسپر حفصہ ہیں۔ آپ نے سلام کیا۔ اور انہی کے ساتھ بیٹھکر چلے۔ یہاں تک کہ منزل پر اُترے اور حضرت عائشہ نے آپ کو نہ پایا۔ رات بھر انکو غیرت آئی جب اتریں۔ تو وہ اپنے پاؤں اذخر گھانس میں ڈالتیں اور کہتیں یا اللہ مجھ پر مسلط کر ایک بچھو یا سانپ جو مجھ کو ڈس لیوے وہ تو تیرے رسول ہیں۔ میں انکو کچھ کہہ نہیں سکتی (المعلم ترجمہ صحیح مسلم صـ۲۴۲۳ باب فضائل عائشہ)

ب۔ بخاری کتاب النکاح باب القرعہ بین النساء اذا اراد سفر۔

بہتان بی بی عائشہ کا روزہ توڑنا

بی بی عائشہ نے کہا۔ کہ میں اور حفصہ دونوں روزہ دار تھیں۔ سو ہمارے سامنے کھانا لایا گیا۔ جس کی ہم خواہش رکھتی تھیں۔ سو ہم نے اس کو کھایا جب آنحضرت تشریف لائے۔ تو حفصہ نے آپ سے مجھ سے جلدی پہلے کہہ دیا۔ وہ اپنے باپ کی بیٹی تھی۔ سو اس نے کہا۔ کہ ہم روزہ دار تھیں۔ ہمارے سامنے کھانا لایا گیا۔ ہم نے خواہش سے کھایا آپ نے فرمایا۔ تم اس کے بدلے قضاء کرو (ترجمہ جامع ترمذی جلد اول نول کشور صـ۲۲۹ باب ماجاء فی ایجاب القضاء علیہ۔

بہتان بی بی عائشہ کا قضاء روزہ نہ رکھ سکنا

عن ابی سلمة قال سمعت عائشة تقول کان یکون علی الصوم من رمضان فما استطیع ان اقضی الا فی شعبان قال یحیی الشغل من النبی او بالنبی صلی اللہ علیه واله وسلم (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب الصوم۔ باب متی یقضی قضاء رمضان پ صـ۱۰۸ احمدی) ترجمہ۔ ابو سلمہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے سنا وہ کہتی تھیں۔ مجھ پر رمضان کی قضاء باقی ہوتی تھی۔ میں اسکو رکھ نہ سکتی تھی۔ یہاں تک کہ شعبان آجاتا۔ یحییٰ نے کہا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عائشہ آنحضرت صلعم کے ساتھ (زناشوئی) میں مشغول رہتی۔

بہتان بی بی عائشہ کی گستاخی

بی بی عائشہ سے روایت ہے۔ رات کو رسول اللہ صلعم انکے پاس سے نکلے۔ انکو غیرت آئی۔ پھر

آپ آئے اور میرا حال دیکھا۔ آپ نے فرمایا۔ اے عائشہ تجھ کو کیا ہوا۔ کیا تجھے غیرت آئی ہے۔ میں نے کہا مجھے کیا ہوا میری سی بی بی کم عمر خوبصورت کو آپ ایسی خاوند پر رشک نہ آوے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تیرا شیطان تیرے پاس آ گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم کیا میرے ساتھ شیطان آ گئے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ میں نے عرض کیا۔ ہر آدمی کے ساتھ شیطان ہے۔ فرمایا۔ ہاں میں نے کہا۔ آپ کے ساتھ بھی ہے یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ لیکن میرے پروردگار نے میری مدد کی تو وہ میرا تابع ہو گیا المعلم ترجمہ صحیح مسلم صفحہ ۲۰۶ باب فتنۃ الشیطان فی العرب۔

دوم حدیث نسائی باب الغیرت جلد ثانی صفحہ ۱۰۲ سطر اخیر مطبع صدیقی لاہور پر ہے۔ عن عائشۃ قالت التمست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فادخلت یدی فی شعرہ فقال قد جاءك شیطانك فقلت امالك شیطان فقال بلی واللہ ولکن اللہ اعاننی علیہ فاسلم۔ ترجمہ بی بی عائشہ سے روایت ہے۔ میں نے رسول اللہ صلعم کو ڈھونڈا کسی بی بی کے پاس گئے تھے یا جنت البقیع میں، تو اپنا ہاتھ انکے بالوں میں ڈالا خواہ داڑھی مبارک پکڑی یا سر کے بال نوچے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تیرے پاس تیرا شیطان آیا۔ میں نے کہا۔ آپ کے لئے شیطان نہیں ہے۔ فرمایا کیوں نہیں میرے لئے بھی ہے۔ مگر اللہ تعالے نے میری مدد کی اس پر اور وہ میرا تابعدار بن گیا۔

نوٹ:۔ سب سے بہادر غیور۔ چالیس مردوں کی قوت رکھنے والی۔ اللہ کے پیارے حبیب۔ نبی مقدس ہادی برحق کے ساتھ بی بی عائشہ کی دست درازی۔ آپ کے سر یا داڑھی کے بال پکڑنا اور جھگڑنا گستاخانہ کلام کہ تیرا شیطان نہیں۔ مسلم ونسائی نے کس غضب کی توہین کی ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلعم کو معاذ اللہ زن مرید بنا دیا۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ کیا ایسے اخلاق۔ اداب۔ چال چلن وکیرکٹر تہذیب و اطاعت کے باعث بی بی عائشہ صاحبہ اہلبیت اور آیت تطہیر میں شامل کی گئی ہیں۔ شرم! شرم!! یہ بی بی صاحبہ پر سراسر بہتان ہے۔

بی بی عائشہ کے عجیب مسائل

جناب بی بی عائشہ کی تہذیب۔ اخلاق وحیا وشرم پر بخاری اور مسلم اور دیگر حامیان حدیث اس طرح روشنی ڈالتی ہیں اور انکی در پردہ توہین کرتے ہیں۔

۱۔ بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں آنحضرت صلعم پر وحی آنی کیسے شروع ہوئی احادیث جناب بی بی عائشہ سے روایت کی ہیں حالانکہ اس وقت بی بی عائشہ پیدا بھی نہیں ہوئی تھیں یہ امام بخاری کا بی بی عائشہ پر سراسر کذب وافترا ہے۔

۲۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلعم کے کپڑے سے منی دھو ڈالتی پھر اس کا

دھبہ یا کسی دھبے اس کپڑے میں دیکھتی (بخاری کتاب الوضو، باب اذا غسل الجنابت ۱/۹۱)

۳۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ میرا بوسہ لیتے تھے اور آپ اور میں دونوں روزہ دار ہوتے تھے (ترجمہ سنن ابوداؤد باب القبلہ لاصائم ص۵۶۵)

۴۔ بی بی عائشہ نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلعم مباشرت کرتے تھے اور وہ روزہ دار ہوتے تھے۔ (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد ثالث ص۷۰ امطبع صدیقی لاہور)

۵۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے۔ ہم میں سے جب کسی عورت کو حیض آتا۔ تو رسول اللہ صلعم اس کو حکم کرتے تہ بند باندھنے کا جب حیض کا خون جوش پر ہوتا پھر اس سے مباشرت کرتے۔ حضرت عائشہ نے کہا۔ تم میں سے کون اپنی خواہش اور ضرورت پر اس قدر اختیار رکھتا تھا۔ جیسا رسول اللہ صلعم رکھتے تھے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول ص۴۷ مطبع صدیقی لاہور۔)

۶۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا سجدہ گاہ اٹھا دے مسجد میں سے میں نے کہا میں حائضہ ہوں۔ آپ نے فرمایا حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں (المعلم ترجمہ صحیح مسلم ص۴۷)

۷۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے۔ میں پانی پیتی تھی پھر پی کر میں رسول اللہ صلعم کو دیتی۔ آپ اسی جگہ منہ رکھتے۔ جہاں میں نے رکھ کر پیا تھا اور پانی پیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی اور ہڈی نوچتی۔ پھر رسول اللہ صلعم کو دیدیتے۔ آپ اسی جگہ منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد ۱ ص۴۷)

۸۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ میری گود میں تکیہ لگاتے اور قرآن پڑھتے۔ اور میں حائضہ ہوتی (المعلم ترجمہ صحیح مسلم ص۴۷ بخاری پ۲)

۹۔ حضرت عائشہ نے کہا میں تجھ کو رسول اللہ صلعم کا حال سناتی ہوں۔ آپ گھر میں تشریف لائے اور نماز پڑھنے کی جگہ میں چلے گئے۔ پھر آپ فارغ نہیں ہوئے۔ یہاں تک کہ میں اونگھنے لگی۔ اور آپ کو سردی نے ستایا۔ آپ نے فرمایا میرے پاس آ۔ اور میں حائضہ تھی جب آئی تو آپ نے فرمایا۔ اپنی رانیں کھول۔ میں نے اپنی ران کھولی۔ آپ نے اپنا منہ اور سینہ میری ران پر رکھ دیا۔ اور میں اوپر سے آپ پر جھک گئی۔ یہاں تک کہ آپ گرم ہو گئے اور سو گئے (ترجمہ سنن ابوداؤد ص۴۰ باب فی الرجل یصیب منہا مادون الجماع)

۱۰۔ بعض بیبیوں سے آنحضرت صلعم کی روایت ہے۔ آپ جب بی بی سے حالت حیض میں کچھ کرنا چاہتے۔ تو اس کی فرج پر کپڑا ڈال دیتے (ترجمہ سنن ابوداؤد ص۴۰ باب ایضاً مطبع صدیقی لاہور) عجب تہذیب ہے۔

۱۱۔ بی بی عائشہ نے کہا۔ ہمارے پاس ایک ہی کپڑا تھا۔ اس کو حیض کی حالت میں بھی پہنتی اگر اس میں کہیں حیض کا خون بھر جاتا۔ تو اس کو تھوک لگا کر مل ڈالتے ناخنوں سے (ترجمہ سنن ابوداؤد صفحہ ۱۰۴)

۱۲۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے۔ کہ مَیں رسول اللہ صلعم کے کپڑے سے منی کھرچ ڈالتی تھی پھر آپ اسی کپڑے سے نماز پڑھتے تھے (ترجمہ سنن ابوداؤد صفحہ ۱۰۶)

۱۳۔ بی بی عائشہ نے کہا۔ مَیں رسول اللہ صلعم کے ساتھ (بحالت حیض) اپنا کپڑا اوڑھے ہوئی تھی اور اوپر سے ایک کمبل ڈال لیا تھا۔ جب صبح ہوئی۔ تو رسول اللہ صلعم اس کمبل کو اوڑھ کر چلے گئے۔ اور صبح کی نماز پڑھی۔ پھر آپ بیٹھے تو ایک شخص نے کہا۔ یا رسول اللہ یہ خون کا نشان ہے آپ نے اس کے آس پاس مٹھی سے پکڑ کے غلام کے ہاتھ میں دیکر اسی طرح میرے پاس بھیجا۔ اور کہا اس کو دھو کر سکھا کر میرے پاس بھیج دو (ترجمہ سنن ابوداؤد صفحہ ۱۱۱)

ف نماز کو اعادہ نہ فرمایا۔ آپ طہارت سے بے خبر تھے۔

۱۴۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے پوچھا۔ رسول اللہ صلعم سے اگر کوئی مرد جماع کرے اپنی عورت سے پھر انزال سے پہلے ذکر کو نکال لے۔ کیا غسل واجب ہے۔ دونوں پر آپ نے فرمایا۔ میں اور یہ (بی بی عائشہ) ایسا کرتے ہیں پھر غسل کرتے ہیں (المعلم ترجمہ صحیح مسلم صفحہ ۵۱ جلد اول)

۱۵۔ بی بی عائشہ نے فرمایا۔ کہ میں اور نبی صلعم دونوں ایک برتن سے نہاتے تھے (رفع العجاجہ ترجمہ سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۱۳۸) اور دونوں جنب ہوتے تھے۔ ابوداؤد صفحہ ۲۴

۱۶۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے۔ آنحضرت صلعم جنابت کا غسل کرتے۔ میرے بدن سے گرمی لیتے تھے اور ابھی میں نے غسل نہیں کیا تھا (رفع العجاجہ ترجمہ سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۲۰۰)

۱۷۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا جب دونوں ختنے مل جاویں تو غسل واجب ہوا۔ مَیں نے اور آنحضرت صلعم نے ایسا کیا۔ پھر ہم دونوں نے غسل کیا (رفع العجاجہ ترجمہ سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۰۸) تمام روایات بی بی صاحبہ سے منسوب ہیں اور موضوع ہیں۔

اُمّہات المومنین کا بال کتروانا

ابوسلمہ نے کہا۔ رسول اللہ صلعم کی بیبیاں اپنے بال کترانی تھیں اور کانوں تک بال رکھتی تھیں کان ازواج النبی صلعم یاخذن من رؤسھن حتی یکون کالوفرۃ (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول صفحہ ۴۹)

ف۔ وفرہ وہ بال جو کانوں تک ہوں۔ عرب کی مستورات تو چوٹیاں نکالیں۔ اور ان کے لمبے

بال ہوں۔ مگر امہات المومنین سپاہیانہ مردانہ فیشن رکھیں۔ الاماں۔ اس سے بڑھ کر سرور عالم صلعم کی اور ازواج النبی صلعم کی کیا توہین و بے حرمتی ہوگی۔

امہات المومنین کی ریاکاری

حضرت عائشہ نے کہا۔ کہ آنحضرت صلعم نے ذکر کیا۔ کہ میں رمضان کے اخیر عشرہ دہے میں اعتکاف کرونگا تو حضرت عائشہ نے آپ سے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اور حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا۔ مجھے بھی اجازت دلادو۔ انہوں نے دلادی۔ جب ام المومنین زینب نے دیکھا۔ انہوں نے بھی ایک ڈیرہ لگانے کا حکم دیا وہ لگایا گیا اور آنحضرت صلعم کا یہ قاعدہ تھا۔ آپ صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کے لئے ڈیرہ میں چلے جاتے جب آپ نے اتنے ڈیرے دیکھے تو پوچھا یہ ڈیرے کیسے لگے ہیں۔ تو لوگوں نے عرض کیا۔ جناب عائشہ اور حفصہ اور زینب نے لگائے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ بھلا کیا انکی ثواب کی نیت ہے۔ میں تو اب اعتکاف سے دھایا (باز آیا) آپ لوٹ گئے۔ جب عید الفطر ہوئی۔ تو آپ نے شوال میں دس دن اعتکاف کیا (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور باب من اراد ان یعتکف ثم بدالہ ان یخرج پ ۲۹ ص ۱ کتاب الصوم۔

امہات المومنین کی پارٹی

بی بی عائشہ نے فرمایا۔ کہ آنحضرت صلعم کی بیبیاں کی دو ٹکڑیاں (پارٹی) تھیں۔ ایک ٹکڑے میں تو حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ تھیں۔ اور دوسری ٹکڑی پارٹی میں ام المومنین ام سلمہ اور آپ کی باقی بیبیاں (بخاری پ ۱ ص ۳۴)

امہات المومنین کا فساد اور ان سے ایلاء علیحدگی

حضرت عمر نے کہا۔ جب ہم مدینہ میں انصاریوں کے پاس آئے دیکھا۔ تو انپر ان کی عورتیں غالب ہیں۔ یہ رنگ دیکھ کر ہماری عورتوں نے بھی وہی وطیرہ اختیار کیا۔ ایکبار ایسا ہوا۔ میں اپنی جورو پر چلایا۔ اس نے مجھ کو جواب دیا۔ میں نے اس پر برا مانا وہ کہنے لگی۔ تم نے میرا جواب دینا کیوں برا سمجھا ہے۔ قسم خدا کی آنحضرت صلعم کی بیبیاں آپ کو جواب دیتی ہیں۔ اور کوئی بی بی تو ایسا کرتی ہے۔ کہ دن بھر شام تک آپ سے خفا رہتی ہے۔ یہ سنکر میں گھبرایا۔ میں نے کہا جو بی بی ایسا کرتی ہے وہ غضب کرتی ہے تباہ ہوئی۔ پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور حفصہ کے پاس گیا۔ میں نے کہا حفصہ تم لوگوں کا کیا حال ہے۔ تم میں کوئی سارا دن بلکہ رات تک آنحضرت صلعم کو غصے رکھتی ہے۔ اس نے کہا۔ ہاں ایسا تو ہوتا ہے۔ میں نے کہا جو ایسا کرے وہ تباہ اور برباد ہوئی

کیا تو اللہ کے غصے سے نہیں ڈرتی جو اُس کے پیغمبر کو غصہ دلاتی ہے تو تباہ ہو جاوے گی۔ دیکھ آنحضرت صلعم سے بہت فرمائشیں مت کیا کر اور آپ کو جواب نہ دیا کر نہ آپ سے خفا ہُوا کر۔ اگر تجھے کچھ درکار ہو تو مجھ سے کہا کر اور تو اس دھوکے میں مت آ۔ تیری ہمجولی (عائشہ) تجھ سے زیادہ گوری اور خوبصورت ہے۔ اور آنحضرت صلعم اس کو زیادہ تجھ سے چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے حضرت عائشہ کو مراد لیا کسی نے حضرت عمر کو خبر دی۔ کہ آنحضرت صلعم نے اپنی بیبیوں کو طلاق دے دیا۔ یہ سنکر میں نے کہا حفصہ تو تباہ ہوئی برباد ہو گئی (آنحضرت صلعم نے ایک ماہ تک امہات المومنین سے علیحدگی رکھی (ترجمہ بخاری پ ۹ صفحہ کتاب المظالم)

امہات المومنین کو طلاق دینا

بی بی عائشہ نے کہا جب اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلعم کو یہ حکم دیا۔ کہ اپنی بیبیوں کو اختیار دیں۔ چاہیں پیغمبر صاحب پاس رہیں چاہیں طلاق لے لیں۔ تو پہلے آنحضرت صلعم میرے پاس آئے۔ فرمایا عائشہ مَیں تجھ سے ایک بات کہتا ہوں۔ اس میں جب تک اپنے ماں باپ سے مشورہ نہ لے جلدی نہ کیجئو حالانکہ آپ خوب جانتے تھے۔ کہ میرے ماں باپ کبھی آنحضرت صلعم سے جُدا ہو جانے کو رائے نہ دینگے پھر آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے یا ایھا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوٰۃ الدنیا و زینتھا فتعالین امتعکن و اسرحکن سراحا جمیلا (احزاب) مَیں نے عرض کیا پس اس مقدمہ میں مَیں اپنے ماں باپ کی صلاح لوں۔ اس میں کیا صلاح لوں۔ مَیں اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کی بہبودی کی طالب ہوں۔ پھر آنحضرت صلعم کی سب بیبیوں نے جیسے مَیں نے جواب دیا تھا وہی جواب دیا (مترجم بخاری پ ۱۹ تفسیر احزاب صفحہ ۱۱۳)

ب۔ بی بی حفصہ کو آنحضرت صلعم نے طلاق دیا۔ پھر اُنسے رجعت کر لی (رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثانی صفحہ ابواب الطلاق)

ج۔ عمر بن خطاب نے کہا۔ کہ جب نبی صلعم نے اپنی بیبیوں سے کنارہ کیا۔ مَیں مسجد میں داخل ہُوا اور لوگوں کو دیکھا۔ کہ وہ کنکریاں اُلٹ پلٹ کر رہی ہیں۔ جیسے کوئی بڑے فکر اور تردد میں ہوتا ہے۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلعم نے اپنی بیبیوں کو طلاق دیا۔ اور ابھی تک ان کو پردہ میں رہنے کا حکم نہیں ہُوا تھا۔ حضرت عمر نے کہا۔ کہ مَیں نے اپنے دل میں کہا۔ کہ مَیں آج کا حال معلوم کروں میں جناب عائشہ کے پاس داخل ہُوا۔ اور مَیں نے اس سے کہا۔ اے ابوبکر کی بیٹی تمہارا یہ حال ہو گیا ہے۔ کہ تم رسول اللہ صلعم کو ایذا دینے لگیں۔ سو انہوں نے کہا۔ کہ مجھ کو تم سے اور تم کو مجھ سے

کیا کام - اے فرزند خطاب کے تم اپنی گھڑی کی خبر لو - یعنی اپنی بیٹی حفصہ کو سمجھاؤ - مجھے کیا نصیحت کرتے ہو - پھر میں حفصہ کے پاس گیا - اور میں نے اس سے کہا - کہ اے حفصہ تمہارا یہاں تک درجہ پہنچ گیا - کہ تم رسول اللہ صلعم کو ایذا دینے لگیں - اور اللہ کی قسم تم جانتے ہو - کہ جناب رسول اللہ صلعم تم کو نہیں چاہتے - اور میں نہ ہوتا - تو تم کو اب تک طلاق دے چکتے رسول اللہ صلعم اور وہ خوب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں (المعلم ترجمہ صحیح مسلم ص۵۳۳ تخییر لامراتہ)

د - جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر آئے - اور رسول اللہ صلعم سے اندر آنے کی اجازت چاہی اور لوگوں کو دیکھا - کہ آپ کے دروازے پر لوگ جمع ہیں - کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہوئی - اور حضرت ابوبکر کو اجازت ملی تو اندر گئے - پھر حضرت عمر آئے اور اجازت چاہی - ان کو بھی اجازت ملی اور نبی صلعم کو پایا - کہ آپ بیٹھے ہوئے ہیں - اور آپ کے گرد آپ کی بیبیاں ہیں - کہ غمگین چپکی بیٹھی ہوئی ہیں - تو حضرت عمر نے اپنے دل میں کہا - کہ میں ایسی بات کہوں - کہ نبی صلعم کو ہنساؤں - سو انہوں نے عرض کی - کہ یا رسول اللہ کاش آپ دیکھتے خارجہ کی بیٹی کو کہ اس نے مجھ سے خرچ مانگا - تو اس کے پاس کھڑا ہو کے اس کا گلا گھونٹنے لگا - سو رسول اللہ ہنس دیئے - اور آپ نے فرمایا - کہ سب سب بھی میرے گرد ہیں جیسا کہ تم دیکھتے ہو اور مجھ سے خرچ مانگ رہی ہیں - سو ابوبکر کھڑے ہو کر عائشہ کا گلا گھونٹنے لگے اور عمر حفصہ کا اور دونوں اپنی بیٹیوں کو کہتے تھے تم رسول اللہ سے وہ چیز مانگتی ہو جو آپ کے پاس موجود نہیں ہے وہ کہنے لگیں - کہ اللہ کی قسم ہم کبھی رسول اللہ صلعم سے ایسی چیز نہ مانگیں گی - جو آپ کے پاس نہ ہو - آپ ان سے ایک ماہ یا انتیس روز جدا رہے - پھر آپ کے اوپر یہ آیت اتری یاایھا النبی قل لازواجک سے عظیما تک (المعلم ترجمہ مسلم ص۵۲۷ باب تخییر لامراتہ)

طلاق لیلیٰ بنت حطیم

جناب رسول اللہ صلعم کی پیٹھ مبارک پر لیلیٰ بنت حطیم عربی عورت زوجہ رسول مقبول صلعم نے ایک مکا مارا - آپ نے فرمایا کون ہے اس کو بھیڑیا کھاوے - اس نے کہا - کہ میں حطیم کی بیٹی ہوں - آپ نے اس کو چھوڑ دیا (منہاج النبوۃ ترجمہ مدارج النبوۃ جلد ۲ ص۸۶۰ سطر ۱۲ مطبوعہ نول کشور روضۃ الاحباب جلد دوم -

طلاق امامہ یا اسماء

ایک عورت زوجہ رسول صلعم امیمہ یا امامہ یا اسماء نام کی تھی - آنحضرت صلعم نے ابو اسید ساعدی کو بھجوایا - کہ اسماء کو مدینے میں لایا اکی خوبصورتی مدینہ میں مشہور ہو چکی تھی اور عورتیں اس کے دیکھنے کو آئیں - بی بی عائشہ نے بی بی حفصہ سے کہا کہ تو اس کو مہندی باندھ اور میں اس کے سر کے بالوں کو کنگھی کرتی ہوں - اس وقت اس سے یہ کہا

کہ جب آنحضرت صلعم تجھ سے خلوت کریں۔ تو انسے کہنا اعوذ باللہ منک جب حضرت اس کے ساتھ گھر میں آئے اور پردہ ڈالا۔ حضرت نے چاہا۔ کہ اس سے مباشرت کریں۔ اس نے کہا اعوذ باللہ منک آنحضرت اس کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا پناہ گاہ عظیم ہے تو نے پناہ مانگی۔ اٹھ اور اپنے گھر والوں سے جامل اور ابو اسید صحابی کو فرمایا۔ تاکہ اس نے اس کے قبیلے میں پہنچا دیا (منہاج النبوۃ جلد دوم صـ۶۷۹ وروضۃ الاحباب جلد دوم۔

ف جناب بی بی عائشہ اور بی بی حفصہ کا فریب ومکر سکھانا نکلتا ہے۔

(ب) رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثانی صـ۹ دیکھو باب متعہ الطلاق۔ طلاق عمرہ بنت الجون)

طلاق بی بی ماریہ قبطیہ

حضرت انس سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلعم پاس ایک لونڈی تھی جس سے آپ صحبت کیا کرتے تھے۔ تو عائشہ اور حفصہ دونوں آپ کے پیچھے لگی رہتیں۔ یہاں تک کہ آپ نے اس لونڈی کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک الخ ترجمہ سنن نسائی مطبع صدیقی صـ۱۰۲ باب الغیرت

آنحضرت کی لونڈی پر تہمت زنا

انس سے روایت ہے۔ آپ کی حرم ام ولد لونڈی کو ایک شخص سے لوگ تہمت لگاتے تھے۔ آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا۔ جا اور اس شخص کی گردن مار حضرت علی اس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ٹھنڈک کے لئے ایک کنوئیں میں غسل کر رہا ہے۔ حضرت علیؓ نے اس سے کہا نکل اس نے اپنا ہاتھ حضرت علیؓ کے ہاتھ میں دیا۔ انہوں نے اس کو باہر نکالا دیکھا تو اس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہے۔ حضرت علیؓ نے اسکو نہ مارا۔ پھر رسول اللہ صلعم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو مجبوب (ذکر کٹا ہوا ہے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم صـ۲۶۲۷ باب برأت حرم النبی صلعم من الریبۃ)

ب مسلم نے حضرت علی سے نکالا۔ کہ آنحضرت صلعم کی ایک لونڈی نے زنا کی تو آپ نے مجھ کو حکم دیا اس کو کوڑے مارنے کا میں اس کے پاس آیا دیکھا تو وہ ابھی جنی ہے۔ مَیں ڈرا کہیں کوڑا لگانے سے وہ مرنہ جاوے۔ مَیں نے یہ آنحضرت صلعم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا اچھا اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ نفاس سے پاک ہو جائے (رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثانی صـ۲۷۴ ترجمہ سنن ابو داؤد صـ۱۱۳۸)

شان نبوت پر کتنا حملہ تعلیم وصحابیت نبوی کا کیا اثر رہا۔ بہتان ہے

نکاح بی بی صفیہ

جنگ خیبر میں بی بی صفیہ بنت حی اخطب حصہ حضرت دحیہ کلبی میں آئیں تھیں۔ لوگ انکی تعریف کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم نے قیدیوں میں

اس کے برابر کوئی عورت نہیں دیکھی۔ سو آپ نے دحیہ کے پاس کہلا بھیجا۔ اور انکے عوض جو انہوں نے مانگا۔ آپ نے دیا۔ اور صفیہ کو انسے لے کر ام سلیم کے حوالہ کیا اور فرمایا۔ کہ انکا سنگار کرو پھر نکلے رسول اللہ صلعم خیبر سے یہاں تک کہ جب خیبر کو پس پشت کر دیا اترے اور انکے لئے خیمہ لگا دیا (مسلم ترجمہ صحیح مسلم صـ۱۴۵ بخاری۔ کتاب المغازی پ۱۷ صـ۱۲ مطبع احمدی لاہور)

ب۔ جناب رسول اللہ صلعم ام المومنین صفیہ بنت حی سے تین دن تک مقاربت کرتے رہے۔ بعدہ طعام ولیمہ پکایا (بخاری۔ کتاب النکاح باب فی النساء فی السفر بخاری کتاب المغازی پ۱۷ صـ۱۲ مطبع احمدی)

ج۔ بی بی عائشہ سے روایت ہے جب آنحضرت صلعم مدینہ میں آئے خیبر سے لوٹ کر تو آپ نوشاہ تھے یعنی دولھا صفیہ بنت حی کے نکاح سے انصار کی عورتیں آئیں۔ اور صفیہ کا حال بیان کیا۔ میں نے اپنی صورت بدلی اور منہ پر نقاب ڈالے اور میں گئی۔ آنحضرت صلعم نے میری آنکھ کو دیکھا اور مجھ کو پہچان لیا اور فرمایا۔ تو نے کیا دیکھا۔ میں نے کہا۔ بس چھوڑ دیجئے۔ ایک یہودی عورت ہے یہودیوں میں سے (رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثانی صـ۲۵ مطبع صدیقی لاہور)

ف۔ حالانکہ بی بی صفیہ اسلام لا چکی تھیں۔ مگر بی بی عائشہ نے انکو یہودیہ کہہ دیا۔

طلاق عمرہ بنت جون

بی بی عائشہ سے روایت ہے عمرہ بنت جون نے اللہ کی پناہ مانگی آنحضرت صلعم سے جب وہ آپ کے پاس لائی گئی (اسکو بعض بیبیوں نے سکھا دیا۔ کہ آنحضرت صلعم اس سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ جب کسی بی بی کے پاس جاویں۔ وہ کہے اعوذ باللہ منک اور عمرہ بھولی تھی اس فریب میں آگئی۔ انکی یہ غرض تھی کہ ایسا کہنے سے آپ اس کو نکال دینگے) آپ نے فرمایا تو نے ایسے کی پناہ مانگی۔ جس سے پناہ مانگی جاتی ہے۔ دوسری روایت میں ہے۔ تو نے بڑے کی پناہ مانگی۔ پھر آپ نے اس کو طلاق دے دیا۔ اور اسامہ یا انس کو حکم دیا۔ انہوں نے اس کو تین کپڑے دیئے سفید کتان کے (رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثانی صـ۸ مطبع صدیقی لاہور باب متعۃ الطلاق)

بہتان عظیم۔ بی بی عائشہ پر حکم عدولی کا شبہ

بی بی عائشہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلعم کی مرض الموت میں منہ میں دوا ڈالی اور آپ دوا نہ پلانے کا حکم فرماتے رہے (اشارہ کرتے رہے) ہم یہ سمجھے جیسے ہر مریض کو دوا سے نفرت ہوتی ہے۔ آپ کو بھی ہوگی۔ جب آنحضرت صلعم کو ہوش آیا

توہم سے کہا کہ کیا میں نے تم کو دوا نہ دینے کا اشارہ نہیں کیا تھا۔ ہم نے کہا جیسے مریض کو دوا سے نفرت ہوتی ہے آپ کو بھی ہوگی۔ پس آپ نے فرمایا۔ کہ جس قدر گھر میں ہیں۔ ان سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے۔ میں دیکھتا ہوں مگر عباس کو نہ دینا۔ وہ اس وقت موجود نہ تھے (بخاری جلد ثالث کتاب الطب باب الدواء بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی وفاتہ پ۱۸ ص۳۷ مطبع احمدی لاہور۔ ترجمہ نواب وحید الزمان

بی بی عائشہ کا جھگڑا

جناب سیدہ معصومہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور جناب سرور انبیا سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان جنت نشان کے درمیان ایک دریچہ تھا۔ اسی راستہ حضور انور حسنین الشریفین کی خیریت پوچھا کرتے۔ آدھی رات کو بی بی عائشہ نے اس کھڑکی سے سر نکال کر جناب سیدہ معصومہ سے جھگڑا شروع کر دیا۔ جناب سیدہ معصومہ نے جناب رسول اللہ صلعم سے عرض کر کے اس کھڑکی کو بند کرا دیا (جذب القلوب شیخ عبدالحق دہلوی مطبوعہ نول کشور ص۹۸) یہ تمام روایات موضوع اور سراسر بہتان وافترا ہیں۔

بی بی عائشہ کا میت پر نہ آنا

جناب بی بی اسماء بنت عمیس نے بی بی عائشہ کو میت و ماتم پرسی سیدہ معصومہ پر وصیت سیدہ معصومہ کے سبب منع کر دیا اور گھر میں نہ آنے دیا (جذب القلوب شیخ عبدالحق دہلوی نول کشور ص۱۵۹) یہ صحیح ہے

توہین سیدہ معصومہ خاتون قیامت بتول بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۔ بخاری اور اس کے معاونین محدثین جناب خاتون جنت کی اس طرح توہین وہتک کرتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وایم اللہ لو ان فاطمۃ بنت محمدٍ سرقت لقطعت یدھا ترجمہ اور خدا کی قسم اگر جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا محمدؐ کی بیٹی چوری کرے۔ تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں (بخاری۔ کتاب بدء الخلق پ۱۴ ص۷ مطبع احمدی لاہور۔

ف۔ یہ شان سیدہ معصومہ فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا سے بعید ہے۔ کہ چوری کی نسبت یا خیال بھی صاحبہ عصمت وعفت ومالکہ تطہیر۔ خون ولخت جگر رسول صلعم کو کی جائے۔ اور ایسے کلمات خاتون محشر وسیدۃ النساء العالمین کے واسطے لائے جائیں۔ معاذ اللہ۔

۲۔ آنحضرت صلعم ان کے (حضرت علیؑ) اور حضرت فاطمہ اپنی صاحبزادی کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا۔ کیوں تم دونوں تہجد کی نماز نہیں پڑھتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جب ہم کو اٹھانا چاہے گا اٹھا دیگا۔ جب میں نے یہ کہا۔ تو آپ

لوٹ گئے اور کچھ جواب نہ دیا۔ پھر میں نے سنا جب آپ پیٹھ موڑ کر جا رہے تھے۔ اپنی ران پر ہاتھ مارتے جاتے تھے اور سورہ کہف کی یہ آیت پڑھتے جاتے تھے وکان الانسان اکثر شیئی جدلا (صحیح بخاری مترجم۔ کتاب التہجد پ ۵ ص مطبع احمدی لاہور

ف۔ یہ عجب طوفانِ بے تمیزی اور بہتان ہے۔ کہ حکم عدولی کا الزام بخاری صاحب نے خاندان نبوت پر لگا دیا۔ حالانکہ عبادت۔ ریاضت۔ زہد تقوی اسی خاندان سے لوگوں کو حاصل ہوا ہے۔ اور اسی عبادت کی وجہ سے جناب سیدہ معصومہ خاتون جنت و خیر النساء و سیدۃ النساء قرار پائیں۔ اور اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں ان کا مداح ہے۔ آیت تطہیر۔ آیت مباہلہ۔ آیت ولایت۔ سورہ دہر گواہ ہیں۔ اور جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام قائم اللیل وصائم الدہر تھے (اور ہر رات کو ایک ہزار رکعت نماز شروع کرنے میں اللہ اکبر سننے کی آواز خلوت سے آپ کے آستانِ عالی کے خادموں کے کان میں پہنچتی رہے (تفسیر قادری ص ۴۵۱ الفتح)

ب۔ سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود شان علی المرتضےٰ ہے (تفسیر معالم التنزیل وغیرہ)

کسے را میسر نہ شد ایں سعادت ... بہ کعبہ ولادت بہ مسجد شہادت

آنحضرت صلعم کی طاقت رجولیت

حضرت انس بن مالک نے کہا۔ کہ نبی صلعم اپنی ازواج مطہرات سے رات اور دن کی ایک گھڑی میں صحبت کرتے تھے۔ اور وہ گیارہ تھیں۔ قتادہ نے کہا۔ میں نے اس سے کہا کیا آپ اس قدر طاقت رکھتے تھے۔ انس نے کہا۔ ہم آپس میں باتیں کرتے تھے۔ کہ آنحضرت کو تیس مردوں کی قوت دی گئی ہے (صحیح بخاری۔ پ ۲ کتاب الغسل باب اذا جامع ثم عاد ومن دار علی نسائہ فی غسل واحد ص ۹۵)

ب۔ بی بی عائشہ نے کہا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشبو لگاتی تھی۔ پھر آپ اپنی عورتوں سے صحبت کرتے تھے۔ پھر صبح کو احرام باندھتے۔ گویا میں نبی صلعم کی مانگ پر حالت احرام میں خوشبو کے چمکارے کی طرف دیکھ رہی ہوں (صحیح بخاری۔ پ ۲۔ کتاب الغسل باب من تطیب ثم اغتسل وبقی اثر الطیب۔ فضل الباری ص ۹۶

ج۔ نبی صلعم ایک رات میں اپنی عورتوں پر طواف کرتے تھے۔ اور ان دنوں میں آپ کی نو عورتیں تھیں (کتاب الغسل صحیح بخاری باب الجنب یخرج ویمشی فی السوق و فضل الباری ص ۱۰۱

نوٹ:۔ فرمائیے اس روزنامچہ کے لکھنے سے کیا فائدہ۔ کیا یہ کوئی شرعی مسئلہ تھا۔ سراسر بہتان بخاری ہے

وظیفہ امہات المومنین

حضرت عمر نے مہاجرین کے لئے سال میں دس ہزار اور انصار کے لئے سال میں آٹھ ہزار اور آنحضرت صلعم کی بیبیوں کے سال میں چوبیس ہزار مقرر کئے (بخاری پ ۱۶ ص ۳۲ کتاب المغازی مطبع احمدی لاہور معہ حاشیہ)

نوٹ:- کوئی سنی صاحب اپنی کسی مستند و معتبر کتاب سے بتا سکتا ہے۔ کہ زمانہ خلافت حضرت ابوبکر میں خلافت سے جناب سیدہ معصومہ بنت رسول مقبول صلعم کو کتنا وظیفہ ملتا رہا۔ اور کیوں نہ دیا گیا۔

جیش اُسامہ

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے روم کی طرف ایک لشکر روانہ کیا۔ اور اسامہ بن زید غلام کو اس کا سردار مقرر کیا۔ حالانکہ اس لشکر میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر بھی شریک تھے۔ لوگوں نے اسامہ کے سردار ہونے پر طعنہ مارا۔ یہ سنکر آنحضرت صلعم خطبے کے لئے کھڑے ہوئے فرمایا۔ اگر تم اسامہ کی سرداری پر طعنہ مارتے ہو تو کچھ تعجب نہیں۔ اس سے پہلے تم اس کے باپ کی سرداری میں بھی طعنہ کر چکے ہو اور قسم خدا کی وہ سرداری کے لائق تھا۔ اور سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو پیارا تھا۔ اس کے بعد یہ اسامہ اس کا بیٹا سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو پیارا ہے (صحیح بخاری کتاب المغازی باب بعثت النبی صلعم اسامہ بن زید فی مرضہ الذی توفی فیہ۔ پ ۱۸ ص ۴۸ مطبع احمدی لاہور)

(ف) بخاری صاحب کا اس سے یہ منشا ہے۔ کہ جلیل القدر صحابہ بھی آنحضرت صلعم کی حکم عدولی کرتے تھے اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کی زمانہ نبوت میں یہ پوزیشن رہی کہ وہ ایک غلام کے ماتحت کئے گئے۔ اور حضرت اسامہ امیر المومنین قرار پائے۔ اگر امامت نماز سے حضرت ابوبکر خلیفہ رسول مقبول صلعم قرار پاتے ہیں۔ تو حضرت اسامہ امیر و سردار لشکر ہونے سے خلافت سے کیوں محروم کئے گئے اور حضرت عمر اور حضرت عثمان کس استحقاق سے خلیفہ مقرر ہوئے۔ کیا وہ کبھی پیش نماز یا امیر لشکر محمدیہ صلعم مقرر ہوئے تھے۔ یا آنحضرت صلعم نے انکے واسطے خاص نص فرمائی تھی۔ بخاری صاحب نے ایک اور حملہ کیا ہے۔ کہ جناب رسول خدا صلعم نے مرض الموت میں ایک غلام زادہ کو رؤساء و سرداران قریش و جلیل القدر صحابہ پر امیر کیا۔ ایک گونہ ان کی توہین فرمائی اور اس لشکر میں جناب علی المرتضٰے و حضرت عباس و دیگر اپنے خاندان نبوت سے کیا شامل نہ کیا۔ کیونکہ وہ حاکم اور مولی المومنین و اولی الامر تھے

دریائی جانور سب حلال ہیں

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی ماء البحر ھو الطھور ماءہ و الحل میتتہ

(مترجم سنن نسائی جلد ثانی ص ۳۶۲ باب میتتہ البحر) ابوہریرہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلعم نے

فرمایا۔ سمندر کا پانی پاک ہے۔ اور اس کا مردہ حلال ہے۔

ف۔ یعنی جو دریائی جانور مردہ پکڑا جائے اس کو اس لئے کہا۔ کہ بغیر ذبح درست۔

(ب) کشف المغطاعن کتاب الموطا مطبع صدیقی لاہور ص۱۶ باب الطہور للوضوء

ف۔ اگرچہ سائل نے صرف سمندر کے پانی کا حال پوچھا تھا۔ مگر آپ نے سمندر کے کھانے کا بھی حال بیان کر دیا۔ کیونکہ جیسے وہاں پانی کی کمی ہوتی ہے۔ ویسے ہی کھانے کی بھی کمی ہوتی ہے حلال ہے مُردہ اس کا یعنی جتنے جانور سمندر میں رہتے ہیں۔ جن کی زندگی بغیر پانی کے نہیں ہو سکتی۔ وہ سب حلال ہیں۔ اگرچہ مچھلی کی صورت پر نہ ہوں۔ بلکہ کتے یا سوٗر کی صورت پر ہوں (زرقانی) امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس حدیث میں مردہ سے صرف مچھلی مراد ہے نہ اور جانور سمندر کے مگر اس تخصیص پر کوئی دلیل صریح چاہئے اور یہ حدیث مطلق ہے۔ زرقانی کہتے ہیں۔ کہ یہ حدیث بڑی اصل ہے اصول اسلام سے تمام آئمہ نے اس کو قبول کیا ہے۔ اور فقہاء نے اس کے ساتھ تمسک کیا ہے۔ ہر زمانہ میں ہر ملک میں اور روایت کیا اس حدیث کو بڑے بڑے اماموں نے مثل مالک اور شافعی اور احمد اور اصحاب سنن اربعہ اور دار قطنی اور بیہقی اور حاکم وغیرہم نے طرق متعددہ سے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور ابن مندہ نے اور ترمذی نے حسن صحیح کہا اور کہا۔ کہ پوچھا میں نے بخاری سے تو انہوں نے بھی صحیح کہا۔ انتہی زرقانی (منقول از کشف المغطاعن کتاب الموطا ص۱۶ سبل السلام)

دوم۔ امام مالک کے نزدیک مینڈک حلال ہے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم ص۲۰۵۳)

سوم۔ امام اعظم نعمان بن ثابت کوفی کے نزدیک خرگوش حرام ہے (سبل السلام)

بجُّو حلال ہے

ابن ابی عمار نے جابر سے کہا۔ کیا گفتار (بجو۔ مردہ پٹ جانور) شکار ہے اس نے کہا۔ ہاں میں نے کہا۔ اس کو کھالوں۔ اس نے کہا۔ ہاں میں نے کہا کیا یہ بات رسول اللہ صلعم نے فرمائی ہے۔ کہا اس نے ہاں۔ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔ اور بعض اہل علم اس کی طرف گئے ہیں۔ اور انہوں نے گفتار (بجو) کھانے میں کچھ خوف نہیں دیکھا۔ یہ قول امام احمد اور اسحق کا ہے (ترجمہ جامع ترمذی جلد دوم۔ ابواب الاطعمہ ص۳)

دوم۔ ترجمہ سنن نسائی جلد ثانی ص۳۵۸ مطبع صدیقی لاہور۔ (الضَّبُعَ)

سوم۔ ترجمہ ابوداؤد مطبع صدیقی لاہور ص۹۶۹۔ احرام کی حالت میں جب محرم اس کا شکار کرے۔ تو ایک دنبہ دیوے۔ اس سے معلوم ہوا کہ گفتار (بجو) حلال ہے یہی قول ہے شافعی اور محققین علماء کا۔

نوٹ معلوم ہوا۔ کہ مذہب اہل حدیث اور اہل سنت والجماعت میں مردہ دریائی جانور کچھوا کمان۔ پلیتر بمن۔ گھڑیال۔ سنسار۔ مینڈک۔ تیندوا۔ دریائی گتا۔ دریائی سور۔ سرطان بحری۔ اودبلاؤ۔ ادھر۔ گوہ۔ گدھا۔ گھوڑا۔ بجو۔ سب حلال ہیں۔ فافہم وتدبر۔

نتیجہ کیوں مسلمانو! آپ نے صحاح ستہ سنیہ کی احادیث سے شان رسالت کو بخوبی پڑھا کہ مذہب سنی نے جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردار دوجہاں پاک ومقدس و معصوم نبی آخرالزمان پر کس بلے ردی سے حملے کئے ہیں۔ کہ آپ کو ایک بازاری آدمی معاذ اللہ شہوت پرست اور ڈاکو ولٹیر ا ثابت کیا ہے۔ اور امہات المومنین کے چال چلن۔ روزانہ زندگی پر کس شوخی وگستاخی سے حملے کئے ہیں۔ کہ بدن کانپ اٹھتا ہے۔ جی تھرتھراتا ہے جناب بی بی عائشہ ایک نوجوان ۱۵۔۱۶ سالہ بی بی کی صرف محبت جتانے اور اہلبیت رسالت صلعم سے افضل ٹھہرانے کے واسطے کیا شرافت ومتانت دکھائی ہے۔ کیا ایک شریف بی بی ایسے پوست کندہ حالات زناشوئی کے عوام الناس میں کہہ سکتی ہے۔ جیسا کہ بخاری اور مسلم ودیگر محدثین ومورخین نے جناب بی بی صاحبہ کی طرف منسوب کئے ہیں۔ مسلمانو انصاف کرو۔ کہ ایسے چال چلن ایسے عادات ایسے کیرکٹر کے بھی صالحہ ومومنہ بی بی ہوسکتی ہے۔ یہ بہتان عظیم ہے۔

مسلمانو! یہ سب روایات جھوٹی اور موضوعات قابل اخراج ہیں۔ جس مذہب میں نہ اللہ تعالے کی شان۔ توحید ومعرفت ہو جس ملت میں نہ شان وعزت رسالت ہو۔ اور نہ ہی ازواج النبی صلعم کی تعظیم وتکریم ہو۔ تو بھلا وہ مذہب کس طرح حقانیت کا دعویٰ کرسکتا ہے۔ وہ مذہب کس طرح دنیا میں بہتر وافضل شمار ہوسکتا ہے۔ وہ مذہب کس طرح راہ نجات بتاسکتا ہے۔ وہ کیونکر فرقہ ناجیہ ہے۔

مسلمانو! مذہب سنی حنفی۔ اہل حدیث۔ مرزائی۔ قادیانی سب بناوٹی وقیاسی اور لوگوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ اور اس میں ہزاروں موضوعات بھری پڑی ہیں۔ اسلام میں رخنہ انداز ہیں اسلام کو برباد کرنے والی ہیں۔ تم لوگ مرنے سے اول خوب غور کرو۔ آؤ مذہب امامیہ کا دامن پکڑو۔ جو اصلی وحقیقی مذہب مقدس وپاک اسلام ہے اور اسلام کی پاکیزگی بتاتا ہے اور چند روزہ زندگی۔ اجماع خویش واقارب کے لحاظ کو لات مارو۔ اور راہ حق اختیار کرو۔ اور بزرگان دین پر الزام مت لگاؤ۔

آئینہ چہارم تحریف القرآن و تحریق الفرقان

مذہب سنی قرآن شریف کی تحریف تغیر و تبدل کمی اور بیشی اور نقص کا قائل ہے۔ کتب احادیث وتفاسیر و تواریخ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت ابوبکر و حضرت عثمان نے قرآن شریف کو جمع کرتے وقت بزرگ اہلبیت رسالت صلعم جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام و حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت عبداللہ بن مسعود اور دیگر قاری و حافظ صحابہ کرام کو شامل نہیں کیا۔ نہ کوئی کمیٹی پڑتال مقرر کی نہ مجمع عام میں حافظوں کے روبرو قرآن سنایا گیا۔ صرف ایک اصحاب حضرت زید بن ثابت نوجوان سے قرآن شریف کو لکھوایا۔ حضرت عثمان نے قرآن شریف کی تنزیل کو بدل ڈالا۔ سات قرأت کو مٹا دیا۔ اور ایک قرأت قریش مقرر کر دی۔ باقی کل مصاحف و اوراق وغیرہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں لکھے گئے تھے اور حضرات شیخین کے زمانہ تک محفوظ چلے آتے ہیں اور تبرکات وحی تھے۔ جن کو خود جناب رسول خدا صلعم نے اپنے کاتبوں سے لکھوائے تھے۔ وہ قابل قدر و حفاظت تھے۔ ان سب کو جلا دیا اور مروان بن حکم نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر کا جمع کیا ہوا قرآن شریف بھی جلا ڈالا۔ صحابہ میں اختلاف قرأت رہا۔ کئی آیات بکری کھا گئی۔ کئی آیات گم ہوئیں۔ غرض اہل سنت کے نزدیک مصحف عثمانی مکمل ہرگز نہیں ہے۔ دیکھو مظاہر الحق جلد ۲۔ فضائل القرآن صـ ۲۴۲ بخاری کتاب فضائل القرآن پ ۲ صـ ۱۲۲ احمدی پریس لاہور)

قرآن شریف کی سات قرأت

۱۔ ان ابن عباس رضی اللہ عنہ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اقرأنی جبرائیل علی حرف فراجعتہ نلم ازل استزیدہ ویزیدنی حتی انتھی الی سبعۃ احرف (بخاری کتاب فضائل القرآن پ ۲ صـ ۱۲۴۔ احمدی پریس لاہور) ترجمہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جبرئیل نے مجھ کو پہلے عرب کے ایک ہی محاورہ پر قرآن پڑھایا۔ میں نے ان سے کہا۔ اس میں بہت سختی ہو گی۔ میں برابر ان سے کہتا رہا۔ اور محاوروں میں بھی پڑھنے کی اجازت دو۔ یہاں تک کہ سات محاوروں کی اجازت ملی (ب) بخاری کتاب فی الخصومات پ ۹ صـ ۶۶ و پ ۱۴ صـ ۷ احمدی پریس لاہور) سات قرأت پر قرآن شریف اترا۔

جمع القرآن

زید بن ثابت سے روایت ہے کہ جب یمامہ کی لڑائی میں جو مسیلمہ کذاب سے ہوئی تھی مسلمان مارے گئے۔ سات سو صحابہ شہید ہوئے۔ تو ابوبکر صدیق نے مجھ کو بلوا بھیجا۔ میں گیا تو دیکھا حضرت عمر وہاں بیٹھے ہیں۔ ابوبکر نے کہا۔ عمر میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے قاری بہت مارے گئے۔ میں ڈرتا ہوں۔ ایسا نہ ہو۔ اسی طرح لڑائیوں میں قاری مارے جائیں اور بہت سا قرآن جو اس وقت سینوں میں تھا ہاتھ سے جاتا رہے تو میں مناسب سمجھتا ہوں۔ آپ قرآن کو اکٹھا کرنے کا حکم دیجئے۔ اس وقت میں نے عمر سے کہا یہ تو بتلاؤ کہ جو کام آنحضرت صلعم نے نہیں کیا (قرآن کا ایک مصحف میں جمع کرنا) اور تم کیسے کروگے۔ عمر نے کہا۔ اگر یہ کام حضرت نے نہیں کیا۔ تو خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے۔ اس میں بڑی مصلحت ہے۔ میرا سینہ بھی کھول دیا۔ مجھ کو بھی یہ کام مناسب نظر آیا۔ اور عمر کی جو رائے تھی وہی رائے میری بھی قرار پائی زید بن ثابت کہتے ہیں۔ ابوبکر نے کہا۔ تو ایک جوان عقلمند آدمی ہے ہم کو تیرا اعتبار ہے۔ اور تو آنحضرت صلعم کے زمانہ میں وحی بھی لکھا کرتا تھا (قرآن سے خوب واقف ہے) ایسا کہ قرآن کی تلاش کر اس کو اکٹھا کر۔ زید بن ثابت کہتے ہیں۔ خدا کی قسم اگر یہ لوگ مجھ سے کہتے۔ تم ایک پہاڑ ڈھو تو مجھ پر اتنا سخت نہ ہوتا۔ جتنا کہ یہ کام مشکل ہوا یعنی قرآن کا جمع کرنا۔ میں نے ان سے کہا تم لوگ وہ کام کیونکر کروگے۔ جو آنحضرت صلعم نے نہیں کیا۔ ابوبکر نے کہا۔ گو آنحضرت نے یہ کام نہیں کیا مگر خدا کی قسم یہ کام اچھا ہے اور برابر مجھ سے یہ کہتے رہے۔ یہاں تک کہ اللہ نے جیسے ابوبکر و عمر کے دل میں یہ بات ڈال دی تھی۔ میرے بھی دل میں ڈال دی فتتبعت القرآن اجمعہ من العسب واللخاف وصدور الرجال حتی وجدت اخر سورۃ التوبۃ مع ابی خزیمۃ الانصاری لم اجدھا مع احد غیرہ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز ما عنتم حتی خاتمہ براۃ فکانت الصحف عند ابی بکر حتی توفاہ اللہ تعالیٰ ثم عند عمر حیاتہ ثم حفصۃ بنت عمر یعنی میں نے قرآن کی تلاش شروع کی کہیں کھجور کی چھڑیوں پر کہیں باریک پتلے پتھر یا ٹھیکروں پر لکھا پایا۔ کچھ لوگوں کو زبانی یاد تھا۔ غرض اسی طرح جا بجا سے جمع کیا۔ یہاں تک کہ میں نے سورہ توبہ کی آخری آیت صرف ابوخزیمہ انصاری کے پاس لکھی ہوئی پائی اور لوگوں کے پاس لکھی ہوئی نہ تھی یعنی یہ آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم الآیۃ پھر یہ مصحف جو زید بن ثابت نے مرتب کیا۔ ابوبکر کی وفات تک انکے پاس رہا۔ انکے بعد حضرت عمر کے پاس رہا۔ حضرت عمر کی وفات کے بعد ام المومنین حفصہ کے پاس تھا (بخاری باب فضائل القرآن پ ۲۰ ص ۱۲۰/۱۲۱ ترجمہ مولوی وحید الزمان)۔

احراق قرآن

انس بن مالک نے بیان کیا۔ کہ حذیفہ بن یمان حضرت عثمان کے پاس آئے۔ وہ شام اور عراق کے مسلمانوں کے ساتھ آرمینیا اور آذربائیجان فتح کرنے کو لڑ رہے تھے۔ حذیفہ اس سے گھبرا گئے۔ ان لوگوں نے قرآن کی قرأت میں اختلاف کیا۔ اور حضرت عثمان سے کہنے لگے۔ خدا کے واسطے امیر المومنین اس سے پہلے کہ مسلمان یہود اور نصاریٰ کی طرح قرآن میں اختلاف کرنے لگیں۔ اس امت کی خبر لیجئے ان کو مصیبت سے بچائیے۔ یہ سن کر حضرت عثمان نے ام المومنین حفصہ کو کہلا بھیجا۔ کہ اپنا مصحف ہمارے پاس بھیجدو ہم اس کی نقلیں اتار کر پھر تم کو واپس کردیں گے۔ ام المومنین حفصہ نے بھیج دیا حضرت عثمان نے زید بن ثابت اور عبداللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو حکم دیا۔ انہوں نے انکی نقلیں اتاریں حضرت عثمان نے تینوں کے لوگوں یعنی عبداللہ سعید اور عبدالرحمٰن سے یہ بھی کہہ دیا۔ اگر کہیں تم میں اور زید بن ثابت میں جو انصاری تھے۔ قرأت میں اختلاف ہو تو قریش کے محاورے پر لکھنا۔ اس لئے کہ قرآن انہی کے محاورے پر اترا ہے۔ خیر انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب مصحفوں کو تیار کر چکے۔ تو حضرت عثمان نے ام المومنین حفصہ کا مصحف تو انکے پاس واپس کر دیا۔ اور ان مصحفوں میں سے ایک ایک مصحف ہر ایک ملک میں بھجوا دیا وامر بما سواہ من القرآن فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق اور اس کے سوا جتنے الگ الگ پرچوں اور ورقوں میں قرآن لکھا ہؤا لوگوں کے پاس تھا۔ ان سب کے جلا دینے کا حکم دیا۔ ابن شہاب نے کہا مجھ سے خارجہ ابن زید ابن ثابت نے بیان کیا۔ انہوں نے زید بن ثابت سے سنا۔ وہ کہتے تھے جس زمانہ میں ہم مصحف لکھ رہے تھے۔ اس وقت سورہ احزاب کی ایک آیت کا پتہ ملا جو حضرت حفصہ کے مصحف میں بھی نہ تھی۔ اور میں نے بارہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ آیت پڑھتے سنا۔ آخر ہم نے اس کو تلاش کیا۔ کہیں تو لکھی ہوئی وہ خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس لکھی ہوئی ملی۔ وہ آیت یہ ہے من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ ہم نے اس کو سورہ احزاب میں لگا دیا (مترجم بخاری فضائل القرآن پ ۲۰ صفحہ ۱۲۲/۱۲۳ مطبع احمدی لاہور)

(ب) حضرت عثمان کا قرآن جلانا دیکھو۔ تاریخ خمیس مطبوعہ مصر صفحہ ۳۰۴ جلد ۲

(ج) دیکھو صواعق محرقہ ابن حجر مکی مطبوعہ مصر صفحہ ۱۱۰ عربی

(د) روضۃ الاحباب مطبوعہ تیغ بہادر لکھنؤ صفحہ ۲۲۹ جلد دوم

(ہ) مشکوۃ مطبوعہ محمدی دہلی صفحہ ۱۵۰

(د) مشکوٰۃ مطبوعہ امرت سر۔ کتاب فضائل القرآن۔ ربع ۲۔ صہ ۱۳۱
(ذ) ترجمہ تاریخ اعثم کوفی مطبوعہ بمبئی صہ ۱۴۷
(ح) تفسیر اتقان علامہ جلال الدین سیوطی مطبوعہ احمدی صہ ۴۲ وازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ مقصد دوم
(ط) سکیسز آف محمد واشنگٹن ارونگ مطبوعہ لندن ۱۸۵۰ء صہ ۱۶۰ انگریزی ڈمولف کے پاس موجود ہے

کُل پانچ قرآن

کتب احادیث سے ثابت ہے۔ کہ زمانہ خلافت راشدہ میں پانچ قرآن شریف موجود تھے (۱) مصحف عائشہ۔ بی بی عائشہ کا قرآن مصحف عثمانی سے علیحدہ تھا اور اس کی ترتیب الگ تھی حضرت یوسف بن مالک نے کہا۔ کہ میں حضرت عائشہ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں عراق کا ایک شخص آیا وہ پوچھنے لگا۔ کفن کیسا ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا۔ افسوس اس سے مطلب کسی طرح کا بھی کفن ہو۔ تجھے کیا نقصان پہنچا۔ پھر وہ کہنے لگا۔ ام المومنین ذرا اپنا مصحف کو مجھ کو دکھائے۔ انہوں نے کہا کیوں۔ کیا ضرورت ہے۔ اس نے کہا میں آپ کا مصحف دیکھ کر سورتوں کی ترتیب پہچان لوں۔ بعضے لوگ اس کو بے ترتیب پڑھتے ہیں حضرت عائشہ نے کہا۔ پھر اس میں کیا قباحت ہے۔ جونسی سورت تو چاہے پہلے پڑھ اور جونسی سورت چاہے بعد پڑھ۔ اگر اترنے کی ترتیب دیکھتا ہے۔ تو پہلے تو مفصل کی ایک سورت اتری اقرء باسم ربک الاعلی جس میں بہشت دوزخ کا ذکر ہے۔ جب لوگوں کا دل اسلام کی طرف رجوع ہو گیا۔ اعتقاد سے فراغت ہوئی۔ اس کے بعد حلال وحرام کے احکام اترے الآخرہ (بخاری پ ۲۰ صہ ۱۲۵/۱۲۶ فضائل القرآن)

۲۔ مصحف عبداللہ بن مسعود

عبداللہ بن مسعود اور ان کے شاگردوں نے اپنا قرآن حضرت عثمان کو نہ دیا اور نہ اس کو جلایا حضرت عبداللہ بن مسعود کا مصحف حضرت عثمان کے مصحف کی ترتیب پر نہ تھا (بخاری پ ۲۰ صہ ۱۲۶/۱۲۷ فضائل القرآن)

(ب) حضرت شقیق بن سلمہ نے کہا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود نے ہم کو خطبہ سنایا تو کہنے لگے خدا کی قسم میں نے قرآن کی ستر کئی سورتیں خود آنحضرت کے منہ سے سیکھی ہیں۔ تو میں حضرت عثمان کے کہنے پر عمل نہیں کر سکتا۔ کہ اپنا مصحف جلا ڈالوں۔ اور انکے مصحف کی ترتیب کے موافق پڑھا کروں۔ خدا کی قسم آنحضرت صلعم کے اصحاب کو یہ معلوم ہے۔ کہ میں ان سب سے زیادہ اللہ کی کتاب کا علم رکھتا ہوں لیکن یہ صحیح نہیں۔ کہ میں ان سب سے افضل نہیں ہوں (بخاری پ ۲۰ صہ ۱۲۸ افضائل القرآن باب القراء من اصحاب النبی صلعم)

مصحف علی علیہ السلام

حضرت علیؑ کا مصحف بہ ترتیب نزول تھا۔ شروع میں سورہ

اقرا، پھر سورۂ مدثر۔ پھر سورۂ قلم اور اسی طرح پہلے سب کی سورتیں تھیں۔ پھر مدنی سورتیں (حاشیہ بخاری پ ۲ ص ۱۲۷ کتاب فضائل القرآن)

(ب) ابن سیرین کہتا ہے اگر وہ قرآن شریف ہم تک پہنچتا۔ تو حقیقت میں علم کا بڑا ذخیرہ تھا۔ (تاریخ الخلفا علامہ سیوطی زمیندار پریس ص ۹۹

(ج) جناب رسول اللہ صلعم کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے قرآن شریف کو جمع کیا۔ آپ نے اسی ترتیب کے ساتھ جمع کیا جس طرح کہ نازل ہوا (تاریخ الخلفا سیوطی ص ۹۹

۴۔ مصحف حفصہ

اس کو حضرت ابوبکر کے زمانہ بادشاہت میں حضرت زید بن ثابت نے جمع کیا تھا۔ وہ زندگی بھر حضرت بی بی حفصہ بنت حضرت عمر کے پاس رہا۔ مروان نے مانگا۔ تو بھی انہوں نے نہیں دیا۔ انکی وفات کے بعد مروان نے عبداللہ ابن عمر سے وہ مستعار منگوایا اور جلا ڈالا (حاشیہ بخاری پ ۲۰ ص ۱۲۳ کتاب فضائل القرآن و مظاہر حق جلد ۲ فضائل القرآن

۵۔ مصحف عثمانی

سورتوں کی ترتیب۔ وجود قرأت وغیرہ میں حضرت عثمان نے تصرف کیا۔ آنحضرت صلعم کے عہد میں یہ ترتیب سورتوں کی نہ تھی۔ اور اسی لیئے نمازی کو جائز ہے۔ کہ جس صورت کو چاہے پہلے پڑھے جس سورت کو چاہے بعد میں پڑھے۔ ان میں ترتیب کا خیال رکھنا کچھ لازم نہیں (حاشیہ بخاری پ ۲۰ ص ۱۲۳ ترجمہ مولوی وحید الزمان)۔

اختلاف قرأت صحابہ

اس اختلاف سے صاف ثابت نہیں ہے کہ صحیح قرأت کون ہے آیا موجودہ مروجہ قرآن شریف کے آیات یا قرأت صحابہ اور ان دونوں میں کلام الہٰی اصلی کون ہے۔

۱ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا۔ عکاظہ اور مجنہ اور ذوالمجاز جاہلیت کے زمانہ کی بازاریں تھیں۔ جب اسلام کا زمانہ آیا۔ تو مسلمانوں نے ان بازاروں میں جانا سوداگری کرنا برا سمجھا۔ اسوقت سورۂ بقر کی یہ آیت اتری لَیسَ عَلَیکُم جُنَاحٌ اَن تَبتَغُوا فَضلاً مِن رَبِّکُم فی مواسم الحج تر۔ ھا ابن عباس (مترجم بخاری۔ کتاب البیوع پ ۸ ص ۳۲)

۲۔ عن صفوان بن یعلیٰ عن ابیہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرء علی المنبر ونادوا یامالک قال سفیان فی قرأتہ عبداللہ ونادوا یامال (مترجم بخاری کتاب بدءالخلق پارہ ۱۳ ص ۱ ترجمہ صفوان بن یعلی نے اپنے یعلی بن امیہ سے انہوں نے کہا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ منبر پر سورہ زخرف کی اس آیت کو یوں پڑھتے تھے ونادوا یامالک سفیان نے

نے کہا۔ عبداللہ بن مسعود نے یوں پڑھا ہے ونادوا یامال (ترجمہ مولوی وحید الزمان)

۳۔ نافع اور ابن کثیر اور ابن عامر نے یونہی پڑھا ہے کذب اصحاب اللیکۃ المرسلین اور مشہور قرأت اصحاب الایکۃ ہے (مترجم بخاری حاشیہ پ ۱۳ ص ۹۵۔ کتاب بدء الخلق

۴۔ ابراہیم نخعی نے کہا۔ عبداللہ بن مسعود کے شاگرد شام کے ملک میں ابو الدرداء صحابی کے پاس گئے۔ ابو الدرداء ڈھونڈ کر انسے ملے اور ان سے پوچھا عبداللہ بن مسعود کی طرح تم میں کونسا شخص قرآن پڑھتا ہے۔ انہوں نے کہا ہم سب اسی طرح پڑھتے ہیں۔ ابو الدرداء نے کہا کس کو زیادہ یاد ہے۔ انہوں نے علقمہ کی طرف اشارہ کیا۔ ابو الدرداء نے علقمہ سے پوچھا اچھا عبداللہ ابن مسعود سورۃ واللیل کو کس طرح پڑھتے تھے۔ علقمہ نے کہا۔ یوں پڑھتے الذکر والانثیٰ ابو الدرداء کہنے لگے۔ اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔ کہ میں نے آنحضرت صلعم کو اسی طرح پڑھتے سنا ہے۔ مگر یہ شام کے ملک والے چاہتے ہیں یوں پڑھو وما خلق الذکر والانثیٰ میں تو خدا کی قسم کبھی اس طرح نہیں پڑھنے کا (ترجمہ مولوی وحید الزمان) پ ۲۰ کتاب فضائل القرآن ص ۹۶ و ص ۱۴ و ص ۱۲۰ المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد ۲ ص ۸۴۱/۸۴۲۔

۵۔ حضرت عمر کی قرأت یوں تھی غیر المغضوب علیھم وغیر الضالین (بخاری پ ۱ ص ۴۳ سورہ بقر مترجم احمدی پریس)

۶۔ قرأت ابن عباس عن عطاء سمع ابن عباس یقرء علی الذین یطوقونہ فدیۃ طعام مسکین قال ابن عباس لیست لمنسوخۃٍ ترجمہ عطاء ابن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس سے سنا۔ وہ یوں پڑھتے تھے وعلی الذین یطیقونہ طعام مسکین ابن عباس نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں ہے (مترجم پ ۱ ص ۵۸ احمدی پریس لاہور)

۷۔ ابن عمر نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے ولا توتو السفھاء اموالکم التی جعل اللہ لکم قواما اور مشہور قرأت میں قیاما ہے (بخاری مترجم کتاب التفسیر پ ۱ ص ۹۶ کتاب التفسیر سورہ آل عمران)

۸۔ قرأت ابن مسعود آیت متعہ ابن مسعود نے قرآن میں یوں پڑھا ہے فما استمتعتم منھن الی اجل مسمّی جس سے صراحت متعہ کی حلت ثابت ہوتی ہے (بخاری پ ۱ ص ۱۱ کتاب التفسیر۔

۹۔ قرأت حضرت عبداللہ ابن عباس عن سعید ابن جبیر عن ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین ورھطک منھم المخلصین لیکن جمہور نے اس آیت کو نہیں پڑھا مصحف عثمانی میں نہیں لکھی گئی (بخاری کتاب التفسیر تبت یدا ابی لہب پ ۲۰ ص ۱۴۰ مترجمہ مولوی وحید الزمان

۱۰- فنزلت تبت ابی لہب وتب وقد تب هكذا اقراها الاعمش اعمش نے یوں ہی پڑھا (بخاری - کتاب التفسیر - تبت یدا ابی لہب - پ ۲۰ ص ۱۱۵)

۱۱- قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس کو عبداللہ بن مسعود قرآن میں داخل نہیں سمجھتے تھے - بلکہ کوئی مصحف میں لکھتا تو چھیل ڈالتے وہ کہتے یہ دونوں صورتیں صرف اس لئے اتریں کہ لوگ بطور تعویذ کے پڑھا کریں (بخاری پ ۲۰ ص ۱۱۷ مترجم) کتاب التفسیر

۱۲- علامہ سیوطی نے ابن عمر کی طرف اس قول کو منسوب کیا ہے قال ابن عمر لا يقولن احدكم قد اخذت القرآن كله وما يدريه ما كله قد ذهب منه قرآن كثيرا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو نہ کہے - کہ اس نے تمام قرآن کو حاصل کیا ہے - ہر گز تمام حاصل نہیں کیا تحقیق اس قرآن سے بہت کچھ چلا گیا (اتقان علامہ سیوطی جلد ۲ ص ۲۵)

۱۳- حضرت عائشہ کی طرف اس قول کو منسوب کیا ہے قالت كانت سورة الاحزاب تقرأ فی زمان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مائتی اية - فلما كتب عثمان المصاحف لم نقدر منها الا ما هو الان بی بی عائشہ نے فرمایا - سورہ احزاب سورہ بقر کے برابر زمانہ نبوت میں دو سو آیت تھی - جب عثمان نے قرآن لکھا سب کو نہ لکھا (اتقاق ص ۳۱۶)

۱۴- تفسیر ثعلبی اور تفسیر المشکل ابن قتیبہ میں ہے ان عثمان قال فی قوله تعالیٰ ان هذان لساحران ان فی القرآن لحنا فقال رجلا صحيح ذلك الغلط فقال دعوه فانه لا تحل حرام ولا يحرم حلال - یعنی حضرت عثمان نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا یہ قول ان هذان لساحران غلط ہے - ایک شخص نے کہا - اس غلطی کو صحیح کر دیجئے - تو جواب دیا - اس کو چھوڑ دو - یہ کسی حرام کو حلال اور کسی حلال کو حرام تو کرتا ہی نہیں -

۱۵- چند آیات بکری کھا گئی

ارزع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد دوم ص ۳۹ عن عائشة قالت لقد نزلت اية الرجم ورضاعة الكبير عشرا ولقد كان صحيفة تحت سريري فلما مات رسول الله صلى الله عليه واله وسلم وتشاغلنا بموته دخل دجن فاكلها ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رجم کی آیت اتاری اور بڑے آدمی کو دس بار دودھ پلا دینے کے اور یہ دونوں آیتیں ایک کاغذ پر لکھی تھیں - میرے تخت کے تلے - جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی - اور ہم آپ کی وفات میں مشغول تھے - تو گھر کی پلی ہوئی بکری آئی - اور وہ کاغذ کھا گئی (ترجمہ سنن ابن ماجہ باب رضاع الکبیر مطبع صدیقی ص ۳۹)

۱۶۔ آیت رجم گم ہے

عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے۔ حضرت عمر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا۔ اللہ جلشانہ نے حضرت محمد صلعم کو حق کے ساتھ بھیجا۔ اور انپر کتاب اتاری۔ اسی کتاب میں رجم کی آیت تھی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھا ہم نے اس آیت کو پڑھا اور یاد رکھا اور سمجھا تو رجم کیا رسول اللہ صلعم نے اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا۔ میں ڈرتا ہوں۔ جب زیادہ مدت گذرے تو کوئی یہ نہ کہنے لگے۔ ہم کو تو اللہ کی کتاب میں رجم نہیں ملتا۔ پھر گمراہ ہوجاوے اس فرض کو چھوڑ کر جس کو اللہ تعالی نے اتارا۔ بیشک رجم حق ہے اللہ تعالے کی کتاب میں اس شخص پر جو محصن ہوکر زنا کرے مرد ہو یا عورت جب گواہ قائم ہوں زنا پر حمل ظاہر ہو یا خود اقرار کرے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد ۴ صفحہ ۱۶۹۳)

(ب) رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثانی صفحہ ۲۶۵ باب الرجم

(ج) ترجمہ ابو داؤد مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۱۱۲۱ باب فی الرجم

(د) ترجمہ جامع ترمذی جلد اول نول کشور باب ماء جاء فی تحقیق الرجم صفحہ ۴۴۹

(ہ) کشف المغطاء عن کتاب الموطا مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۵۳۴ کتاب الحدود۔ اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے اختیار میں میری جان ہے۔ اگر لوگ یہ نہ کہتے عمر نے بڑھا دیا کتاب اللہ میں تو میں اس آیت کو قرآن میں لکھوا دیتا الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھا

۱۷۔ قرآن شریف کا چھپانا

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے۔ انہوں نے اپنے یاروں سے کہا۔ اپنے اپنے قرآن چھپا رکھو اور جو کوئی چھپا رکھے گا کوئی شے وہ لاویگا اس کو قیامت کے دن۔ پھر کہا۔ تم مجھے کس شخص کی قرأت کی طرح قرآن پڑھنے کا حکم کرتے ہو۔ میں نے تو رسول اللہ صلعم کے سامنے ستر بر کئی سورتیں پڑھیں اور رسول اللہ صلعم کے اصحاب یہ جانتے ہیں۔ کہ میں ان سب میں زیادہ جانتا ہوں اللہ کی کتاب کو اور جو میں جانتا کوئی مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو تو میں چلا جاتا۔ اس کے پاس شفیق نے کہا۔ میں رسول اللہ صلعم کے اصحاب کے حلقوں میں بیٹھا۔ میں نے کسی سے نہیں سنا جس نے عبداللہ کی اس بات کو رد کیا ہو یا انپر عیب لگایا ہو۔

ف۔ عبداللہ بن مسعود کے مصحف میں بعض بعض مقاموں میں جمہور کے مخالف قرأت تھی۔ ان کے یاروں کا بھی مصحف انہی کی طرح تھا۔ لوگوں نے اس بات پر انکار کیا۔ اور عبداللہ کو جمہور کے موافق پڑھنے کا حکم کیا اور انکے مصحف کو جلانے کے واسطے طلب کیا۔ لیکن انہوں نے اپنا مصحف نہیں

دیا۔ اور اپنے یاروں سے بھی کہدیا چھپاڈالو۔ کیونکہ جو چھپاؤ گے وہ اس آیت کے بموجب (ومن یغلل یات بما غل یوم القیمہ) قیامت میں لاؤ گے تو تم قیامت میں قرآن لے کر آؤ گے۔ اس سے زیادہ کونسا شرف ہے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم باب من فضائل عبداللہ بن مسعود ص ۲۴۴ و ترجمہ جامع ترمذی جلد ۲ ابواب التفاسیر ص ۳۷۷ نول کشور۔

(ب) جناب رسول اللہ صلعم فرماتے تھے۔ تم قرآن چار آدمیوں سے سیکھو عبداللہ بن مسعود معاذ بن جبل ابی بن کعب اور سالم غلام ابو حذیفہ مگر افسوس ہے کہ حضرات شیخین نے سب سے اول جمع قرآن میں ان چاروں اصحاب جلیل القدر سے اور حضرت عثمان نے حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابی بن کعب حضرت سالم سے جمع قرآن کے وقت انسے مشورہ تک نہ لیا۔ بلکہ حضرت عبداللہ بن مسعود کا قرآن شریف جلانے کو حکم دیا۔ فرماتے حضرت عبداللہ کا قرآن شریف کہاں گیا۔

۱۸۔ صلوٰۃ العصر

ابی یونس غلام حضرت عائشہ نے کہا۔ کہ مجھ سے حضرت عائشہ نے کہا کہ ایک قرآن ہمیں لکھ دو اور فرمایا۔ کہ جب تم اس پر پہنچو حافظوا علی الصلوٰۃ تو مجھے خبر دو پھر جب میں وہاں تک پہنچا میں نے انکو خبر دی انہوں نے مجھے بتلایا کہ یوں لکھو حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین اور فرمایا ایسا ہی سنا ہے میں نے رسول اللہ صلعم سے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم باب الدلیل لمن قال الصلوٰۃ الوسطی ھی صلوٰۃ العصر ص ۶۹۶ جلد دوم) اب صلوٰۃ العصر قرآن میں نہیں۔

(ب) ترمذی ص ۳۳۳ جلد دوم

۱۹۔ آیت رضاعت کہاں ہے

حضرت عائشہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت اتاری گئی تھی عشر رضعات معلومات دس گھونٹ معلوم اور حارث کی روایت میں یوں ہے۔ یہ آیت قرآن کی آیتوں میں اتاری گئی۔ یعنے عشر رضعات معلومات اور حکم ان دس گھونٹ معلومہ کا یہ ہے۔ کہ نکاح کو حرام کرتے ہیں۔ پھر اس آیت خمس معلومات یعنی اس کے پانچ گھونٹ سے منسوخ ہوگئی۔ پھر رسول اللہ صلعم نے وفات پائی اور وہ آیت قرآن میں پڑھی جاتی تھی (ترجمہ سنن نسائی مطبع صدیقی ص ۷۱)۔

(ب) رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ مطبع صدیقی لاہور ص ۳۹ جلد ثانی۔

۲۰۔ ترتیب میں گڑبڑ

یزید فارسی سے روایت ہے۔ میں نے سنا ابن عباس سے کہتے تھے۔ کہ میں نے حضرت عثمان سے کہا۔ تم نے سورہ برات کو جو مئین

میں سے ہے انفال سے ملا دیا۔ حالانکہ وہ مثانی میں سے ہے۔ اور تم نے انفال کو سات لمبی سورتوں میں کر دیا اور انفال اور برائت کے بیچ میں بسم اللہ کیوں نہ لکھی حضرت عثمان نے کہا۔ رسول اللہ صلعم پر آیتیں اترا کرتیں۔ آپ کاتب کو بلاتے اور اس سے فرماتے اس آیت کو فلانی سورت میں رکھ جس میں فلاں قصہ مذکور ہے اور آپ پر ایک ایک دو آیتیں اترا کرتیں۔ آپ ایسا ہی فرمایا کرتے اور انفال مدینے آنے کے بعد پہلے اتری اور برات کا قصہ انفال کے مشابہ ہے۔ اس وجہ سے گمان ہوا۔ کہ برائت شاید انفال میں داخل ہے۔ اس واسطے میں نے انفال کو سبع طوال میں رکھا۔ اور دونوں کے درمیان بسم اللہ نہیں لکھی (ترجمہ ابوداؤد پ اول صفحہ ۱۹۵)

(ب) اختلاف قرأتِ صحابہ دیکھو ترجمہ ابوداؤد صفحہ ۱۰۱ کتاب الحروف والقرآن)

۲۱۔ اِنَّ عَلِیًّا مَوْلَی الْمُؤمِنِیْن کدھر ہے

حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے یا ایھا الرسول بلّغ ما انزل الیك من ربك اِنَّ علیًا مولی المؤمنین الآخرۃ (تفسیر نیشاپوری تفسیر ابن کثیر تفسیر واحدی۔ ارجح المطالب۔ تفسیر ثعلبی صفحہ ۱۴۳ درمنثور سیوطی جلد دوم صفحہ ۲۹۸ تفسیر مظہری جلد اول صفحہ ۶۸ تفسیر فتح البیان جلد ۳ صفحہ ۸۹)

۲۲۔ لفظ علیؑ نکالا گیا

عن عبد اللّٰہ بن مسعود قال کان یقرأ و کفی اللّٰہ المؤمنین بعلیٍ و کان اللّٰہ قویًا عزیزًا حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے۔ کہ اس طرح پڑھا کرتے تھے۔ کہ لڑائی میں مومنوں کے لئے حضرت علیؑ کی وجہ سے کفایت کی اور اللہ غالب اور مہربان ہے (ارجح المطالب باب سوم صفحہ ۲۱۹ روضۃ الصفا جلد دوم صفحہ ۱۰۹ درمنثور جلد پنجم صفحہ ۱۹۲ مطبوعہ مصر)

۲۳۔ بعضے از علماء در حدیث گفتہ اند۔ کہ علی با بہا از علو ہست بطریق قرأت ھذا صراطُ علیٌّ مستقیم برفع علی و تنوین چنانچہ قرأت یعقوب است۔ مگر موجودہ قرأت علیَّ زبر سے ہے (صواعق محرقہ فارسی صفحہ ۴۵)

۲۴۔ اہلسنت کے نزدیک قرآن مکمل نہیں

زرین حبیش نے کہا۔ کہ ابی بن کعب نے مجھ سے کہا۔ کہ سورۂ احزاب کی کتنی آیتیں شمار کرتے ہو۔ میں نے کہا بہتر یا تہتر آیات۔ ابی بن کعب نے کہا۔ اگر یہ سورت پوری رہنے دی جاتی تو سورہ بقر کے برابر ہوتی (اتقان سیوطی صفحہ ۳۱۶ سطر ۱۳)

۲۵۔ تفسیر درمنثور مطبوعہ مصر جلد سوم صفحہ ۲۰۸ سطر ۱۷ میں ہے ابن ابی شیبہ۔ طبرانی۔ ابوالشیخ حاکم اور ابن مردویہ نے حذیفہ سے اخراج کیا ہے جس سورہ کو تم توبہ کے نام سے یاد کرتے ہو۔ وہ درحقیقت سورہ عذاب ہے۔ خدا کی قسم ہم میں سے ایک بھی ایسا نہیں چھوڑا جس کے متعلق کوئی نہ کوئی عذاب کی آیت نہ آئی ہو۔ اور تم اس سورہ توبہ میں نہیں پڑھتے ہو جو کچھ کہ ہم پڑھا کرتے تھے مگر اس کا چوتھا حصہ (درمنثور)

۲۶۔ ج۳ ۔ صفحہ ۲۰۸ سطر ۲۳ درمنثور سیوطی میں ہے اخراج کیا ہے۔ ابوالشیخ نے عکرمہ سے اس نے کہا کہ سورہ برات کے نازل ہونے پر ہم نے گمان کیا۔ کہ ہم صحابہ میں سے کوئی صحابی بھی ایسا باقی نہ رہے گا جس کے متعلق کوئی نہ کوئی فضیحت نہ نازل ہو۔ اور اسی لئے اس سورہ کا نام فاضحہ ہے

۲۷۔ تفسیر اتقان مطبوعہ احمدی نوع ۴۷، صفحہ ۳۱۶ سطر ۲۰ میں ہے۔ کہ حمیدہ بنت ابی یونس نے کہا۔ کہ ابی نے اسی برس کی عمر میں مجھے آیت پڑھکر سنائی۔ کہ مصحف عائشہ میں یوں ہے ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما وعلی الذین یصلون الصفوف الاول یہ آیت حضرت عثمان کے تغیر و تبدل کرنے سے پہلے موجود تھی (زیادہ دیکھو موعظہ تحریف قرآن و انوار القرآن) قرآن شریف کا بہت حصہ چلا گیا (اتقان جزو ثانی صفحہ ۲۵)

۲۸۔ **عقائد شیعہ** تمام حضرات شیعہ موجودہ قرآن کو منزل من اللہ غیر محرف اور غیر مبدل مانتے ہیں جو شخص اس قرآن شریف میں کمی زیادتی کا ہونا ہماری طرف نسبت کرتا ہے۔ وہ کاذب اور مفتری ہے۔ ہم لوگ صرف اہلسنت کو الزامی جواب دیتے ہیں۔ کہ حضرت عثمان کے زمانہ میں بزرگان اہلسنت واہلحدیث نے قرآن شریف میں تحریف کی۔ کیونکہ حکومت ان کے ہاتھ تھی اور جامع القرآن حضرت عثمان مشہور ہیں شیعہ کا قرآن پر ایمان ہے۔ قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک پڑھتے ہیں شیعہ قرآن شریف کے حافظ ہیں۔ نماز پنجگانہ میں قرآن پڑھا جاتا ہے۔ ہمیشہ اہلبیت رسالت صلعم قرآن شریف سے استدلال کرتے چلے آئے ہیں۔ مقدمہ باغ فدک میں قرآن شریف پیش ہوا جس کے بالمقابل حضرت ابوبکرؓ نے حدیث لا نورث پیش کی۔ جناب امیر المومنین علی المرتضےٰ علیہ السلام حضرات اصحاب ثلاثہ کو قرآن شریف سمجھاتے رہے اور انکے فیصلہ جات قرآن سے کرتے رہے۔ معاویہ نے جب قرآن مجید تیروں پر لٹکائے تو جنگ صفین میں جناب امیر المومنینؑ نے قرآن شریف کو حکم قرار دیا۔ جناب سید الشہدا امام حسینؑ کا سر مبارک نیزہ کی نوک پر کوفہ سے دمشق تک قرآن شریف کی تلاوت کرتا گیا اور شیعہ کے

واسطے جناب رسول اللہ صلعم نے کتاب اللہ و عترت دو امان سپرد کی ہیں۔ تو شیعہ کس طرح منکر قرآن ہو سکتا ہے بلکہ منکر قرآن و ناقص الایمان تو وہ فرقہ ہے۔ کہ جس کے ہاں قرآن شریف جلایا گیا۔ اور کئی آیات بکری کھا گئی۔

(الف) یہ رسالہ اعتقادات حضرت علامہ شیخ صدوق علیہ الرحمۃ جو مسلمہ طور تمام شیعی دنیا میں اعتقادات صحیحہ مشہور ہے مطبوعہ ایران ص۲۹ سطر ۳ میں شیعوں کا عقیدہ قرآن مجید کے متعلق یوں مرقوم ہے۔ ہم شیعوں کا اعتقاد یہ ہے۔ کہ قرآن جس کو خدا نے اپنے پیغمبر محمد صلعم پر نازل کیا ہے۔ جو اس وقت دو جلدوں کے اندر اور لوگوں کے ہاتھ میں موجود ہے۔ یہ اس سے زیادہ نہیں تھا۔ اور اس کی سورتیں لوگوں کے نزدیک ایک سو چودہ ہیں لیکن ہم شیعوں کے نزدیک سورۃ والضحیٰ اور سورۃ الم نشرح ایک سورۃ ہے۔ اور سورۃ لئیلاف اور سورۃ الم تر کیف ایک سورۃ ہے اور جو شخص کہ ہم شیعوں کی طرف یہ نسبت دے۔ کہ ہم شیعہ کہتے ہیں۔ کہ قرآن موجودہ مقدار سے زیادہ تھا۔ وہ شخص جھوٹا۔ کذاب اور مفتری ہے (مفصل دیکھو رسالہ انوار القرآن۔

ب۔ تفسیر مجمع البیان شیعہ مطبوعہ ایران جلد اول ص۵۔ سطر ۱۲ میں علامہ طبرسی لکھتے ہیں۔ کہ قرآن میں زیادتی کا واقع ہونا تو بالاجماع باطل اور غلط ہے۔ ہمارے مذہب کا صحیح عقیدہ یہ کہ اس میں کمی وزیادتی واقع نہیں ہوئی۔ علم الہدے سید مرتضیٰ نے بھی اس عقیدہ کی تائید کی ہے اور فرمایا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں ہی قرآن جمع کر لیا گیا تھا۔ اسی موجودہ صورت میں جیسا کہ وہ اب ہے اور اس پر دلیل یہ کہ پیغمبر صلعم کے زمانے میں قرآن کا باقاعدہ درس ہوتا تھا اور پڑھایا جاتا تھا۔ اور سارا قرآن حفظ کیا جاتا تھا۔ اور صحابہ کی ایک جماعت خاص قرآن حفظ کرانے پر مقرر تھی الآخرہ

(ج) علم الہدے سید مرتضے۔ علامہ صدوق محمد بن بابویہ۔ محقق طبرسی محمد بن الفضل اور تمام جمہور مجتہدین شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہرگز نہیں (قوانین الاصول جلد اول باب ۶ بحث کتاب ص۳۱۵

آئینہ پنجم اہلِ سنت کی ان صحابہ کبار میں گستاخی و بہتان

مذہب سنی کی کتابوں میں ہر ایک مسئلہ - ہر ایک عقیدہ - ہر ایک بات کا اختلاف ہے کوئی مسئلہ یقینی نہیں - سب کے سب مشکوک ہیں - چونکہ یہ تمام کتب غیر معصوم - عوام الناس در پردہ دشمنان دین اسلام کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں - انکی اپنی قیاس واجتہاد اور رائے کا نتیجہ ہے - سب کے سب مخالف کتاب اللہ ہیں - جن سے ایک محقق اور غیر مذہب کا عالم راہِ نجات و صراط مستقیم حاصل نہیں کر سکتا - مذہب سنی میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر اور حضرت عثمان سب سے افضل اور بہتر و اعلےٰ مانے جاتے ہیں - اُنکے مناقب و فضائل میں صحاح ستہ و دیگر کتب تواریخ میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے گئے ہیں - بعض جگہ انکو درجہ نبوت سے بھی بڑھایا گیا ہے - مگر جب انکے عیب اور نقص اور مطاعن لکھنے بیٹھے ہیں - تو پچھلا لکھا ہوا یاد نہیں رہا - انکو درجہ اسلام سے بھی گرا دیا ہے - ان کے اخلاق وفاداری - اسلام ایمان پر سخت حملہ کیا ہے - ان کی کتابوں سے صاف ظاہر ہے - کل صحابہ عدول اور ثقہ نہ تھے - اور جو اصحاب بدری تھے - اُنسے بھی گناہ کبیرہ سرزد ہوئے - اصحاب ثلاثہ افضل نہ تھے -

حالاتِ حضرت ابوبکر صاحب خلیفہ اجماعی اوّل

اخلاق حضرت ابوبکر

کان ابوبکر سبابًا اور نسابًا ترجمہ حضرت ابوبکر بہت گالیاں دینے والے تھے یا زیادہ نسب جاننے والے یہ حضرت عقیل کی لڑائی کا معاملہ ہے (تاریخ الخلفاء عربی علامہ سیوطی ص۲۲)

۲- ابوہریرہ نے کہا - ایک مسلمان (ابوبکر صدیق) اور ایک یہودی (فنحاص) میں گالی گلوچ ہوئی مسلمان نے کہا قسم اس پروردگار کی جس نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے جہاں کے لوگوں پر چن لیا (فضیلت دی) اس طرح قسم کھائی - یہودی نے کہا قسم اس پروردگار کی جس نے موسےٰ کو سارے جہاں کے لوگوں پر چُن لیا - جب یہودی نے یہ کہا - تو مسلمان نے ہاتھ اٹھایا - اس کو ایک طمانچہ لگایا - وہ یہودی آنحضرت صلعم کے پاس آیا - اور مسلمان سے جو اس کا حال گذرا وہ کہہ سنایا - آپ نے فرمایا لا تخیرونی علی موسیٰ فان الناس یصعقون فاکون

اول من یفیق فاذا موسی باطش بجانب العرش فلا ادری اکان فیمن صعق فافاق قبلی او کان ممن استثنی اللہ ترجمہ مجھ کو موسیٰ پر فضیلت مت دو۔ قیامت کے دن ایسا ہوگا۔ لوگ بیہوش ہوجائیں گے۔ مجھے سب سے پہلے ہوش آئے گا۔ موسیٰ عرش کا کونا تھامے ہوئے اب معلوم نہیں وہ بیہوش ہو کر مجھ سے بھی پہلے ہوش میں آجائیں گے یا ان لوگوں میں ہونگے۔ جنکو اللہ نے مستثنے کیا (مترجم بخاری۔ پ ۱۳ صہ ۹۳ کتاب بدء الخلق۔ احمدی پریس لاہور)

نوٹ۔ اس سے تین باتیں ثابت ہوئی۔ حضرت ابوبکر کا گالی دینا۔ حضرت موسےٰ سے آنحضرت صلعم کا درجہ زیادہ نہ ہونا۔ آپ کا بیہوش ہوجانا۔

۲۔ ایک مشرک کو گالی دینا عروہ نے کہا قسم خدا کی تمہارے ساتھیوں کے منہ دیکھتا ہوں۔ یہ نیچ فعل لوگ بھی کرینگے۔ تم کو چھوڑ کر چل دیں گے۔ یہ سنکر ابوبکر صدیق کو غصہ آیا۔ انہوں نے کہا۔ امصص بظر اللات انحن نفر عنه وندعه ابی جالات کا بظر چاٹ کیا۔ ہم حضرت کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے (مترجم بخاری۔ پ ۱۱۔ کتاب الشروط مع الناس صہ ۶ احمدی پریس لاہور واقع صلح حدیبیہ)

نوٹ بظر کے معنے لغت اور بخاری سے دیکھو فحش کلمہ ہے۔

۳۔ فقال یا غنثر فجدع وسبّ وقال کلوا لا ھنیا لکم واللہ لا اطعمه ابدا (پ ۳ کتاب مواقیت الصلوٰۃ صہ ۳)

حضرت ابوبکر نے اپنے بیٹے عبدالرحمن کو کہا۔ او پاجی کوسا اور بُرا کہا۔ اور مہمانوں کو کہا کہ یہ کھانا تم کو خوشگوار نہ ہو۔ میں تو قسم خدا کی اس کھانے سے کبھی نہیں کھاؤں گا۔

حضرت ابوبکر کا اونٹ اور دوچند قیمت

قال یارسول اللہ ان عندی ناقتین اعددتها للخروج فخذ احدھما قال قد اخذتها بالثمن (کتاب البیوع پ بخاری صہ ۶۱)

حضرت ابوبکر نے کہا میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں۔ جن کو میں نے پہلے ہی سے سفر کے لئے تیار کر رکھا ہے۔ ایک آپ لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا میں نے قیمت سے لے لی۔

(ب) حضرت ابوبکر نے دو اونٹنیاں جو انکے پاس تھیں۔ انکو کیکر کے پتے کھلانے شروع کئے۔ چار مہینے تک یہی کھلاتے رہے۔ ابوبکر نے کہا۔ تو آپ دونوں اونٹنیوں میں سے کوئی اونٹنی لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا۔ مگر میں قیمت سے لونگا (کتاب المناقب پ ۱۵ صہ ۶۲۔ بخاری)

ف - کہتے ہیں یہ اونٹنی قصویٰ تھی - یا جدعا راس کی قیمت آٹھ سو درم تھی (حاشیہ بخاری پ ۱۵ ص ۴۲ مترجمہ مولوی وحید الزمان وجذب القلوب شیخ عبد الحق دہلوی ص ۶ نول کشور)

ج - شیخ عبد الحق صاحب دہلوی مدارج النبوۃ جلد دوم ص ۸۱ مطبوعہ نول کشور پر لکھتے ہیں - کہ حضرت ابوبکر کے پاس دو اونٹ تھے - کہ چار سو درہم بر وائتے آٹھ سو درہم کو خریدے تھے اور چار ماہ تک گھاس دانہ کھلایا تھا اور موٹا کیا تھا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کیے - کہ قبول فرماویں - لیکن آنحضرت صلعم نے قیمت کی شرط پر ایک اونٹ خرید لیا اور نو سو درہم ادا کیے اور نہ چاہا - کہ راہ خدا میں کسی کی مدد و استعانت ہو دیہی روایت دیکھو روضۃ الصفا جلد ۲ ص ۵۶ دیرۃ النبی جلد ص ۱۹۸)

جہاد فی سبیل اللہ اور حضرت ابوبکر کی خدمات اسلامی

۱ - جنگ بدر میں حضرت علی علیہ السلام حضرت امیر حمزہ اور حضرت ابو عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب نے جہاد کیا اور فتح حاصل کی مگر حضرت ابوبکر صرف چھپر کے نیچے سرور عالم صلعم کے پاس بیٹھے رہے (بخاری پ ۱۶ ص ۹ - کتاب المغازی)

۲ - جنگ احد میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان بھاگ گئے (ازالۃ الخفا مقصد دوم ص ۱۲ تفسیر ابن کثیر جلد پنجم ص ۳۰۱ روضۃ الصفا جلد ۲ ص ۹۱ مطبوعہ بمبئی سطر ۲۵ - خمیس وحبیب السیر)

۳ - جنگ خندق یا احزاب میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے باوجود فرمانے جناب رسول خدا صلعم کے دشمنوں کی خبر لانے کے واسطے صاف انکار کر دیا - حضرت حذیفہ یمانی خبر لائے (در منثور سیوطی جلد ۵ ص ۸۵)

۴ - عمر بن عبدود کے مقابلہ میں سوائے حضرت علیؑ کے کوئی صحابی نہ نکلا - سب کے سب دم بخود ہو گئے اور ڈر گئے (روضۃ الصفا جلد ۲ ص ۱۰۹)

۵ - جنگ خیبر سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر دو دفعہ ناکامیاب ہو کر واپس ہوئے (مناقب مرتضوی ترجمہ خصائص نسائی - مطبع محمدی لاہور ص ۱۲ - ازالۃ الخفا مقصد دوم ص ۴۹ و بخاری کتاب المناقب حضرت علیؑ حدیث رایت)

۶ - جنگ حنین صرف چہار اصحاب کبار حضرت علیؑ - حضرت عباس - حضرت عبد اللہ بن مسعود - حضرت ابو سفیان بن حارث ثابت قدم رہے - باقی سب کے سب فرار ہو گئے (تفسیر حسینی جلد ۱

صفحہ ۲۳۴ روضۃ الصفا جلد دوم صفحہ ۲۵۴)

۷۔ سریہ وادی الرمل یا ذات السلاسل میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر دونوں عمرو بن عاص کے ماتحت کر کے روانہ کئے گئے۔ مگر وہ دونوں شکست کھا کر مدینہ واپس ہو گئے۔ آخر کو حضرت علی علیہ السلام نے جا کر اس کو فتح کیا (تاریخ حبیب السیر جلد ثانی ص۸ و روضۃ الصفا جلد ۲ صفحہ ۱۶۴ بمبئی) (دونو حضرات اُنکے پیچھے نماز پڑھتے رہے۔ بخاری پ۱۷ صفحہ ۷۸)

۸۔ حج اکبر کے موقعہ پر حضرت ابوبکر سے سورۂ برات واپس لی گئی اور اللہ تعالےٰ کے حکم سے حضرت علیؑ کے حوالہ کی گئی (احمد۔ نسائی۔ ترمذی۔ مشکوٰۃ باب مناقب علی۔ مترجم خصائص نسائی مطبع محمدی لاہور صفحہ ۴۵ بخاری پ۹ صفحہ ۳۔ احمدی پریس لاہور)

۹۔ جنازہ رسول مقبول صلعم سے محرومی

حضرت ابوبکر نے جنازہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نہ پڑھا۔ کفن دفن میں شریک تک نہ ہوئے۔ بنی سقیفہ میں جا کر خلافت اجماعی لینے کی ٹھہرائی اور انصار سے جھگڑا کیا۔ حضرت عمر اور ابوعبیدہ بن الجراح ہمراہ تھے (کنز العمال جلد سوم صفحہ ۱۴۰۔ ارجح المطالب باب چوتھا صفحہ ۲۷۔ تاریخ اسلام جلد ۲ صفحہ ۷۲ تاریخ صغیر بخاری صفحہ ۶۲ صحیح بخاری۔ پ۶ صفحہ ۴ کتاب الجنائز صفحہ ۴ (باب موت یوم الاثنین) مترجم بخاری پ۱۴ صفحہ ۷۷ کتاب المناقب حالات سقیفہ)

ب۔ حضرت ابوبکر نے بی بی عائشہ سے پوچھا تم نے آنحضرت صلعم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا انہوں نے تین دہوئے ہوئے سفید کپڑوں میں نہ اُن میں قمیص تھا اور نہ عمامہ انہوں نے یہ بھی پوچھا۔ کہ آنحضرت صلعم کی وفات کس دن ہوئی تھی۔ کہا پیر کے دن (مترجم بخاری۔ کتاب الجنائز پ۶ صفحہ ۴ باب موت یوم الاثنین۔ کشف المغطا عن موطا صفحہ ۱۵۷)

بیعت حضرت ابوبکر اچانک تھی

ان بیعۃ ابی بکر کانت فلتۃ تحقیق ابوبکر کی بیعت بے سمجھے سوچے اچانک ہوئی (متفق علیہ) تاریخ الخلفا سیوطی زمیندار پریس صفحہ ۳۳ مترجم حاشیہ بخاری پ۱۵ صفحہ ۷۹)

خالفہ یا خلیفہ

جاءہ اعرابی فقال انت خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا قال فما انت قال انا الخالفۃ بعدہ (مجمع البحار انوار امام گجراتی سنی جلد ا صفحہ ۳۷ نول کشور۔ نہایہ ابن الاثیر جذری مطبوعہ مصر صفحہ ۳۵ سطر ۲۴) ایک اعرابی حضرت ابوبکر کی خدمت میں آیا اور عرض کی۔ کیا آپ خلیفہ رسول صلعم ہیں۔ فرمایا نہیں۔ اعرابی نے کہا۔ کہ پھر آپ کون ہیں

فرمایا۔ پھر میں خالفہ ہوں۔ جب وہ خلیفہ رسولؐ سے انکاری ہیں۔ تو انکے مریدوں کا ان کو خلیفہ کہنا زبردستی ہے۔

ب۔ فاما الخالفة فھو الذی من لا غناء عندہ ولا خیر فیہ خالفہ وہ ہے جس سے لوگوں کو بے نیازی حاصل نہ ہو۔ اور اس میں خیر و برکت نہ ہو۔

معصوم نہیں

خلافت کو اختیار کرکے منبر نبیؐ پر کھڑے ہو کر حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ میں تم سب سے زیادہ خلافت کا مستحق نہیں ہوں۔ فرمایا۔ اگر کوئی دوسرا شخص کاروبار خلافت کو چلا سکے۔ تو اس کو خلیفہ بنا دو۔ مجھ سے یہ بار اٹھایا نہیں جاتا۔ کیونکہ آخر میں معصوم نہیں ہوں اور شیطان مجھ پر بھی مسلط ہے۔ امام حسن بصری کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر سے لوگ بعیت کر چکے تو آپ نے فرمایا۔ کہ میں نے خلافت کو قبول کیا ہے۔ مگر میں اس کے ناقابل ہوں۔ شیطان مجھ پر بھی غالب ہے۔ میں نے تمہارا امیر ہونا تسلیم کیا ہے۔ حالانکہ میں تم سے اچھا نہیں ہوں (تاریخ الخلفاء سیوطی صـ ۳۵)

نوٹ۔ غیر معصوم اور مفضول بزرگ خلیفہ رسول نہیں ہو سکتا۔

اصحاب رسولؐ حضرت مالک کا قتل ہونا

حضرت ابوبکر نے حضرت مالک بن نویرہؓ اور اس کی تمام قوم مسلمان کو صرف زکوٰۃ نہ دینے کے بہانہ سے قتل کر ڈالا۔ حالانکہ وہ اصحاب رسول اللہ صلعم محب خاندان مصطفےٰ حبیب اللہ صلعم اور اپنی قوم کا سردار تھا۔ خالد بن ولید صحابی نے بعد قتل حضرت مالک کے اس کی نہایت ہی خوب صورت بی بی سے بلا گذرنے عدت کے شب قتل کو زنا کیا۔ باوجودیکہ حضرت علی علیہ السلام و حضرت عمر نے حکم کیا۔ خالد پر حد قائم کی جائے۔ مگر حضرت ابوبکر نے حدود شرعی میں نرمی برتی۔ حضرت عمر نے اپنے زمانہ میں خالد بن ولید کو سپہ سالاری ملک شام سے معزول کر دیا (تاریخ اسلام جلد دوم صـ ۴۳ کنز العمال)

(۱) الفاروق شبلی نعمانی مطبوعہ آگرہ جلد اول صـ ۱۶۰۔

(۲) تاریخ اعثم کوفی مطبوعہ بمبئی صـ ۳۴۔

(۳) تاریخ طبری ابن جریر طبری نول کشور جلد ۴ صـ ۴۶۴

(۴) صحیح بخاری مطبوعہ بمبئی۔ جلد ۵ صـ ۲۹

(۵) سکیز آف محمدؐ واشنگٹن ارونگ صـ ۵۲ کتاب انگریزی)

مسلمان کو آگ میں جلانا

حضرت ابوبکر نے فجاۃ سلمی مسلمان کو آگ میں ڈالکر جلایا۔

وہ مرتے دم تک کلمۂ شہادت پڑھتا رہا (ابن خلدون۔ ابن اثیر۔ تاریخ اسلام جلد ۲ باب ۲ صہ ۳۳)

حضرت اسامہ بن زید کی ماتحتی

حضرت ابوبکر وحضرت عمر کو حضرت اسامہ بن زید غلام کے ماتحت کر کے آنحضرت صلعم نے لشکر کے ساتھ روانہ کیا۔ کنز العمال۔ کتاب الفروات ملل ونحل شہرستانی صہ ۳

شک خلافت

حضرت ابوبکر میں شک رہے۔ کہ خلافت کس کا حق ہے اور میراث بھتیجی اور پھوپھی کو پہنچ سکتی ہے۔ اور کلالہ کے کیا معنی ہیں حضرت ابوبکر کو افسوس رہا۔ کہ جناب فاطمۃ الزہرا بنت رسول اللہ صلعم کے دروازہ کو نہ کھلواتا۔ اگرچہ لوگ اسکو جنگ کے واسطے بند کئے ہوئے فجاہ سلمی کو آگ میں نہ جلاتا۔ خلیفہ نہ بنتا (تاریخ طبری جلد چہارم مطبوعہ مصر صہ ۵۲ منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند امام احمد حنبل مطبوعہ مصر جلد ثانی صہ ۱۷۱ سطر ۱۱)

شرک خفی

عن معقل بن یسار قال انطلقت مع ابی بکر الصدیق الی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقال یا ابابکر الشرک اخفی فیکم من دبیب النمل فقال ابوبکر وھل الشرک الا من جعل مع اللہ الھا اخر فقال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم تقلتک امک الشرک اخفی من دبیب النمل الا ادلک علی عمل اذا قلتہ ذھب عنک قلیلہ وکثیرہ قال انی اعوذ بک ان اشرک بک وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم (ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ صہ ۹۹) ترجمہ حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے۔ کہ میں حضرت ابوبکر کے ہمراہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گیا حضور انور صلعم نے فرمایا۔ اے ابوبکر مشرک تم لوگوں میں زیادہ تر پوشیدہ چیونٹی کی چال چلتا ہے۔ ابوبکر نے کہا۔ اہل شرک تو وہ ہے۔ جو اللہ کے سوائے دوسرے کی پرستش کرے۔ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ تیری ماں تجھ کو پیٹے۔ شرک چیونٹی کی چال سے زیادہ چھپا ہوا ہے۔ میں تجھ کو ایک عمل سکھاتا ہوں۔ کہ جس کے کہنے سے تھوڑا اور بہت شرک ہوجاتا ہے۔ فرمایا کہہ اللّٰھم انی اعوذبک ان اشرک بک وانا اعلم

حضرت ابوبکر کے بالمقابل حضرت علی علیہ السلام کی شان سنو عن علی علیہ السلام قال قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم الا اعلمک دعاء اذا دعوت بہ غفر لک وکنت مغفورا فقلت بلی قال لا الہ الا اللہ العلی العظیم لا الہ الا اللہ سبحان اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا الحلیم الکریم ترجمہ حضرت علی المرتضی علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کیا میں تجھ کو وہ دعا نہ بتلاؤں۔ کہ جب تو اس کے ساتھ دعا کرلے۔ تو تیری مغفرت ہوجائے۔ حالانکہ تیری

مغفرت ہو چکی ہے۔ میں نے کہا۔ کیوں نہیں۔ پھر یہ دعا فرمائی (خصائص نسائی مترجم مطبع محمدی لاہور صفحہ ۲۴)
نوٹ:۔ یہی کلمات دعا حضرات شیعان علی علیہ السلام نماز میں دعائے قنوت میں پڑھا کرتے ہیں (صابر)

شہادت ایمان

عن ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الشھداء احد ھولاء شھد علیھم فقال ابوبکر الصدیق یا رسول اللہ السنا باخوانھم اسلمنا کما اسلموا وجاھدنا کما جاھدو فقال رسول اللہ بلی ولا ادری ما تحدثون بعدی قال فبکی ابوبکر ثم بکی ثم قال انا لکائنون بعدک (کشف المغطا عن کتاب الموطا مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۳۰۱ حدیث دوسری) ترجمہ ابو النضر سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے شہیدوں کے لئے فرمایا۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کا میں گواہ ہوں حضرت ابوبکر صدیق نے کہا۔ یا رسول اللہ کیا ہم انکے بھائی نہیں ہیں مسلمان ہوئے ہم جیسے مسلمان ہوئے وہ اور جہاد کیا ہم نے جیسے انہوں نے جہاد کیا۔ آپ نے فرمایا ہاں مگر مجھے معلوم نہیں کہ بعد میرے کیا کروگے تو حضرت ابوبکر رونے لگے اور فرمایا۔ کیا ہم زندہ رہیں گے بعد آپ کے (ترجمہ مولوی وحید الزمان) فرمایئے حضرت ابوبکر قطعی بہشتی کیسے رہے۔

جناب رسول اللہ صلعم نے خلیفہ نہ بنایا

عن ابن عمر قال قال عمر انی لا استخلف فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یستخلف وان استخلف فان ابابکر قد استخلف قال فواللہ ما ھو الا ان اذکر رسول اللہ صلعم وابابکر فعلمت انہ لا یعدل برسول اللہ صلعم احدًا وانہ غیر مستخلف (المسلم وسنن ابی داؤد مترجم صفحہ ۳۰۷ مطبع صدیقی لاہور) ترجمہ۔ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے۔ کہ جب حضرت عمر زخمی ہوئے۔ لوگوں نے انسے کہا۔ کہ کسی کو خلیفہ کرنے کے واسطے عمر نے کہا۔ اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کروں تو بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلعم نے بھی کسی کو خلیفہ مقرر نہیں کیا۔ اور اگر میں کسی کو خلیفہ کروں تو بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ابوبکر صدیق نے خلیفہ مقرر کیا۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا۔ تو قسم خدا کی عمر نے ذکر نہیں کیا۔ مگر رسول اللہ صلعم اور ابوبکر کا۔ میں نے جانا۔ کہ وہ رسول اللہ صلعم کے برابر کسی کو کرنے والے نہیں اور وہ کسی کو خلیفہ مقرر نہ کریں گے۔ جامع ترمذی جلد دوم صفحہ ۱۱۴ صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۲۴ ۶۵۲ فتح فقہ اکبر صفحہ ۴۷۔ تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۳۰ مطبع صدیقی)

خ۔ بزاز نے اپنی مسند میں ایک حدیث شریف بروایت حضرت حذیفہ نقل کی ہے۔ کہ لوگوں نے جناب رسول اللہ صلعم سے عرض کیا۔ کہ آپ ہمارے اوپر کسی کو خلیفہ کیوں نہیں مقرر فرماتے حضور نے

ارشاد فرمایا۔ کہ اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر کروں۔ اور تم اس کی نافرمانی کرو۔ تو تم پر عذاب الٰہی نازل ہوگا (تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۳)

ب۔ اگر حضرت ابوبکر کو جناب رسول اللہ صلعم اپنا جانشین اور خلیفہ بنا جاتے تو بعد وفات سرور عالم صلعم خلافت پر جھگڑا نہ اُٹھتا۔ آپ جنازہ و کفن و دفن رسول مقبول صلعم نہ چھوڑتے۔ اور سقیفہ بنی ساعدہ میں جا کر خلافت کے واسطے نہ جھگڑتے۔ آپ حضرت عمر کو خلیفہ نہ بناتے اور حضرت عثمان پر شوری نہ ہوتا۔ معلوم ہوا۔ کہ خلافت اصحاب ثلاثہ اجماعی ہے اور منصوص من اللہ ہرگز نہیں۔ (مترجم بخاری پ ۶ صفحہ کتاب الجنائز)

بغیر گواہ قرضہ ادا

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔ جب بحرین سے محصول کا روپیہ آئیگا۔ تو میں تجھ کو اتنا اتنا تین لپ بھر کر روپیہ دوں گا۔ پھر آنحضرت صلعم کی وفات اس روپیہ کے آنے سے پہلے ہی وفات ہوگئی۔ ابوبکر صدیق کے پاس یہ روپیہ آیا۔ انہوں نے منادی کرائی۔ دیکھو آنحضرت پر کسی قسم کا کچھ قرض آتا ہو آپ نے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو۔ تو میرے پاس آئے۔ اور اپنا حق لے لے۔ جابر کہتے ہیں۔ کہ میں یہ منادی سنکر حضرت ابوبکر کے پاس گیا۔ انسے بیان کیا۔ کہ آنحضرت صلعم نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا تھا۔ اگر بحرین کا روپیہ آئے گا۔ تو میں تجھ کو اتنا اتنا تین لپ بھر کر دونگا پھر حضرت ابوبکر نے مجھ کو اتنا روپیہ دیا (بخاری۔ کتاب المغازی۔ باب قصہ عمال والبحرین پ ۱۷ صفحہ ۹۱ مطبع احمدی لاہور)

ب۔ کل روپیہ حضرت ابوبکر نے حضرت جابر کو ایک ہزار دیا تھا (بخاری۔ کتاب الشہادت پ ا صفحہ ۵۹) مگر افسوس ہے کہ باوجود وثیقہ فدک و گواہان کے باغ فدک دختر رسول مقبول کو نہ دے سکے۔

داماد کو جاگیر بخش دی

حضرت زبیر سے منقول ہے۔ کہ ہم معاویہ کے پاس گئے۔ تو پوچھا مسلول زمین کیا ہوئی۔ میں نے کہا۔ کہ وہ میرے پاس ہے۔ معاویہ نے کہا قسم خدا کی میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے لکھا تھا۔ حضرت ابوبکر نے حضرت زبیر کو دینا چاہا۔ تو ہم سے کہا۔ لکھ دو۔ اتنے میں حضرت عمر آگئے۔ تو حضرت عمر نے جو اُن دونوں کو دیکھا۔ تو فرمایا معلوم ہوتا ہے۔ کچھ تخلیہ کی باتیں ہیں۔ حضرت ابوبکر نے کہا۔ ہاں۔ جب عمر چلے گئے تو اس کاغذ کو نکالا۔ اور ہم نے اس کو تمام کیا (کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۱۸۹)

ب۔ حضرت زبیر بن عوام یہ جائداد اتنی بڑھی۔ کہ انکی وفات کے بعد اس کے بیٹے عبداللہ

بن زبیر نے ترکہ تقسیم کیا۔ زبیر کی چار بی بیاں تھیں۔ باوجودیکہ تیسرا حصہ وصیت کا نکالا گیا۔ جب بھی ہر بی بی کو بارہ بارہ لاکھ ہاتھ آئے۔ اور کل جائداد زبیر کی ۵ کروڑ دو لاکھ کی ہوئی (بخاری پ ۱۲ کتاب الجہاد والسیر ص ۸۹ وازالۃ الخفاء مقصد دوم ص ۱۹۵ سطر اول)

ج۔ حضرت زبیر نے نقد روپیہ اشرفی انہوں نے نہیں چھوڑا۔ البتہ زمینیں چھوڑیں۔ ایک زمین غابہ۔ گیارہ گھر مدینہ میں۔ دو گھر بصرے میں۔ ایک گھر کوفہ میں۔ ایک گھر مصر میں۔ اور زبیر نے غابہ کی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں لی تھی (پ ۱۲ ص ۸۹ بخاری۔ کتاب الجہاد والسیر)

نوٹ:۔ حضرات۔ انصاف فرمادیں۔ کہ جناب ابوبکر نے اپنے داماد کو زمین دے کر مالا مال کر دیا۔ مگر سادات کرام سے باغ فدک بھی چھین لیا۔ اور سند و اسٹام پیغمبر صلعم کو حضرت عمر نے عین کچہری میں پھاڑ ڈالا۔ جناب سیدہ معصومہ کو ایک کوڑی تک نہ دی۔

حضرت ابوبکر کا باغ فدک دینے سے انکار

کتاب بخاری۔ پ ۱۶ کتاب المغازی ص ۲۱/۲۲ احمدی پریس لاہور پر ہے و بخاری پ ۱۲ ص ۱۶ دیکھو) عن عایشۃ ان فاطمۃ علیہا السلام بنت النبی صلعم ارسلت الی ابی بکر تسالہ میراثہا من رسول اللہ صلعم مما افاء اللہ علیہ بالمدینۃ وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال ابوبکر ان رسول اللہ صلعم قال لا نورث ماترکنا صدقۃ انما یاکل ال محمد صلعم فی ھذا المال وانی واللہ لا اغیر شیئا من صدقۃ رسول اللہ صلعم عن حالہا التی کان علیہا فی عہد رسول اللہ صلعم ولاعملن فیہا بما عمل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فابی ابوبکر ان یدفع الی فاطمۃ فیہا شیئا فوجدت فاطمۃ علی ابی بکر فی ذالک فھجرتہ فلم تکلمہ حتی توفیت وعاشت بعد النبی صلعم ستۃ اشہر فلما توفیت دفنہا زوجہا علی لیلاً ولم یوذن بہا ابابکر وصلی علیہا (بخاری پ ۱۶ ص ۲۱/۲۲ وکتاب المغازی)

(ب) صحیح مسلم۔ کتاب الجہاد والسیر باب الف ص ۹۱

(ج) مسند امام احمد حنبل مصری جزو اول ص ۶۰۴ سطر ۴ مسند ابی بکر و سنن ابو داؤد صدیقی پریس لاہور ص ۴۷/۴۸

ترجمہ۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام آنحضرت صلعم کی صاحبزادی نے کسی کو ابوبکر صدیق کے پاس بھیجا۔ وہ آنحضرت صلعم کا ترکہ مانگتی تھیں۔ ان مالوں میں سے جو اللہ نے آپ کو مدینہ اور فدک میں عنایت فرمائے تھے۔ اور خیبر کے پانچویں حصہ میں سے جو بچ رہا تھا

ابوبکر نے یہ جواب دیا۔ کہ آنحضرت صلعم نے یوں فرمایا ہے۔ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو ہم مال واسباب چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے۔ البتہ اس میں شک نہیں کہ حضرت محمد کی اولاد اسی مال سے کھائیں گی۔ اور میں تو آنحضرت صلعم کی خیرات اسی حال پر رکھوں گا۔ جیسے آنحضرت صلعم کی زندگی میں تھی۔ اور جیسا آنحضرت صلعم کیا کرتے تھے۔ میں بھی ویسا ہی کرتا رہوں گا۔ غرض ابوبکر الصدیق نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو اس ترکہ میں سے کچھ بھی دینا منظور نہ کیا۔ اور حضرت فاطمہ علیہ السلام کو ابی بکر پر غصہ آیا انہوں نے انکی ملاقات ترک کر دی اور مرتے دم تک انسے بات نہ کی۔ وہ آنحضرت صلعم کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں۔ جب انکی وفات ہوئی انکے شوہر حضرت علی علیہ السلام نے رات ہی کو انکو دفن کر دیا اور ابوبکر صدیق کو اُن کی وفات کی خبر نہ دی۔ (ترجمہ مولوی وحید الزمان)

سادات کا خمس بند کیا

جبیر بن مطعم سے روایت ہے۔ وہ اور حضرت عثمان بن عفان رسول اللہ صلعم کے پاس گفتگو کرنے کو آئے۔ اسباب میں جو رسول اللہ صلعم نے خمس بنی ہاشم اور بنی المطلب میں تقسیم کر دیا تھا میں نے کہا۔ یا رسول اللہ۔ آپ نے ہمارے بھائیوں بنی مطلب کو حصہ دلایا۔ اور ہم کو حصہ نہ دلایا۔ حالانکہ ہماری اور آپ کی قرابت مثل اُنکے قرابت ہے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک میں ہیں۔ جبیر نے کہا رسول اللہ صلعم نے بنی عبد الشمس اور بنی نوفل کو خمس میں سے نہ دیا۔ جیسے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا۔ پھر ابوبکر صدیق بھی اپنی خلافت میں اسی طرح تقسیم کرتے تھے۔ جیسے رسول اللہ صلعم تقسیم کرتے تھے۔ مگر وہ رسول اللہ صلعم کے عزیزوں کو نہ دیتے تھے۔ جیسا کہ رسول اللہ انکو دیتے تھے۔ (سنن ابوداؤد مترجم ص ۵۳ ، و بخاری کتاب المغازی پ ۱۶ ص ۱۶ مطبع احمدی لاہور)

امامت ابی بکر

بی بی عائشہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کو وہ بیماری ہوئی۔ جس میں آپ کی وفات ہوئی۔ اور نماز کا وقت آیا۔ اذان ہوئی۔ آپ نے حکم دیا۔ ابوبکر سے کہو۔ کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا۔ ابوبکر دل کے نرم ہیں۔ وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے۔ لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ آپ نے پھر وہی حکم دیا۔ پھر وہی عرض کیا گیا۔ تیسری بار پھر حکم دیا اپنی بیویوں سے فرمایا۔ تم یوسف علیہ السلام کی ساتھ والیاں ہوں۔ ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ آخر ابوبکر نماز پڑھانے کے لئے نکلے۔ اس کے بعد آنحضرت صلعم نے اپنا مزاج ہلکا پایا۔ آپ باہر برآمد ہوئے دو آدمیوں حضرت عباس و حضرت علی علیہما السلام پر ٹیکا لگائے پاؤں زمین پر لکیر لگاتے جاتے تھے۔ ابوبکر نے یہ دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہا۔

آنحضرت صلعم نے اشارہ کیا۔ پھر آپ ابوبکر کے بازو بیٹھ گئے۔ آپ نماز پڑھا رہے تھے۔ اور ابوبکر آپ کی پیروی کرتے تھے۔ اور لوگ ابوبکر کی پیروی ابوبکر کھڑے ہوئے تھے (بخاری مترجم تیسیر القاری پ۳ صفحہ ۱۱۰ مطبع احمدی لاہور)

نوٹ۔ اس سے حضرت ابوبکر کی خلافت بلافصل ثابت نہیں ہوتی۔ اگر جناب سرور عالم صلعم کا امام بنانا حضرت ابوبکر کو منظور ہوتا۔ تو خود جناب آتنی تکلیف اٹھا کر مسجد میں تشریف نہ لاتے اور انکو ہٹا کر خود امام نہ بنتے۔ دوسرا آپ نے اپنی بیبیوں کو ڈانٹا تھا۔ کہ دل میں کچھ ہے اور ظاہر اکچھ ہے (تیسرا) خود جناب رسول خدا صلعم اور حضرت عباسؓ اور حضرت علیؑ نے حضرت ابوبکر کی اقتدا نہ کی۔ چوتھا امامت نماز سے خلافت بلافصل اگر ثابت ہے۔ تو حضرت علی نے ایک ماہ کامل جنگ تبوک کے وقت مدینہ منورہ میں نماز پڑھائی۔ حضرت معاذ بن جبل اور دیگر صحابہ گاؤں۔ شہروں محلوں میں نماز پڑھاتے رہے آنحضرت صلعم نے خود صحابۂ کرام کو طائف۔ یمن۔ یمامہ و مکہ و دیگر گرد و نواح مدینہ منورہ میں تعلیم القرآن اور نماز پڑھانے کے واسطے مقرر فرمایا تھا۔ کیا وہ سب کے سب خلفاء رسول مقبول صلعم تھے۔

(ب) جناب رسول اللہ صلعم نے عبدالرحمٰن بن عوف کے پیچھے نماز پڑھی (کشف المغطا عن موطا ص۲۴ صدیقی مطبع لاہور) باب ماجاء المسح علی الخفین

(ج) حضرت عبداللہ بن مکتوم صحابی مدینہ منورہ میں غیر حاضری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں نماز پڑھاتے رہے۔ تو استحقاق خلافت بباعث امامت نماز انکو بھی پہنچتا تھا۔ مگر وہ خلیفہ نہ ہوئے (تفسیر قادری عبس و تولی دیکھو)

حالاتِ حضرت عمر ابن الخطاب خلیفہ دوم اجماعی

اخلاقِ عمر

قریش کی عورتوں نے ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلعم کے روبرو کہا اَنْتَ اَفَظَّ وَ اَغْلَظَ سخت اکل کھری اُجڈ آدمی ہو (بخاری پ۱۳ ص۳۸ کتاب بدء الخلق۔ احمدی پریس لاہور و بخاری پ۱۴ ص۲۶ کتاب المناقب)

ب۔ حضرت ابوبکر کی بہن ام خروہ بنتِ ابی قحافہ کو حضرت عمر نے نوحہ کرنے پر دُرّے لگوائے (طبقات ابن سعد بحوالہ حاشیہ مترجم بخاری پ۹ ص۶۶ کتاب فی الخصومات۔)

ج۔ ام المومنین بی بی سودہ حرم رسول اللہ صلعم کو ڈانٹا۔ جبکہ وہ قضاء حاجت کو رات کے وقت گھر سے باہر نکلیں۔ حضرت عمر نے انکو پکارا خبردار۔ سو وہ ہم نے تم کو پہچان لیا (بخاری مترجم پ۱

صہ۶۷ کتاب الوضو احمدی پریس لاہور) حضرت عمر کی یہ گستاخی حدیث و فرمان نبوی کے صریح مخالف تھی
حدیث شریف قال رسول اللہ صلعم قَدْ اُذِنَ لَکُن ان تخرجن فی حجتکن ترجمہ بی بی عائشہ سے
روایت ہے۔کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ اپنی بیبیوں سے تم کو اجازت ہے۔حاجت کے لئے گھر سے
نکلنے کی۔حاجت سے مراد پاخانہ ہے (مترجم بخاری کتاب الوضو پ۱ صہ۶۷)

(ہ) حضرت ابی بن کعب اصحابی کو دُرّے لگوائے۔قصور یہ کہ وہ ایک روز حضرت عمر کے آگے
چلتے تھے۔

(و) حضرت عمر اور حضرت ابوبکر کی لڑائی۔دونوں جلیل القدر صحابہ میں ہوئی (بخاری پارہ اٹھارہواں
صہ۳۳)

(ز) مشرکین کو گالیاں دینا خندق کی لڑائی میں حضرت عمر قریش کافروں کو بُرا کہنے لگے یُسبُّ
کفارھم انہوں نے کہا۔سورج ڈوبنے کے قریب تک میں نماز نہ پڑھ سکا (مترجم بخاری۔پ۳ صہ۲۷۔
کتاب مواقیت الصلوٰۃ۔احمدی پریس لاہور)

رسول اللہ صلعم سے شیطان نہیں ڈرتا مگر عمر سے بھاگتا تھا

ایک جشن کا تماشا ہو رہا تھا جناب سرور عالم صلعم
اور لوگ اور بی بی عائشہ تماشا دیکھ رہے۔اتنے میں حضرت عمر آئے۔لوگ بھاگ گئے۔جناب رسول
خدا نے فرمایا۔میں دیکھتا ہوں۔کہ عمر سے شیاطین جن و انس بھاگتے ہیں (ترمذی مشکوٰۃ۔الربع الرابع
مناقب عمر صہ۳۷۶)

ب۔ایک چھوکری آنحضرت صلعم کے پاس دف بجا رہی تھی۔کہ اتنے میں حضرت ابوبکر آئے
وہ بجاتی رہی۔پھر حضرت علیؑ پھر حضرت عثمان آئے۔وہ دف بجاتی رہی پھر حضرت عمر آئے۔اس لڑکی
نے دف کو اپنے نیچے ڈال دیا۔اور چوتڑوں پر بیٹھی۔آنحضرت صلعم نے فرمایا۔کہ شیطان حضرت عمر سے
البتہ ڈرتا ہے (مشکوٰۃ۔باب مناقب عمر۔الربع الرابع صہ۳۷۵)

ف مسلمانو! دیکھا یہاں حضرت عمر کا درجہ کتنا بڑھا۔کہ جناب رسول خدا صلعم و حضرت ابوبکر و حضرت
علیؑ اور حضرت عثمان سے شیطان نہ ڈرا مگر حضرت عمر سے ڈر گیا۔کیا تمہارا ایمان اور اسلام کہتا ہے
کہ یہ واقعہ سچا ہے؟

جہاد حضرت عمر

آنحضرت صلعم کے زمانہ نبوت میں کوئی جہاد و خدمات اسلامی سرزد نہ
ہوئی۔اور نہ ہی کسی جنگ میں فتح کا سہرا آپ کے سر پر بندھا۔اپنے زمانہ

خلافت میں کوئی ملک آپ نے بذاتِ خود فتح نہ کیا اور نہ کسی جنگ میں شریک ہوئے۔

۱۔ جنگ بدر میں حضرت عمر نے کوئی بہادری نہیں دکھائی نہ کسی پر تلوار اٹھائی (تاریخ اسلام جلد دوم صف ۵۹)

۲۔ جنگ اُحد میں بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے۔ اور پہاڑی بکری کی طرح چھلانگیں مارتے جاتے تھے (دیکھو روضۃ الصفا جلد دوم مطبوعہ بمبئی صف ۹۱ و تفسیر نیشاپوری جلد ۴ صف ۱۱۰۔ تفسیر کبیر جلد ۳ صف ۱۰۸ منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند امام احمد حنبل جلد اول صف ۴۲۹ سطر ۱۳۔ نہایہ ابن اثیر جزری باب الواو مع القاف صف ۲۴۰ سطر ۱۔ الجزو الرابع۔ لفظ وقل دیکھو)

۳۔ جنگ احزاب و خندق میں حضرت عمر نے کفار کی جاسوسی سے صاف انکار کر دیا (تفسیر درمنثور جلد ۵ صف ۸۵ تاریخ اسلام جلد دوم صف ۱۰۸ فٹ نوٹ)

ب۔ عمر ابن عبدود کے مقابلہ میں نہ خود نکلے نہ اور اصحابہ کو نکلنے دیا۔ بلکہ ابن عبدود کی بہادری بتا کر سب کو ڈرا دیا (تاریخ اسلام جلد ۲ صف ۱۰۹ روضۃ الصفا جلد دوم صف ۱۰۹ سطر ۲۹ بمبئی۔

۴۔ صلح حدیبیہ میں نبوت و رسالت سیدنا محمد رسول اللہ صلعم پر شک کیا۔ اور گستاخانہ گفتگو حضور انور صلعم سے کی (تاریخ خمیس جلد دوم صف ۱۰۹ زاد المعاد ابن قیم جلد اول صف ۳۷۶ سطر اول مکالمہ گستاخانہ کا ثبوت صحیح مسلم مترجم کتاب الجہاد والسیر باب۔ صلح حدیبیہ صف ۱۹۱۲ و منتخب کنز العمال حاشیہ مسند امام احمد حنبل جلد ۴ صف ۴۳ معالم التنزیل صف

گستاخانہ گفتگو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب حدیبیہ کے دن سہیل بن عمرو سے جو قریش کا وکیل تھا صلح کی۔ اور صلحنامہ لکھوایا گیا۔ اس میں سہیل نے یہ شرط بھی لکھوائی۔ اگر ہمارے سین کا کوئی آدمی آپ کے پاس آجائے۔ گو وہ مسلمان ہو گیا ہو۔ تو آپ اسکو ہماری طرف پھیر دیجئے۔ ہم جو چاہیں اس سے کریں سہیل نے کہا۔ میں تو اس شرط پر صلح کروں گا۔ اور مسلمانوں نے اس شرط کو برا جانا ناراض ہوئے۔ انہوں نے گفتگو کی۔ کہا۔ یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کو کافر کے حوالہ کریں سہیل نے کہا نہیں ہوسکتا۔ تو صلح ہی نہیں ہو سکتی۔ آخر آنحضرتؐ نے یہ شرط منظور کر لی اور صلحنامہ لکھوایا (بخاری مترجم پارہ ۱۶ صف ۱۱۷ کتب المغازی)

ب۔ حضرت عمر کہتے ہیں۔ یہ حال دیکھ کر میں آنحضرت صلعم کے پاس آیا۔ میں نے کہا۔ کیا آپ اللہ کے سچے پیغمبر نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا بیشک۔ میں نے کہا تو پھر ہم اپنے دین کو کیوں ذلیل

کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں۔ اور میں اسکی نافرمانی نہیں کرتا۔ وہ میری مدد کریگا میں نے کہا۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ ہم کعبہ کے پاس پہنچیں گے اور طواف کریں گے۔ آپ نے فرمایا۔ بے شک۔ مگر میں نے یہ کب کہا تھا کہ اسی سال ہوگا۔ میں نے کہا حقیقت میں آپ نے یہ تو نہیں فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا تو تم کعبے پاس ایک دن ضرور پہنچو گے۔ اس کا طواف کرو گے پ ۱۱ صہ بخاری الشروط مع الناس)

حضرت عمر نے کہا۔ یہ جو بے ادبی کی گفتگو کی۔ اس گناہ کے اتارنے کے لئے میں نے کئی نیک عمل کئے (بخاری ۱۱/۱)

علامہ شبلی نعمانی الفاروق میں تحریر فرما گئے۔ حضرت عمر کی یہ گفتگو اور خصوصاً انداز گفتگو خلاف ادب تھا۔

۵۔ جنگ خیبر میں حضرت عمر نے دو دفعہ شکست کھائی۔ اپنے ہمراہیوں سے بزدل کا خطاب پایا (دیکھو ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ حصہ دوم ص ۴۹ سطر ۲ منتخب کنز العمال جلد ۴ ص ۱۲۷/۱۲۸ خصائص نسائی مترجم مطبع محمدی لاہور ص ۱۳ سطر اول روضۃ الصفا جلد دوم ص ۱۳۲ سطر ۹ بمبئی)

۶۔ سریہ ذات السلاسل میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر بطور سپاہی کے عمرو بن عاص کے ماتحت روانہ کئے۔ اور وہاں سے شکست کھا کر مدینہ پہنچے (معارج النبوۃ رکن چہارم ص ۲۲ تاریخ اسلام جلد دوم ص ۱۲۹)

۷۔ جنگ حنین میں سے حضرت عمر بھاگ نکلے (بخاری مترجم کتاب المغازی پ ۱۷ ص ۵۵)

۸۔ جس وقت حضرت عمر حضرت حذیفہ سے ملتے تھے۔ انکو قسم دیتے تھے۔ کہ میرا نام منافقوں میں تو جناب رسول اللہ صلعم نے نہیں فرمایا (تاریخ اسلام جلد دوم ص ۱۴۷)

۹۔ خم غدیر میں جناب امیر المومنین علی المرتضٰے علیہ السلام کو ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام کے روبرو اپنا مولٰی سردار مان لیا۔ اور بیعت مرتضوی کی۔ مگر بنی سقیفہ میں جا کر بیعت توڑ کر حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنایا۔

وعن البراء بن عازب و زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما نزل بغد یرخم اخذ بید علی فقال الستم تعلمون انی اولٰی بالمومنین من انفسھم قالوا بلٰی قال الستم تعلمون انی اولی بکل مومن من نفسہ قالوا بلی فقال اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمر بعد ذلک فقال لہ ھنیئا ابن ابی

طالب اصبحت وامسیت مولی کل مومن ومومنۃ (رواہ احمد مشکوۃ شریف۔ باب مناقب علیؑ آخیر جلد ۲۹۶) ترجمہ حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت ہے۔ کہ جب جناب رسول اللہ صلعم خم غدیر کے مقام پر اُترے۔ تو حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو۔ کہ میں تمہاری جانوں سے اولیٰ ہوں صحابہ نے عرض کی۔ ہاں یا رسول اللہ پھر فرمایا۔ کہ ہر مومن کی جان سے میں اولیٰ ہوں عرض کی۔ کہ ہاں۔ پھر فرمایا۔ بارِ خدایا جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علیؑ بھی مولیٰ ہے۔ یا الٰہی دوست رکھ اسکو جو علیؑ سے دوستی رکھے اور دشمن رکھ اس کو جو علیؑ سے دشمنی رکھے۔ اس کے بعد حضرت عمر۔ حضرت علیؑ سے ملے اور کہا۔ کہ آپ کو اے ابن ابوطالب مبارک ہو۔ کہ صبح کی تو نے اور شام کی تو نے۔ تو ہر ایک مومن مرد اور مومنہ عورت کا مولیٰ سردار ہے۔

۱۰۔ جنگ اُسامہ میں حضرت عمر اور حضرت ابوبکر۔ حضرت اسامہ بن زید بن غلام کے ماتحت سپاہی بنا کر روانہ کئے گئے (حاشیہ بخاری۔ کتاب المناقب پ ۱۴ ص ۱۱) اور منحرفین لشکر اسامہ پر آنحضرت صلعم نے لعنت ڈالی (ملل ونحل شہرستانی ص ۵)

توریت کا ایک نسخہ

حضرت جابر سے روایت ہے۔ کہ تحقیق عمر ابن الخطاب لائے۔ پاس رسول خدا صلعم کے نسخہ توریت کا۔ پس کہا۔ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے نسخہ توریت کا۔ پس چپ رہے حضرت۔ پس شروع کیا پڑھنا اور چہرہ رسول خدا صلعم کا متغیر ہو رہا تھا۔ پس کہا ابوبکر نے گم کیجئو تم کو گم کرنے والیاں کیا نہیں دیکھتا۔ تو اس چیز کو کہ بیچ چہرہ رسول خدا صلعم کے ہے۔ پس دیکھا عمر نے طرف چہرہ آنحضرت صلعم کے پاس کہا۔ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے اللہ کے غضب سے اور غضب رسولؐ اس کے سے راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمدؐ کے نبی ہونے پر فقال رسول اللہ صلعم والذی نفس محمدؐ بیدہ لو بدا لکم موسیٰ فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان موسیٰ حیاً وادرک نبوتی لاتبعنی (رواہ الدارمی مشکوۃ۔ باب الاعتصام بالکتب والسنۃ ربع اول ص ۲۷) ترجمہ۔ پس فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان محمدؐ کی بیچ ہاتھ اس کے ہے۔ اگر تمہارے واسطے موسےٰ ظاہر ہوتے۔ تم اس کی پیروی کرتے تم مجھ کو چھوڑ دیتے۔ اور تم لوگ سیدھے رستے سے گمراہ ہو جاتے۔ اگر موسےٰ زندہ ہوتے اور میری نبوت کو پاتے البتہ وہ میری پیروی کرتے۔

حدیث قرطاس

مرض وفات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وصیت نامہ کا لکھنا۔ مگر حضرت عمر کا مانع ہونا اور آنحضرت صلعم کو ہذیان (بکواس) کی تہمت لگانا۔

عن ابن عباس انہ قال یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم بکی حتی خضب دمعہ الحصباء فقال اشتد برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعہ یوم الخمیس فقال ائتونی بکتاب اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدی ابداً فتنازعوا ولا ینبغی عند نبی تنازع فقالوا ھجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ فقال دعونی فالذی انا فیہ خیر مما تدعونی الیہ الخ (بخاری کتاب الجہاد والسیر پ ۱۲ ص ۴۲)

ب۔ دوسری روایت میں یہ ہے فقال عمر قد غلب علیہ الوجع وعندکم القرآن حسبکم کتاب اللہ (مشکوۃ جلد اخیر۔ باب وفات النبی ص ۳۴۵) ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے جمعرات کا دن۔ ہائے جمعرات کا دن۔ پھر رونے لگے۔ اتنا روئے۔ کہ آنسو سے زمین کی کنکریاں رنگی گئیں۔ اس کے بعد آنحضرت صلعم کی بیماری جمعرات کے دن سخت ہوگئی۔ آپ نے جو صحابہ حجرہ شریف میں حاضر تھے۔ ان سے فرمایا۔ لکھنے کا سامان لاؤ۔ میں تم کو ایک کتاب لکھوا دوں۔ تم میرے بعد اس پر چلتے رہو گے۔ کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ یہ سنکر صحابہ نے جھگڑا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا پیغمبر کے پاس جھگڑا کرنا زیبا نہیں۔ صحابہ کیا کہنے لگے۔ آنحضرت صلعم بیماری کی سختی سے بڑ بڑا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ چلو مجھ کو نہ چھوڑو۔ میں جس حال میں ہوں۔ وہ اس سے بہتر ہے۔ جو تم کرانا چاہتے ہو۔ صحیح مسلم کی روایت میں ہے حضرت عمر نے کہا۔ عندکم القرآن حسبنا کتاب اللہ اور صحابہ نے کہا ان رسول اللہ یھجر (صحیح مسلم مطبوعہ نولکشور جلد دوم ص ۴۳ و ۵۴) ثبوت کہ حضرت عمر نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلعم کو ہذیان ہے۔ معاذ اللہ بکواس کر رہا ہے۔ بڑ بڑا رہا ہے۔ نہایہ ابن اثیر جزری نسیم ریاض خفاجی۔ شرح شفا قاضی عیاض منہاج السنۃ ابن تیمیہ شرح مشکوۃ شیخ عبدالحق۔ مکتوبات شیخ احمد فاروقی مکتوب ۶ ص ۳ جلد ثانی۔ مدارج النبوۃ جلد دوم۔ سر العالمین غزالی۔ تاریخ حبیب السیر جلد اول ص ۷۹ مطبوعہ بمبئی ۱۸۵۷ء منہاج النبوۃ جلد دوم ص ۴۸۳

(ہ) جس وقت جناب رسول اللہ صلعم نے قلم دوات منگائی۔ تو مستورات اہل حرم نے پردہ سے فرمایا۔ کیا تم لوگ وہ بات نہیں سنتے۔ جو رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں۔ عمر ابن الخطاب نے کہا۔ تم حضرت یوسف کے پاس بیٹھنے والی عورتیں ہو۔ جب جناب رسول اللہ صلعم مریض ہوتے۔ تو رو نے

تنگ گئیں۔ اور جب اچھے ہوگئے تو انکی گردن پر سوار ہوئیں فقال رسول اللہ صلعم دعوھن فانھن خیر منکم جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا انکو چھوڑ دو یہ تم لوگوں سے بہتر ہیں (رواہ الطبرانی فی الاوسط منتخب کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۱۶۳-۱۶۴) حدیث قرطاس حضرت عمر کے ادب و ایمان و اطاعت کا نمونہ ہے۔

خلافت حضرت عمر

بی بی عائشہ سے روایت ہے۔ کہ جسوقت حضرت ابوبکر کی وفات نزدیک ہوئی۔ حضرت عمر کو ولی عہد و جانشین کیا۔ جناب علیؑ حضرت طلحہ انکے پاس آئے اور فرمایا۔ آپ نے کس کو خلیفہ بنایا ہے جواب دیا۔ عمر کو۔ جناب علیؑ اور حضرت طلحہ نے فرمایا۔ کہ اپنے رب کو کیا جواب دوگے۔ کہ ایسے سخت اور تندخو کو خلیفہ بنایا ہے (منتخب کنز العمال جلد دوم صفحہ ۱۸۰ و صفحہ ۱۸۱ و صفحہ ۳۶۴ جلد ۴ بروایت ابن سعد۔ ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ مقصد دوم صفحہ ۲۱۲)

احراق باب فاطمہؑ

حضرت عمر کا جناب سیدہ معصومہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کے مکان جنت نشان پر آگ لگانے کے لئے جانا اور دھمکی دینا۔

(۱) جن لوگوں نے ابوبکر کی بیعت سے تخلف کیا۔ وہ حضرت علیؑ۔ حضرت عباسؓ۔ حضرت زبیر حضرت سعد بن عبادہ تھے۔ پس حضرت علیؑ و حضرت عباس اور زبیر جناب فاطمۃ الزہراؑ کے گھر میں آن بیٹھے۔ یہاں تک کہ ابوبکر نے عمر ابن الخطاب کو انکی طرف بھیجا (بقول اردو تک مسلح سپاہی بھیجے) کہ انکو جناب فاطمہؑ کے گھر سے نکال دو۔ اور کہدیا۔ کہ اگر وہ انکار کریں۔ اُن سے لڑائی و قتال کرنا عمر آگ کی چنگاری لئے ہوئے آئے کہ مکان کو آگ لگا کر اُن لوگوں کو جلادیں۔ پس جناب فاطمہ علیہا السلام نے عمر ابن الخطاب کو دیکھ کر کہا۔ کہ اے خطاب کے بیٹے آیا تو اس لئے آیا ہے۔ کہ ہمارے گھر کو پھونکے۔ اس نے کہا۔ ہاں۔ ورنہ جس طرح امت کے اور لوگوں نے بیعت کی ہے۔ تم لوگ بھی بیعت کرو (عقد الفرید جلد دوم صفحہ ۱۷۶)

۲۔ تاریخ ابن جریر طبری جلد سوم صفحہ ۱۹۸ مطبوعہ مصر۔

۳۔ تاریخ ابو الفدا مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۱۵۶)

۴۔ دیکھو کتاب روضۃ المناظرہ برحاشیہ تاریخ کامل مطبوعہ مصر جلد یازدھم صفحہ ۱۱۳)

۵۔ کتاب الامامۃ والسیاست جلد اول صفحہ ۲۰ مطبوعہ مصر۔)

۶۔ مروج الذہب ذہبی صفحہ ۱۵۹ برحاشیہ تاریخ کامل جلد ۹ مطبوعہ مصر)

۷۔ کتاب الملل ونحل شہرستانی مطبوعہ بمبئی جلد اول صـ۳۵)

۸۔ کتاب استیعاب ابن عبد البر مطبوعہ حیدر آباد دکن جلد اول صـ۳۴۵)

۹۔ تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبد العزیز دہلوی مطبوعہ نول کشور صـ۲۹۲)

۱۰۔ کتاب الفاروق مولوی شبلی نعمانی حصہ اول بار دوم صـ۱۷ مفید عام پریس آگرہ حضرت عمر کی تندی اور تیز مزاجی سے یہ حرکت کچھ بعید نہیں۔)

۱۱۔ کتاب حد تحقیق عشیرب سنی مطبوعہ لکھنؤ صـ۱۱)

۱۲۔ کتاب المرتضےٰ مطبوعہ امرت سر صـ۴۵)

۱۳۔ ڈیکلائین اینڈ فال آف رومن ایمپائر اڈورڈ گین جلد سوم صـ۵۱۹)

۱۴۔ سکسرز آف محمدؐ واشنگٹن ارونگ صـ۴)

۱۵۔ شرح ابن ابی الحدید مطبوعہ ایران جلد اول صـ۴۳)

۱۶۔ تاریخ اسلام روکلی صاحب صـ۹۳۔ انگریزی)

۱۷۔ کتاب السقیفہ جوہری۔

۱۸۔ کتاب الاکتفاد۔

۱۹۔ جمع الجوامع۔

۲۰۔ تاریخ بلادری۔

۲۱۔ منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند امام احمد حنبل جلد ۲ صـ۱۷۴)

۲۲۔ ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ دہلوی مقصد دوم ماثر ابوبکر)

نوٹ:۔ علماء کرام اہلسنت کا اس واقع احراق پر اتفاق ہے۔ کوئی شخص اسکو جھٹلا نہیں سکتا۔ اور نہ یہ واقعہ چھپ سکتا ہے۔ اور نہ یہ داغ حضرت عمر و حضرت ابابکر سے مٹ سکتا ہے سبحان اللہ حضرت شیخین کو اہلبیت رسالت صلعم اور دختر مصطفےٰ اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیسی کامل محبت وعقیدت تھی۔ بعد وفات رسول اکرم صلعم آپ کے دل رنجیدہ وغمگین کو کیسے تسلی وتشفی دی۔ الٹا دھمکایا۔ آگ لگانے کے واسطے ڈرایا۔ اور وارثان خلافت وعلم نبوت سے جبریہ بیعت لینے لگے مسلمانو! سوچو وغور کرو۔

روایت کاذباً و آثماً

جب حضرت عباسؓ اور حضرت علیؑ میراث کے واسطے جھگڑتے ہوئے حضرت عمر کے پاس آئے۔ تب حضرت عمر نے کہا۔ کہ جب

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی۔ اور ابوبکر نے کہا۔ کہ میں ولی رسول اللہ ہوں۔ تم دونوں میراث مانگنے آگئے۔ اے عباس تم اپنے بھتیجے کی میراث مانگتے تھے۔ اور یہ جناب علیؑ اپنی اہلیہ معصومہ کی طرف سے اُنکے والد بزرگوار کی میراث مانگتے۔ ابوبکر نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ ہمارا کوئی وارث نہیں جو کچھ ہم نے چھوڑا۔ وہ صدقہ ہے۔ پس تم دونوں نے ابوبکر کو کاذباً۔ اثماً۔ غادراً۔ خاسئاً جھوٹا۔ گنہگار۔ ٹھگ اور خیانتی جانا۔ اور خدا جانتا ہے کہ وہ سچا۔ نیک اور منصف و تابع حق تھا۔ پھر جب ابوبکر فوت ہوا۔ اور میں جناب رسول خدا صلعم اور ابوبکر کا ولی ہوا فرأیتمانی کاذباً۔ اثماً۔ غادراً۔ خائناً۔ تم دونوں نے مجھ کو بھی جھوٹا۔ گنہگار ٹھگ اور خیانتی سمجھا الاخرہ (صحیح مسلم جلد ۲ کتاب الجہاد والسیر باب الانفے صفحہ ۹۱) یہ حضرت عمر کا اپنی زبانی اقرار ہے۔

اذان میں زیادتی

امام مالک کو پہنچا۔ کہ حضرت عمر کے پاس موذن آیا نماز صبح کی خبر کرنے کو تو سوتا ہوا پایا حضرت عمر کو۔ پس کہا اس نے الصلوٰۃ خیر من النوم یعنی نماز بہتر ہے سونے سے اے امیر مومنوں کے تو حکم کیا۔ حضرت عمر نے موذن کو ان یجعلھا فی نداء الصبح کہ کہا کرے اس کلمہ کو صبح کی اذان میں۔

ف۔ اس اثر کو دارقطنی نے ابن عمر سے مسنداً روایت کیا ہے۔ کہ حضرت عمر نے موذن سے کہا۔ جب پہنچے تو حی علی الفلاح پر فجر کی اذان میں۔ تو کہہ بعد اس کے الصلوٰۃ خیر من النوم دوبار (کشف المغطاعن موطا صفحہ ۴۷ صدیقی لاہور)

مسئلہ متعۃ النسا

۱۔ حضرت عمر نے اپنے زمانہ خلافت میں متعۃ النسا کو بند کر دیا عن عمر قال متعتان کانتا علی عھد رسول اللہ صلعم انھی عنھما واعاقب علیھما متعۃ النساء ومتعۃ الحج (منتخب کنز العمال الموضوع بھامش الجزء السادس من مسند الامام احمد حنبل مطبوعہ مصر صفحہ ۴۰۴ سطر آخیر) منتخب کنز العمال الموضوع بہامش الجزو السادس من مسند الامام احمد حنبل مطبوعہ مصر صفحہ ۴۰۴ سطر آخیر۔

ترجمہ۔ حضرت عمر نے کہا دو متعے زمانہ رسول صلعم میں جاری تھے۔ انکو اب منع کرتا ہوں۔ اور جو کوئی کرے گا۔ اس کو سزا دی جائے گی۔ وہ دو متعہ یہ ہیں۔ عورتوں کا متعہ اور حج کا متعہ (تفسیر در منثور جلد ۲ صفحہ ۱۴۱)

۲۔ دیکھو کتب ذیل تاریخ ابن خلکان صفحہ ۳۵۸ محاضرات راغب اصفہانی جلد ۳ صفحہ ۱۲ تفسیر

کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۰۹۔ شرح ابن ابی الحدید جلد ۲ صفحہ ۹۔ تفسیر نیشاپوری جلد اول صفحہ ۲۲۱)

۳۔ واول من حرم المتعۃ حضرت عمر وہ شخص ہے جنھوں نے متعہ کو حرام کیا (دیکھو تاریخ الخلفاء سیوطی مطبع سرکاری صفحہ ۱۳۶ فصل اولیات عمرؓ۔)

۴۔ جناب رسول خدا صلعم اور حضرت ابوبکر کے زمانہ میں اس کا رواج تھا (دیکھو تفسیر نیشاپوری جلد اول صفحہ ۲۲۱۔ نووی ۳۹۲ ہدایہ جلد اول کتاب النکاح صفحہ ۲۹۳ قسطلانی جلد ۸ صفحہ ۳۵ کشف المغطا عن کتاب الموطا صفحہ ۳۳۹ باب نکاح متعہ۔

۵ عبداللہ بن مسعود نے قرآن میں یوں پڑھا ہے فما استمتعتم منھن الی اجلٍ مسمًّی جس سے صراحۃً متعہ کی حلت ثابت ہوتی ہے (حاشیہ بخاری پ ۱ صفحہ ۱۱)

۶۔ تفسیر کشاف جلد اول مطبوعہ کلکتہ صفحہ ۲۸۳ سطر ۱۵ میں علامہ جار اللہ زمخشری اس آیت متعہ فما استمتعتم کی تفسیر میں لکھتے ہیں عن ابن عباس ھی محکمۃ لم تنسخ وکان یقرء فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمًّی یعنی ابن عباس سے مروی ہے۔ کہ یہ آیت متعہ محکمہ سے ہے یعنی منسوخ نہیں ہوئی اور اپنے حکم و عمل میں باقی ہے اور اس کو یوں پڑھا کرتے تھے۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۱۰

۷۔ تفسیر درمنثور جلد ۲ مطبوعہ صفحہ ۱۴۰ سطر ۶۔ آیت متعہ دیکھو)

۸۔ تفسیر نیشاپوری جلد اول صفحہ ۴۲۱ سطر ۷۔ تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۲۱۹)

۹۔ تفسیر کبیر جلد سوم مطبوعہ مصر صفحہ ۲۸۷ سطر ۱) تفسیر ابن جریر طبری جلد ۵ صفحہ ۹۔

۱۰۔ تفسیر کبیر جلد سوم مطبوعہ مصر صفحہ ۲۰۹ سطر ۱۱ و سطر ۱۵) تفسیر فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۲۱۲)

۱۱۔ بعض لوگ متعہ کرتے تھے بعض نہیں کرتے تھے۔ اور حضرت ابوبکر کی خلافت میں بھی یہی رہا اور حضرت عمر کی خلافت میں بھی یہی حال رہا۔ بعد اس کے حضرت عمر نے اس کی حرمت برسر منبر کی۔ جب سے لوگوں نے متعہ کرنا چھوڑ دیا۔ مگر بعض صحابہ اس کے جواز کے قائل رہے۔ جیسے جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن مسعود اور ابوسعید اور معاویہ اور اسماء بنت ابی بکر اور عبداللہ بن عباس اور عمرو بن حریث اور سلمہ بن الاکوع اور ایک جماعت تابعین میں سے بھی جواز کی قائل ہوئی ہے (زرقانی) کشف المغطاء عن کتاب الموطاء مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۳۳۹)

۱۲۔ جابر سے اور سلمہ نے کہا۔ کہ ہم پر رسول اللہ صلعم کا منادی نکلا۔ اور اس نے پکارا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد ۴ صفحہ ۱۴۲۔ باب نکاح المتعہ۔

۱۳۔عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول کنا نستمتع بالقبضۃ من التمر والدقیق الایام علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وابی بکر حتی نھی عنہ عمر فی شان عمرو بن حریث (المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور صـ۱۴۲۵ باب نکاح متعہ)

ترجمہ حضرت جابر کہتے تھے۔ کہ ہم عورتوں سے کئی دن کے لئے ایک مٹھی کھجور اور آٹا دیکر متعہ کرتے تھے۔ رسول اللہ اور حضرت ابوبکر کے زمانہ میں یہاں تک کہ حضرت عمر نے عمرو بن حریث کے قصہ میں اس کو منع کیا۔ تفسیر خازن زیر تحت فما استمتعتم پ۵ متعہ جائز ہے۔

ف۔ حضرت عمر کا یہ حکم سراسر اللہ اور اس کے رسول مقبول کے حکم اور حضرت ابوبکر کی سیرت کے مخالف قابل حجت نہیں۔

۱۴۔ حضرت عمر سے جب عمران میں سوادلیثی نے سوال کیا۔ کہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ تم نے متعۃ النساء کو حرام کر دیا۔ اور حالانکہ خدا کی طرف سے اجازت تھی۔ کہ ہم ایک قبضہ (مٹھی) پر متعہ کریں اور تین روز بعد علیحدہ ہو جائیں۔ تو عمر نے کہا رسول اللہؐ کے زمانہ ضرورت نے اسے مباح کیا تھا۔ اب ہر شخص وسعت میں ہے۔ تو اب جس کا جی چاہے ایک قبضہ پر نکاح کرے۔ پھر طلاق دے کر تیسرے روز علیحدہ ہو جائے۔ اور ہم اس حکم میں برسر صواب ہیں (ازالۃ الخفا مقصد دوم صـ۲۱۵)

۱۵۔ اصابہ جلد ۲ صـ۱۴ میں ہے۔ کہ ابن حزم کہتے ہیں۔ کہ وفات رسول صلعم کے بعد متعہ کو حلال جاننے والے اصحاب جو ثابت قدم رہے۔ وہ ابن مسعود۔ ابن عباس۔ جابر۔ سلمہ۔ مغیرہ پسران امیہ بن خلف ہیں۔

ب۔ دیکھو ابوداؤد مترجم مطبع صدیقی صـ۴۸۵ باب نکاح المتعہ)

۱۶۔ تفسیر خازن جلد اول پ۵ صـ۳۴۳ مطبوعہ مصر پر ہے واختلفت الروایات عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی المتعۃ فروی عنہ ان الایۃ محکمۃ وکان یرخص فی المتعۃ قال عمارہ سالت ابن عباس عن المتعۃ اسفاح ام نکاح فقال لا سفاح ولا نکاح قلت فما ھی قال متعۃ قال اللہ تعالیٰ فما استمتعتم بہ منھن قل ھل لھا عدۃ قال نعم حیضۃ قلت ھل یتوارثان قال لا (تفسیر خازن) ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس علیہم السلام سے مختلف روایات ہیں متعہ کے بارے میں انسے روایت ہے تحقیق آیت متعہ محکم ہے۔ اور آپ متعہ کی اجازت دیتے تھے۔ عمارہ نے کہا۔ کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا متعہ کیواسطے آیا سفاح

زنا ہے یا نکاح فرمایا نہ سفاح ہے اور نہ نکاح میں نے کہا۔ پھر وہ کیا ہے فرمایا متعہ اللہ تعالٰے نے فرمایا۔ پس جب انسے فائدہ اٹھالو۔ کہا۔ آیا اس کے واسطے عدت ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا کیا وہ وارث ہوسکتا ہے۔ فرمایا نہیں۔

۱۷۔ عن علی ابن ابی طالب ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہ وسلم نھی عن متعۃ النساء یوم خیبر وعن لحوم الحمر الانسیۃ۔

ف بعضوں نے کہا۔ یہ ممانعت اس وجہ سے نہیں تھی کہ بستی کا گدھا حرام ہے۔ بلکہ اس وجہ سے کہ لوگوں نے یہ جانور مال غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے لے لئے تھے۔ اور ان کا گوشت پکنے کے لئے چڑھا دیا تھا۔ چنانچہ امام مالک کے نزدیک بستی کا گدھا حلال ہے۔ پس یہی احتمال متعہ میں بھی قائم ہوسکتا ہے۔ علاوہ اس کے جنگ خیبر کے بعد مکہ فتح ہوا اور فتح مکہ میں متعہ حلال ہوا تھا۔ جیسے دوسری حدیث سے ثابت ہے۔ لہذا یہ ممانعت حرمت کی دلیل نہیں ہوسکتی (ابن ماجہ مترجم جلد ثانی صفحہ ۴۵ مطبع صدیقی لاہور)

ب۔ بخاری کتاب المغازی پ ۱۷ ص ۱۳ و ۱۴ و ۱۵)

۱۸۔ تفسیر درمنثور سیوطی جلد ۲ ص ۱۳۹ لغایت ص ۱۴۱ میں کئی حدیثیں متعہ کے متعلق مذکور ہیں۔

الف۔ حضرت ابن عباس اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مُسمّٰی راوی نے کہا۔ کہ ہم لوگ تو اس طرح نہیں پڑھتے۔ ابن عباس نے کہا قسم خدا کی خدا نے اسی طرح نازل کیا۔

ب۔ حکم سے کسی نے پوچھا۔ کہ یہ آیت منسوخ ہے۔ کہا نہیں۔

ج۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر عمر متعہ کو بند نہ کرتا تو بجز شقی کے کوئی زنا نہ کرتا

د۔ عطا حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ خدا رحم کرے عمر پر کہ متعہ ایک رحمت تھا خدا کی طرف سے۔ جس سے اس نے رحم کیا امت محمدیہ پر اگر عمر اس سے منع نہ کرتا۔ تو زنا کا سوائے شقی کوئی محتاج نہ ہوتا۔

۱۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہم آنحضرت صلعم کے ساتھ جہاد میں جایا کرتے تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں۔ جن سے اپنی خواہش بجھاتے۔ ہم نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ ہم اپنے تئیں خصی کیوں نہ کر ڈالیں۔ آپ نے منع کیا۔ پھر

اُسی سفر میں آپ سے ہم کو یہ اجازت ملی۔ کہ ایک کپڑا دیکر بھی ہم عورت سے نکاح کر سکتے ہیں۔ یعنی متعہ (بخاری مترجم پ۱۸ ص۱۱ کتاب التفسیر المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور ص۱۴۲۰)

۲۰۔ سعید بن مسیب سے روایت ہے۔ کہ زمانہ ابوبکر وعمر میں ابن حریث وابن فلاں دونوں نے متعہ کیا۔ اور انکار کا متعہ سے پیدا ہوا (منتخب کنز العمال جلد سادس ص۴۰۴)

۲۱۔ شرح وقایہ ص۳۳۸ از حقیقۃ الفقہ موقت جائز ہے امام زفر کے نزدیک دیکھو شرح وقایہ۔ کتاب النکاح۔ منقول از حقیقۃ الفقہ۔

۲۲۔ عروہ بن زبیر سے روایت ہے۔ کہ خولہ بنت حکیم حضرت عمر کے پاس گئیں اور کہا۔ کہ ربیعہ بن امیہ نے متعہ کیا تھا۔ ایک عورت مولدہ سے وہ حاملہ ہے ربیعہ سے پس حضرت عمر گھبرا کر چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے۔ اور کہا یہ متعہ ہے۔ اگر میں پہلے اس کی ممانعت کر چکا ہوتا تو رجم کرتا۔

ف۔ متعہ کرنے والے پر بالاتفاق زنا کی حد لازم نہیں آتی۔ حضرت عمر نے ڈرانے کے واسطے کہا (کشف المغطاعن موطا لاہور ص۳۴۰)

۲۳۔ امام مالک کے نزدیک نکاح متعہ جائز ہے (ہدایہ فقہ ابوحنیفہ نول کشور جلد ۲ ص۱۹۱ سطر ۱۴ المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد ۳ مطبع صدیقی ص۱۲۳۵ ص۱۲۵۸

متعۃ الحج

جاننا چاہئے۔ کہ حج کرنے والے تین قسم کے ہیں۔ ایک تو مفرد دوسرا قارن تیسرا متمتع۔ مفرد وہ ہے کہ صرف حج کا احرام باندھے۔ متمتع وہ ہے۔ کہ اول عمرے کا احرام باندھے۔ حج کی میقات سے ایام حج ہیں۔ اور افعال عمرے کے بجالاوے۔ پھر اگر قربانی کو ساتھ لایا ہے۔ تو احرام باندھے رہے۔ اگر قربانی نہیں لایا ہے۔ تو احرام سے نکل آئے اور مکہ میں بیٹھا رہے۔ جب ایام حج کے آویں تو احرام حج کا حرم سے باندھے اور حج کرے امام احمد حنبل کہتے ہیں۔ کہ افضل تمتع ہے۔

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے کہا۔ کہ ہم لوگوں نے زمانہ نبوت رسول اللہ صلعم میں حج کا تمتع کیا۔ اور خود قرآن میں تمتع کا حکم اُترا۔ مگر ایک شخص (حضرت عمر نے) اپنی رائے سے جو چاہا سو کہدیا (بخاری کتاب المناسک۔ باب التمتع علی عہد النبی پ۶ ص۱۰۴ سطر آخر مطبع احمدی لاہور صحیح مسلم مترجم ص۱۲۵۸ ص۱۲۵۹ تا ص۱۲۶۳

دوم۔ ابن شہاب نے کہا۔ کہ سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی۔ کہ اس نے سنا۔ کہ ایک مرد شامی حضرت عبداللہ بن عمر سے عمرہ کو حج کے ساتھ تمتع کرنے کے لئے پوچھا تھا۔ سو عبداللہ

ابن عمر نے کہا۔ کہ وہ درست ہے۔ اس شامی مرد نے کہا۔ کہ تیرے باپ نے تو اس سے منع کیا ہے سو عبداللہ بن عمر نے کہا۔ کہ بھلا بتلاؤ۔ تو اگر میرے باپ نے منع کیا ہو۔ اور اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہو۔ کیا میرے باپ کا حکم مانا جائے گا یا حکم جناب رسول خدا صلعم کا۔ سو اس مرد نے کہا۔ بلکہ حکم رسول اللہ کا مانا جائے گا (ہذا حدیث حسن صحیح۔ رواہ الترمذی۔ کتاب الحج جلد ا صـ۲۵ نول کشور)

اعمش نے فضیل بن عمرو سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے کہ رسول صلعم نے تمتع کیا۔ تو عروہ نے کہا۔ ابوبکر و عمر نے متعہ سے منع کیا۔ تو ابن عباس نے کہا۔ کہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ اب یہ لوگ ہلاک ہونگے۔ میں تو کہتا ہوں۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اور یہ کہتے ہیں کہ ابوبکر و عمر نے کہا۔ عروہ نے کہا۔ کہ تم ڈرتے نہیں ہو۔ کہ متعہ کی رخصت دیتی ہو۔ ابن عباس نے کہا۔ جا اپنی ماں سے پوچھ الخ (صحیح مسلم جلد ۳ صـ۱۲۲۵)

سوم۔ حضرت سعد نے کہا۔ اس تمتع کو جناب رسول اللہ صلعم نے کیا ہے۔ اور ہم نے اس کو آپ کے ساتھ کیا ہے (ترمذی۔ جلد اول کتاب الحج صـ۲۵۶ سطر ۹ نول کشور) (صحیح مسلم مترجم جلد ۳ صـ۱۲۲۴ تا صـ۱۲۲۶)

جماعت تراویح بدعت ہے

حضرت عمر نے سب لوگوں کو ابی بن کعب کے پیچھے پڑھنے کا حکم دیا۔ ایک رات دیکھا۔ تو سب اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا نعم البدعۃ ھذہ یہ بدعت تو اچھی ہوئی (بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان پ صـ۱۶ و ۱۷ سطر ۵) ہر ایک بدعت گمراہی ہے اور ہر ایک گمراہی دوزخ میں ہے۔ اس کو بھی پڑھو۔

طلاق ثلاثہ

زمانہ نبوت میں طلاق ثلاثہ ایک طلاق شمار ہوتی تھی اور مطابق کتاب اللہ عورتوں کو ہر ایک طہر میں طلاق ملتی رہی۔ اور زمانہ ابوبکر میں بھی یہی حال رہا۔ اور اوائل خلافت عمر میں بھی مگر بعدہ جب لوگوں نے ایک دم طلاقیں دینی شروع کر دیں۔ تو سیاست جمانے کے واسطے حضرت عمر نے اپنا حکم جاری کر دیا۔ کہ جو شخص ایک ہی وقت تین دفعہ عورت کو طلاق دیگا عورت مطلقہ ہو جائے گی (نووی شرح مسلم کتاب الطلاق جلد اول صـ۴۷۸) اس رواج سے مسلمانوں کے کئی خاندان ویران ہو گئے۔ اور کئی عیال واطفال تباہ ہو گئے۔ حضرت عمر کا یہ حکم خلاف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلعم ہے۔

حضرت عمر کا شراب پینا

وقت قتل حکیم نے شراب نبیذ پلائی۔ اور حضرت عمر نے پی لی الفاظ بخاری ہیں فاتی بنبیذ فشربہ فخرج من جوفہ نبیذ لائی گئی اور انکو پلائی گئی۔ مگر وہ انکے پیٹ سے باہر نکل آئی (دیکھو بخاری کتاب المناقب باب قصتہ البیعت پ۱۴ ص۹۹ سطر۸)

نوٹ:۔ نبیذ انگوری شراب ہے اور حرام ہے۔

ب۔ نبیذ شراب پینا کشف المغطاعن موطا ص۵۵۵ مطبع صدیقی (لاہور) باب مدینہ کی فضیلت۔

حضرتِ عمر کا حیا کامل

حضرت عمر نے اپنی صاحبزادی ام المومنین حفصہ سے پوچھا یہ بتلاؤ۔ کہ عورت کو مرد کی خواہش کتنی مدت تک نہیں ہوتی۔ حضرت حفصہ نے بہ مجبوری ہاتھ کے اشارہ سے فرمایا۔ تین ورنہ چار ماہ (تاریخ الخلفاء سیوطی ص۹۶ سطر۱۹)

عدالت

قدامہ بن مطعون عدوی اپنی سالی کو شراب نوشی پر حد نہ لگائی (ازالۃ الخفاء مقصد دوم ص۱۵۲)

حضرت عمر کا جزع فزع

جب ابولولو فیروز غلام مغیرہ نے آپ کو قتل کیا۔ اس پر کہنے لگے کمبخت کُتّی نے مجھ کو مار ڈالا (بخاری۔ کتاب المناقب باب قصتہ البیعت پ۱۴ ص۹۵/۹۶ سطر۸)

ب۔ جب بی بی حفصہ کو طلاق ملی۔ تو فریاد کی اور سر پر خاک ڈالی (معارج النبوۃ ص۹۶ روضۃ الاحباب جلد اول ص۱۴۱۲ مطبع انوار محمدی لکھنؤ۔

ج۔ جب جان کندنی کا وقت ہوا۔ تو بہت جزع فزع کرنے لگے۔ حضرت ابن عباس نے ان کو صبر کرنے کو فرمایا۔ حضرت عمر نے کہا۔ تم جو میری بے قراری دیکھتے ہو۔ وہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی وجہ سے ہے۔ اگر میرے پاس زمین بھر کر سونا ہو۔ تو میں اللہ کا عذاب دیکھنے سے پہلے اس کو دے کر اپنے تئیں چھڑا لوں (بخاری۔ کتاب المناقب۔ باب مناقب عمر پ۱۴ ص۸۹)

حسابِ قبر

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت عمر کو خواب میں دیکھا۔ کہ آپ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھ رہے ہیں۔ حضرت عباس نے پوچھا۔ آپ کا کیا حال ہے۔ فرمایا۔ میں نے اس وقت حساب سے فراغت پائی۔ اگر خدا رؤف ورحیم نہ ہوتا۔ تو قریب تھا کہ میں تباہ ہو جاتا (تاریخ الخلفاء سیوطی ص۷۶ سطر۵)

نوٹ۔ روضۂ رسول میں حساب وکتاب یہ کیوں۔

اسی طرح عبداللہ بن عمرو بن العاص نے بارہ برس کے بعد حضرت عمر کو خواب میں دیکھا یہی فرمایا۔ کہ میں ابھی حساب سے فارغ ہوا ہوں (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۳۶ سطر ۸)

نماز خشوع

قال عمر انی لاجهز جیشی وانا فی الصلوٰة ترجمہ۔ حضرت نے کہا میں نماز میں جہاد کے لئے اپنی فوج کا سامان کیا کرتا ہوں (مترجم صحیح بخاری ابواب العمل الصلوٰة پ ۵ صفحہ ۳۸۔ احمدی پریس لاہور) کبھی بحرین کی آمدنی کا حساب کرتے۔ ایک دفعہ نماز میں قرأت ہی نہ پڑھی (حاشیہ ایضاً)

کلوخ عمر

پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ صرف پانی سے پاک کرنا کافی ہے۔ البتہ حضرت عمر کا ایک اثر ہے۔ انہوں نے پیشاب کے بعد اپنے ذکر کو دیوار پر رگڑا۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے مصنف میں نکالا (حاشیہ بخاری پ ۱ صفحہ ۱۴ کتاب الوضوء مولوی وحید الزمان)

روحانیت حضرت عمر

باوجود خلیفہ رسول وامیر المومنین کہلانے کے آپ کی دعا مستجاب نہ تھی۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے زمانہ میں جب قحط پڑا کرتا۔ تو حضرت عباس کے وسیلے سے دعا کرتے اور کہتے اللّٰھم انا کنا نتوسل الیک نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا قال فیسقون۔ اے اللہ ہم پہلے تیرے پاس اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ لایا کرتے تو تو پانی برساتا تھا۔ اب پیغمبر کا وسیلہ لاتے ہیں ہم پر پانی برسا۔ راوی نے کہا۔ پھر پانی برسا (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پ ۴ صفحہ ۶۱، ۶۲ ابواب الاستسقاء)

حضرت عمر کی جنبی نماز

زبید بن الصلت سے روایت ہے۔ کہ میں حضرت عمر ابن الخطاب کے ساتھ جُرف تک نکلا۔ تو عمر نے اپنے کپڑے کو دیکھا اور احتلام کا نشان پایا۔ اور بغیر غسل کے نماز پڑھ چکے تھے۔ تب کہا۔ اللہ کی قسم میں اپنے آپ کو احتلام ہوا دیکھتا ہوں اور خبر نہ ہوئی اور نماز پڑھ لی اور غسل نہیں کیا (کشف المغطاء عن کتاب الموطا صفحہ ۳۴ مطبع صدیقی لاہور)

ب۔ سلیمان بن یسار سے روایت ہے۔ کہ عمر بن خطاب نے نماز صبح کی پڑھائی۔ اور پھر اپنی زمین کی طرف گئے جو جُرف میں تھی۔ پس اپنے کپڑے میں احتلام کا نشان دیکھا۔ تو کہا۔ کہ

جب سے ہم چربی کھانے لگے رگیں نرم ہوگئیں پھر غسل کیا اور احتلام کے نشان کو دھویا اپنے کپڑے سے اور نماز کو لوٹایا۔

ف۔ اور جن لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی تھی اُنکو اعادہ نماز کا حکم نہ دیا۔ کشف المغطا عن کتاب الموطا مطبع صدیقی لاہور صت ۳۴ سطر ۱)

حضرت عمر کی غسل جنابت سے ناواقفی

عبدالرحمٰن بن ابزی سے روایت ہے۔ ایک شخص حضرت عمر کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ مجھے جنابت ہوئی اور پانی نہ ملا۔ آپ نے فرمایا نماز نہ پڑھنا تھا۔ عمار نے کہا۔ تم کو اے امیرالمومنین یاد نہیں۔ جب میں اور تم ایک ٹکڑے میں تھے لشکر کے۔ پھر ہم کو جنابت ہوئی اور پانی نہ ملا۔ تم نے تو نماز نہیں پڑھی۔ لیکن میں مٹی میں لوٹا اور نماز پڑھ لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تجھے کافی تھا اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارنا۔ پھر انکو پھونکنا پھر مسح کرنا منہ اور دونوں پہونچوں پر۔ حضرت عمر نے کہا۔ خدا سے ڈر۔ اے عمار۔ عمار نے کہا۔ اگر تم کہو تو میں یہ حدیث بیان ہی نہ کروں گا (المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور صت ۵۲ باب التیمم، بخاری کتاب التیمم پارہ دوسرا باب تیمم للوجہ والکفین۔ فضل الباری صت ۱۱۵)

مسئلہ بکا سے ناواقفی

جب حضرت عمر زخمی ہوئے۔ تو صہیب روتے ہوئے آئے کہتے رہے تھے وا اخاہ وا صاحباہ ہائے بھیا ہائے میرے یار حضرت عمر نے اُنسے کہا صہیب تم میرے پر روتے ہو۔ اور تم نہیں جانتے۔ کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ مُردے پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ ابن عباس نے کہا جب حضرت عمر کا انتقال ہوچکا۔ تو میں نے انکی یہ حدیث حضرت عائشہ سے بیان کی۔ انہوں نے کہا۔ اللہ حضرت عمر پر رحم کرے۔ اُن کی غلطی معاف کرے۔ خدا کی قسم آنحضرت صلعم نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ اللہ مومن پر اسکے گھر والوں کے رونے سے عذاب کریگا۔ بلکہ آنحضرت صلعم نے یوں فرمایا۔ کہ کافر کے گھر والے جب اس پر روتے ہیں۔ تو اللہ اور زیادہ اسکو عذاب کرتا ہے اور کہنے لگیں قرآن کی یہ آیت تم کو بس کرتی ہے ولا تزر وازرۃ وزر اخری کوئی جان بوجھ اٹھانے والی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ ابن عباس نے اس وقت یعنی ام ابان کے جنازہ میں سورۃ والنجم کی یہ آیت پڑھی واللہ ھو اضحک وابکی اور اللہ ہی ہنساتا ہے اور وہی رُلاتا ہے۔ ابن ملیکہ راوی نے کہا۔ ابن عباس کی یہ تقریر سنکر عبداللہ بن عمر نے کچھ جواب نہ دیا (بخاری مترجم۔ پ ۵ صت ۶۱/۶۲ کتاب الجنائز۔ باب قول النبی یعذب المیت ببعض

بکاء اھلہ علیہ اذا کان النوح من سنتہ -)

مسئلہ حضرت عبداللہ ابن عباس نے کہا حضرت عمر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے - یا رسول اللہ میں ہلاک ہوگیا ہوں - آپ نے فرمایا کس چیز نے تجھے ہلاک کیا ہے - حضرت عمر نے کہا حولت رحلی اللیلۃ آج رات میں نے اپنی سواری کو پھیرا - جناب رسول اللہ صلعم نے کچھ جواب نہ دیا - پھر یہ آیت اتری نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ اور دُبر اور حیض سے بچو (ترمذی مترجم نول کشور کتاب تفسیر البقر صـ۳۲۲ جلد دوم)

ب - حضرت عبداللہ ابن عمر (حیث شئتم) کے قائل تھے (بخاری مترجم پ۱۸ صـ۹۷ کتاب التفسیر نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ)

اخلاق عمر حضرت عمر نے ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا - اس نے انکار کر کے کہا - کہ میں ایسے شخص سے ہرگز عقد نہ کروں گی - جو امر خیر کو منع کرتا ہے - اور مال کو راہ خدا میں خرچ کرنے سے روکتا ہے - ہر وقت تیوری چڑھائے رہتا ہے - کبھی ہنس مکھی سے کسی کے ساتھ پیش نہیں آتا (تاریخ کامل جلد سوم صـ۲۱ بحوالہ حقیقۃ الصدیق صـ۲۹۵)

حکم عدولی جناب رسول اللہ صلعم نے فتح مکہ کے روز حضرت عمر کو حکم دیا کہ خانہ کعبہ کی تصاویر مٹا دو - انہوں نے سوائے حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل کی تصاویر کے باقی کو مٹا دیا - جس پر آنحضرت صلعم نے فرمایا - کہ یہ دو تصاویر کیوں نہ مٹائیں - آخر جناب کو اپنے ہاتھ سے مٹانے پڑیں - (روضۃ الاحباب جلد اول صـ۲۹۵ و مدارج النبوۃ)

قضایا عمر حضرت عمر نہ عالم شریعت تھے نہ حافظ نہ قاری قرآن - ہر ایک مسئلہ و فیصلہ میں غلطی کر بیٹھتے اور جناب امیر المومنین علی المرتضےٰ اس کے فیصلہ جات کو توڑ دیتے - حضرت عمر فرمایا کرتے تھے لولا علی لھلک عمر اگر حضرت علیؑ نہ ہوں - تو عمر ہلاک ہو جائے بخاری نے روایت کی ہے - کہ ایک دفعہ حجر اسود کو چوما اور کہنے لگے میں جانتا ہوں - تو ایک پتھر ہے نہ بگاڑ سکتا ہے نہ فائدہ - اگر میں نے آنحضرت صلعم کو نہ دیکھا ہوتا - تجھ کو چومتے ہوئے تو میں تم کو کبھی نہ چومتا (بخاری پ۶ صـ۳۰)

جب جناب امیر المومنین علی علیہ السلام نے انکو سمجھایا - کہ یہ قیامت کو گواہی دے گا - حضرت عمر نے یہ سن کر کہا - ابوالحسن جہاں تم نہ ہو - وہاں اللہ مجھ کو نہ رکھے (بخاری حاشیہ پ۶ صـ۲)

ب۔ ابو موسیٰ اشعری نے حضرت عمر سے اندر آنے کا اذن چاہا۔ لیکن ان کو اذن نہ ملا۔ اور شاید حضرت عمر اس وقت کام میں مشغول تھے۔ خیر ابو موسیٰ لوٹ کر چل دیئے۔ جب عمر کام سے فارغ ہوئے وہ کہنے لگے۔ میں نے ابو موسیٰ عبداللہ بن قیس کی آواز سنی تھی۔ انکو اندر آنے دو۔ لوگوں نے کہا وہ تو لوٹ کر چلے گئے۔ حضرت عمر نے ان کو بلوایا۔ ابو موسیٰ نے کہا۔ ایسا ہی حکم ہے۔ حضرت عمر نے کہا۔ اس کے ثبوت میں گواہ لاؤ۔ وہ انصار کی مجلس میں گئے۔ اُن سے پوچھا۔ انہوں نے کہا۔ یہ تو تمہارے ساتھ وہ بیان کرے گا۔ جو ہم سب میں کمسن ہے۔ آخر وہ ابو سعید خدری کو اپنے ساتھ لے گئے۔ حضرت عمر نے یہ سنکر کہا۔ افسوس مجھ کو بازاروں میں بیچ کھوج (سوداگری) نے آنحضرت صلعم کے اس حکم سے غافل کر دیا۔ یعنی سوداگری کے لئے نکلنے کے (مترجم بخاری پ ۳۰ صـ ۳۱)

ج۔ حضرت عمر بن خطاب نے عراق کو جانا چاہا۔ تو کعب احبار نے کہا۔ آپ وہاں نہ جائیے اے امیرالمومنین کیونکہ اس ملک میں جادو کے دس حصوں میں سے نو حصے ہیں۔ اور جتنے شریر اور خبیث جن ہیں۔ وہاں موجود ہیں اور وہاں ایک بیماری ہے جو لاعلاج ہے (مترجم موطا صـ ۲۰۲)

حالات حضرت عثمان ابن عفان خلیفہ سوم اجماعی

ا۔ حضرت عمر نے اپنی وفات کے وقت چھ آدمی ارباب شوریٰ مقرر کیئے۔ حضرت عثمان عبد الرحمٰن بن عوف چچازاد بھائی (بہنوئی حضرت عثمان۔ سعد ابن وقاص۔ حضرت علی المرتضےٰ۔ حضرت زبیر و حضرت طلحہ جب بعد دفن حضرت عمر سب اکٹھے ہوئے۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت علیؑ کا ہاتھ تھاما۔ اور کہنے لگے۔ تم کو تو آنحضرت صلعم سے قرابت ہے اور تمہارا اسلام بھی پرانا ہے۔ تم خود جانتے ہو۔ اللہ تمہارا نگہبان ہے۔ اگر میں تم کو خلیفہ بناؤں گا۔ تو تم عدل اور انصاف کرو گے اور اگر میں عثمان کو خلیفہ بناؤں گا۔ تو تم ان کا حکم سنو گے۔ اُن کی بات مانو گے۔ پھر حضرت عثمان نے تنہائی کی۔ ان سے بھی یہی گفتگو کی۔ جب دونوں سے اقرار لے چکے تو کہنے لگے۔ عثمان اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ عبدالرحمٰن نے ان سے بیعت کی اور سب مدینہ والوں نے بھی بیعت کی (صحیح بخاری پ ۱۴ صـ ۹۹ احمدی پریس لاہور) بخاری کہتا ہے حضرت علیؑ نے بھی انسے بیعت کی۔

نوٹ:۔ خلافت حضرت عثمان نہ نصی رہے نہ اجماعی نہ طریقہ ولی عہدی یا وصیت سے بلکہ بھائی نے بھائی کو خلیفہ بنا دیا۔

۲۔حضرت عثمان جنگ بدر میں شامل نہ ہوئے۔جنگ احد سے بھاگ گئے (بخاری پارہ ۱۶ ص۵۵)

۳۔حضرت عثمان نے چھ سال کے اپنے عزیز و اقربا کو عامل بنانا شروع کیا۔اور مروان کو ملک افریقہ کا خمس معاف کر دیا۔اور اپنے اقربا کو بہت سا مال دے ڈالا (تاریخ الخلفاء سیوطی زمیندار پریس لاہور ص۹۴ سطر ۱۴)

۴۔سب سے پہلے آپ ہی نے لوگوں کی جاگیریں مقرر کیں۔تکبیر میں آواز دھیمی کی جمعہ میں اذان اول کا حکم دیا۔آپ نے سب سے پہلے نماز عید سے پہلے خطبہ پڑھا (تاریخ الخلفاء سیوطی ص۸۹ اولیات عثمان۔

۵۔آپ کی خلافت کے پہلے سال لوگوں کو نکسیریں بہت جاری ہوئیں چنانچہ حضرت عثمان بھی اس میں مبتلا ہوئے اور حج کو نہ جا سکے (تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی ص۹۳) جناب سرور عالم صلعم کی پیشنگوئی پوری ہوئی۔کہ جناب نے فرمایا تھا۔کہ میرے اس ممبر پر بنی امیہ کے جابروں میں سے ایک جابر نقدیم کرے گا پس اس کی نکسیر جاری ہو جائے گی (تاریخ اسلام جلد ۳ ص۱۲۴) بعض کہتے ہیں۔عمرو بن سعید بن العاص اموی کی نکسیر ممبر پر جاری ہوئی تھی (تطہیر الجنان ص۱۴۱ حاشیہ صواعق محرقہ)

۶۔حضرت عثمان پہلے روز ممبر نبوی صلعم پر دہشت وہول کی وجہ سے خطبہ نہ پڑھ سکے (تاریخ اسلام جلد سوم ص۱۲۴۔باب چہارم۔سطر اول)

۷۔سنہ ۲۵ھ میں حضرت عثمان نے سعد بن ابی وقاص (صحابی عشرہ مبشرہ) کو معزول کر کے ولید بن عقبہ بن محیط صحابی کو جو والدہ کی طرف سے رشتہ میں آپ کے بھائی ہوتے تھے۔وہاں کا حاکم کر کے بھیجا۔اسی پر سب سے پہلے الزام حضرت عثمان پر قائم کیا گیا۔کہ آپ اپنے عزیزوں کی پرورش کرتے ہیں۔کہتے ہیں۔کہ ولید نے نشہ میں لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔اور چار رکعت پڑھ کر سلام پھیرا اور مقتدیوں کو کہا۔اگر کہو تو اور پڑھا دوں (تاریخ الخلفاء سیوطی ص۹۳ سطر ۹ زمیندار پریس لاہور۔حاشیہ صحیح بخاری پ۱۴ ص۹۲۔ترجمہ مولوی وحید الزمان)

نوٹ:۔اس ولید بن عقبہ صحابی شرابی کو حضرت علیؑ نے چالیس کوڑے لگائے (بخاری پ۱۵ ص۴۲)

۸۔حضرت عثمان نے عمرو عاص عامل مصر کو بیت المال کی مختاری اور افواج کی سپہ سالاری سے معزول کر کے اپنے بھائی رضاعی عبداللہ بن سعد کو بن ابی سرح کو حکومت دے دی۔عمرو عاص

نے حضرت عثمان کی بہن کو جو اس کے نکاح میں تھی طلاق دے دی (تاریخ اسلام جلد سوم ص۱۲۶ سطر ۲۴)

۹۔ افریقہ کے ۲۵ لاکھ دینار کا خمس اور مال غنیمت کا خمس حضرت عثمان نے ۵ لاکھ دینار پر مروان (ملعون رانده درگاہ نبوی صلعم) کے حوالہ کر دیا حضرت عثمان نے اس میں سے ایک لاکھ دینار مروان کو دے دیئے (تاریخ اسلام جلد سوم ص۱۲۸۔ تاریخ اسلام عباسی ص۲۶۴)

۱۰۔ عن مروان بن الحکم قال شهدت عثمان وعلیا وعثمان ینهی عن المتعة وان تجمع بینهما فلما رائی علی اهل بهما لبیك بعمرة وحجة قال ما كنت لادع سنة النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقول احد (بخاری پ۶ ص۶۹ کتاب المناسک مترجمہ مولوی وحید الزمان)

ترجمہ مروان بن حکم سے روایت ہے۔ اس نے کہا۔ میں اس وقت موجود تھا جب حضرت عثمان (اپنی خلافت میں) تمتع اور قران سے منع کرتے تھے۔ حضرت علیؑ نے یہ دیکھ کر یوں احرام باندھا۔ لبیک بحجتہ وعمرہ (یعنی قران کیا) اور کہنے لگے۔ میں آنحضرت صلعم کی حدیث کو کسی کے قول سے نہیں چھوڑ سکتا۔

ف۔ چونکہ حضرت عثمان کا یہ خیال حدیث کے خلاف تھا۔ اس لئے حضرت علیؑ نے اس پر عمل نہیں کیا۔ اور یہ فرمایا۔ کہ میں آنحضرت صلعم کی حدیث کو کسی کے قول سے چھوڑ نہیں سکتا۔ مسلمان بھائیو ذرا حضرت علیؑ کے اس قول کو غور سے دیکھو۔ حضرت عثمان خلیفہ وقت اور خلیفہ بھی کیسے راشد اور امیر المومنین لیکن حدیث کے خلاف انکا قول پھینک دیا گیا۔ اور انکے سامنے اُن کے خلاف کیا گیا۔ پھر تم کو کیا ہو گیا ہے۔ جو تم ابو حنیفہ یا امام شافعی کے قول کو لئے پھرتے ہو۔ اور حدیث صحیح کے خلاف انکے قول پر عمل کرتے ہو۔ یہ صریح گمراہی ہے (تقریر مولوی وحید الزمان حاشیہ بخاری پ۶ ص۶۹) المعلم ترجمہ صحیح مسلم ص۱۲۵۹ باب جواز التمتع)

احداث عثمان

سائب بن یزید نے بیان کیا کہ جمعہ کے دن دوسری اذان دینے کا حضرت عثمان نے حکم دیا جب مسجد میں آنے والے بہت ہو گئے۔ جمعہ کے دن اذان اسوقت ہوتی۔ جب امام منبر پر بیٹھتا (مترجم بخاری۔ پ۴ ص۳۱۔ کتاب الجمعہ باب اذان یوم الجمعہ احمدی پریس لاہور)

ب۔ سائب بن یزید نے کہا۔ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں اور ابوبکر و عمر کے زمانہ میں بھی جمعہ کے دن پہلی اذان اس وقت ہوتی ہے جب امام خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھا کرتا حضرت عثمان

کے زمانہ میں جب لوگ بہت ہو گئے۔ مدینہ کی آبادی بڑھ گئی۔ انہوں نے اور زوراء تیسری اذان پڑھائی۔ امام بخاری نے کہا۔ زوراء مدینہ کے بازار میں ایک مقام کا نام ہے (بخاری پ۴ احمدی پریس لاہور)

نوٹ۔ یہ بدعت عثمانی سنیوں میں اب تک جاری ہے۔ انکا مذہب مخالف سنت ہے اللہ و رسول چھوٹ جائے پرواہ نہیں عجیب مذہب ہے۔

۱۲۔ عبدالرحمٰن بن یزید سے سنا وہ کہتے تھے۔ حضرت عثمان نے ہم کو منا میں چار رکعتیں پڑھائیں۔ قصر نہ کیا۔ لوگوں نے یہ حال عبداللہ بن مسعود سے بیان کیا۔ انہوں نے انا للہ کہا اور کہا کہ میں نے آنحضرت صلعم کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں۔ اور ابوبکر صدیق کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں۔ اور عمر ابن الخطاب کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں۔ کاش ان خلاف سنت چار رکعتوں کے بدل سنت کے موافق مجھ کو دو مقبول رکعتیں ملیں۔ ترجمہ مولوی وحید الزمان صحیح بخاری پ۴ ص۳۰۔ باب الصلوٰۃ المنٰی احمدی پریس لاہور (المعلم جلد دوم ص۲۹۶)

۱۳۔ حضرت عمار بن یاسر صحابی کو حضرت عثمان نے اپنے غلاموں سے اتنا پٹوایا۔ کہ آپ بیہوش ہو گئے اور فتق کا مرض ہو گیا۔ (تاریخ اعثم کوفی۔ تاریخ اسلام جلد سوم ص۱۳۱)

۱۴۔ حضرت ابوذر غفاری صدیق اصحاب رسول اللہ صلعم۔ زاہد و عابد زمانہ کو شام سے ایک ننگی پیٹھ شتر یا اونٹ پر بٹھوا کر مدینہ کی طرف بلوایا۔ کہ اُن کی رانوں کے گوشت چھل چھل کر جُدا ہو گئے۔ اور سخت تکلیف اُٹھائی۔ اور ربذہ جنگل کی طرف جلا وطن کر دیا جو مدینہ منورہ سے تین منزل ہے حضرت ابوذر غفاریؓ نے ۳۲ھ میں تنہائی میں وفات پائی (تاریخ اسلام جلد سوم ص۱۳۱ تطہیر الجنان حاشیہ صواعق محرقہ عربی مصری ص۱۵۶ صحیح بخاری پ۶ ص۱۲ مطبوعہ احمدی پریس لاہور) گول مول واقع ہے)

۱۵۔ حضرت عثمان نے عبداللہ بن مسعودؓ جلیل القدر صحابی قاری کو مسجد مدینہ منورہ سے نکال دیا۔ اور ایک زمین پر انکو پھینکوا دیا۔ اور حکم دیا۔ کہ قرآن ابن مسعود کو جلا دو اور ابن مسعود کے مال کو قرق کر کے سرکاری خزانہ میں ڈال دیا۔ (تاریخ خمیس دیار بکری مصری ص۲۷۰)

۱۶۔ حضرت عثمان نے منیٰ کو ایام حج میں خیمہ گاہ بنایا۔ حسب دستور ایام جاہلیت تزک و احتشام سے دعوتیں وضیافتیں کیں۔ لوگوں کی پیٹھ پر کوڑے مارے (تاریخ اسلام جلد ۳ باب ۴)

صفحہ ۱۴۳ سطر ۲۳ - دہلی)

۱۷- بی بی عائشہ اور حضرت عثمان

تاریخ اعثم کوفی مطبوعہ یوسفی دہلی صفحہ ۱۵۳ پر ہے! ام المومنین عائشہ بھی اس روپیہ کی وجہ سے جو انکو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے مقرر کر رکھا تھا۔ اور اب حضرت عثمان نے اس کی ادائے گی میں تساہل اختیار کر لیا تھا۔ رنجیدہ خاطر تھیں۔ اس وقت قوم کو قتل عثمان پر آمادہ دیکھ کر کہا کہ اے عثمان تو نے بیت المال کو اپنا ہی مال سمجھ لیا ہے۔ امت رسول کو تکلیف و مصیبت کے حوالہ کر دیا ہے۔ اپنے آپ کو اور اپنے رشتہ داروں کو مسلمانوں کے مال میں دخیل کر دیا ہے۔ اور ہر ایک شخص کو ملکی انتظام دے رکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ تم کو آسمانی نعمتوں سے بے نصیب اور زمین کی برکتوں سے محروم کرے۔ اگر اتنی بات نہ ہوتی۔ کہ تم مسلمانی سیرت رکھتے ہو۔ اور پانچ وقت نماز ادا کرتے ہو۔ تو تمہیں اس طرح ذبح کر دیا ہوتا جس طرح اونٹ ذبح کرتے ہیں۔ غرض بی بی عائشہ نے قتل حضرت عثمان میں بہت بڑی کوشش کی اور فرمایا کرتی تھیں۔ اب تک تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کفن بھی میلا نہیں ہوا۔ اور عثمان نے انکی شریعت کو کہنہ کر دیا ہے۔ اے لوگو! اس بڈھے ساحرہ کو مار ڈالو۔ خدا اسے مارے ؛

ب۔ حضرت عثمان کے دشمن آپ کو نعثل سے تشبیہ دیکر پکارتے تھے۔ جو ایک شخص مصر سے لمبی داڑھی والا تھا۔ اور کہا گیا ہے کہ نعثل کے معنی بڈھا بیوقوف کے ہیں۔ اور ضباغ نے کہا۔ کہ بی بی عائشہ حضرت عثمان کو جب غصہ ہوئیں اور مکہ شریف جانے لگیں۔ تو نعثل نے کہا اقتلوا نعثلاً قتل اللہ نعثلاً یعنی عثمان نعثل کو قتل کر ڈالو۔ خدا نعثل یعنی عثمان کو قتل کرے (مجمع البحار گجراتی نول کشور صفحہ ۳۷۲ ونہایہ ابن اثیر جذری باب نون مع العین۔ الجز والرابع۔ النعثل مطبوعہ مصر صفحہ ۱۶۶ سطر ۴) روضۃ الاحباب جلد دوم صفحہ ۱۲ انوار محمدی لکھنو)

ج۔ النعثل الشیخ الاحمق ویہودی کان بالمدینۃ ورجل لحیانی کان تشبیہ بہ عثمان اذا نیل منہ (قاموس فصل نون) نعثل جس کے معنی بڈھے بیوقوف کے ہیں۔ مدینہ میں ایک یہودی تھا۔ وہ شخص لمبی داڑھی والا تھا۔ جب حضرت عثمان کو گالی دی جاتی تو اس نعثل یہودی سے نسبت دی جاتی۔ بی بی عائشہ پر سراسر بہتان سنی ہے

نوٹ:۔ دیکھئے اب اہلسنت بی بی عائشہ پر کیا فتوے لگاتے ہیں۔ یا روایات جھٹلاتے ہیں۔

۲۵- مروان بن الحکم ملعون حضرت عثمان کا چچازاد بھائی تھا۔ اور اس کو جناب سرور عالم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بمعہ اس کے باپ حکم کے مدینہ منورہ سے خارج وطن کیا تھا۔ حضرات شیخین نے بھی انکو مدینہ منورہ میں نہ آنے دیا۔ مگر حضرت عثمان نے ان کو واپس بلا کر اپنا وزیر اعظم بنالیا۔ فدک کی جاگیر بخشدی۔ خمس افریقیہ کا حوالہ کر دیا (ملل ونحل شہرستانی صٹ جلد اول۔ حیوٰۃ الحیوان جلد اول ص۶۷ ابوالفدا جلد اول ص۱۷ تاریخ خمیس دیار بکری ص۲۶۳ جلد ۲ روضۃ الاحباب و روضۃ الصفا جلد دوم تاریخ اسلام جلد ۳ ص۱۴۴)

۲۶۔ بارش کا پانی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب بندگان خدا کے واسطے کارآمد ہے۔ اس کو اپنے عزیزوں کے واسطے جاری کر دیا۔ اور لوگوں کو محروم کر دیا (تاریخ اسلام جلد ۳ ص۱۴۵)

۲۷۔ حضرت عثمان نے منع کر دیا۔ کہ سمندر میں انکے تجارتی جہازوں کے سوا اور کوئی جہاز نہ چلے (تاریخ اسلام جلد سوم ص۱۴۵)

۲۸۔ حیاءِ عثمانی

عن انس بن مالک قال شھدنا بنت رسول اللہ صلعم ورسول اللہ صلعم جالس علی القبر فرئیت عینیہ تدمعان فقال ھل فیکم من احد لم یقارب اللیلۃ فقال ابوطلحۃ انا قال فانزل فی قبرھا قال فنزل فی قبرھا (رواہ البخاری کتاب الجنائز ص۷۹ پ۵ سطر ۶ و ۵/۱۶) ترجمہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کی ایک صاحبزادی (ام کلثوم) کے جنازے میں حاضر تھے۔ وہ حضرت عثمان کی بی بی تھیں ۹ھ ہجری میں مریں) آپ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا۔ کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ لوگو کوئی تم میں سے ایسا بھی ہے جو آج رات کو عورت کے پاس نہ گیا ہو۔ ابوطلحہ نے کہا۔ میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا تو پھر اتر۔ وہ ان کی قبر میں اترے۔

ف۔ حضرت عثمان کو آپ نے نہیں اتارا۔ ایسا فرمانے سے انکو تنبیہ کرنا منظور تھی۔ کہتے ہیں۔ حضرت عثمان نے اسی شب میں جس میں حضرت ام کلثوم نے انتقال فرمایا۔ ایک لونڈی سے صحبت کی تھی۔ آنحضرت صلعم کو انکا یہ کام پسند نہ آیا (ترجمہ مولوی وحید الزمان)

حدیث ارتداد صحابہ

حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلعم نے خطبہ سنایا۔ فرمایا۔ لوگو تم اللہ کے سامنے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کئے جاؤ گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کما بدانا اول خلق نعیدہ الی آخرہ پھر فرمایا سن لو قیامت کے دن ساری خلقت میں پہلے ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔

وانہ یجاء برجال من امتی فیوخذ بھم ذات الشمال فاقول یارب صحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک اور میری اُمت کے کچھ لوگ حاضر کیئے جائیں گے۔ اُن کو بائیں جانب دوزخ کی طرف لے چلیں گے۔ میں عرض کروں گا۔ یہ تو میرے ساتھ والے اصحاب ہیں۔ جواب ملیگا۔ تم نہیں جانتے۔ تمہارے بعد انہوں نے نئی نئی باتیں بدعتیں نکالیں (بخاری پ۱۰ ص۱۲۲۔ کتاب التفسیر المائدہ۔ مطبع احمدی لاہور) (پ۱۳ ص۱۱۱۔ پ۱۳ ص۶۰ فاقول اصحابی اصحابی بدعات واحداث خلفاء اسلام کا مقابلہ اس حدیث سے کرو) احادیث حوض دیکھو مترجم صحیح بخاری مطبوعہ لاہور پ۲۷ ص۱۰۳)

نوٹ۔ صحابہ کلھم عدول اور قطعی بہشتی نہ تھے۔ مومنین کاملین صالحین ہی واجب التعظیم ہیں۔

اخلاق صحابہ و سب و شتم

مذہب سنی میں ہے۔ کہ اصحاب النبی صلعم کی یہ تہذیب تھی کہ گالی گلوچ نکالتے تھے۔

۱۔ حضرت حسان بن ثابت شاعر رسول اللہ صلعم و مسطح بھانجا حضرت ابوبکر اصحاب بدری نے بی بی عائشہ کو زنا کی تہمت لگائی (بخاری قصہ افک پ۱۶ ص۳۲ و ۹۷)

۲۔ مسلمانوں مشرک اور یہودی لوگوں میں گالی گلوچ ہوئی (بخاری پ۱ ص۹)

۳۔ ایک بار ایسا ہوا۔ معاذ بن جبل نے عشا کی نماز پڑھائی۔ تو سورہ بقر شروع کی مقتدیوں سے ایک شخص نماز توڑ کر چل دیا۔ معاذ اس کو گالی بُرا کہنے لگے (نیال منہ) (بخاری کتاب الاذان پ۳ ص۶۶)

۴۔ بی بی عائشہ اور زینب بنت جحش میں تکرار گالی گلوچ ہوئی (بخاری کتاب الھبہ پارہ دسواں ص۳۵)

۵۔ حضرت انس نے کہا۔ لوگوں نے آنحضرت صلعم کو رائے دی۔ اگر آپ عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لے چلیں۔ تو بہتر ہے۔ یہ سن کر آپ ایک گدھے پر سوار ہو کر اس کے پاس گئے مسلمان آپ کے ساتھ چلے۔ وہاں کی زمین کھاری تھی۔ جب آپ اس مردود کے پاس پہنچے تو کیا کہنے لگا۔ چلو پرے ہٹو۔ تمہارے گدھے کی بدبو نے میرا دماغ پریشان کر دیا۔ یہ سن کر ایک انصاری عبداللہ بن رواحہ بولے۔ خدا کی قسم۔ آنحضرت صلعم کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس پر عبداللہ کی قوم کا ایک شخص غصے ہوا۔ دونوں میں گالی گلوچ ہوئی۔ اور دونوں طرف کے لوگوں کو غصہ آیا۔ چھڑی۔ ہاتھ۔ جوتا چلنے لگا۔ اس نے کہا۔ ہم کو یہ بات پہنچی۔ کہ سورہ حجرکی ؏

آیت وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما اسی باب میں اتری (ترجمہ بخاری کتاب الصلح پارہ دسواں ص۸۵ لاہوری)

۶۔ دو آدمی گالی گلوچ کر رہے تھے۔ ایک کا منہ سرخ ہو گیا تھا۔ گردن کی رگیں پھول گئیں تھیں۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ مجھے ایک دعا معلوم ہے۔ اگر یہ شخص اس کو پڑھے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ یوں کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم (بخاری پ۱۳ ص۲۴ کتاب بدء الخلق)

۷۔ حضرت ابوبکر و حضرت عمر کی لڑائی اور انکا گالی گلوچ نکالنا پیچھے گذرا۔

۸۔ معاویہ بن ابوسفیان۔ امیر شام اپنی زندگی تک اور اس کے عمال حاکم تمام سلطنت بنی امیہ میں سنہ ۹۹ھ تک سب و شتم کرتے رہے۔ اور ہر ایک جمعہ کو منبر نبوی صلعم پر جناب علی المرتضےٰ شیر خدا۔ داماد مصطفےٰ امام برحق قرآن ناطق علیہ السلام پر سب و تبرا ہوتا رہا (دیکھو صحیح مسلم و ابن ماجہ و خصائص نسائی مناقب علی و تاریخ ابوالفداء و روضۃ الاحباب و روضۃ الصفا و تاریخ ابوالفداء نصائح کافیہ)

۹۔ سب الشیخین و قتلھما لیس بکفر۔ حضرت ابوبکر و حضرت عمر کو گالی دینی اور انکو قتل کرنے سے انسان کافر نہیں ہوتا (شرح فقہ اکبر ص۸۶ و فتاوی شامی جلد سوم)

۱۰۔ قال رسول اللہ صلعم من سب علیًا فقد سبنی (رواہ احمد مشکوٰۃ باب مناقب علیؑ) جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس نے علیؑ کو گالی دیں۔ اس نے مجھ کو گالی دیں۔ معاویہ جناب رسول اللہ صلعم کو ہمیشہ گالیاں دیتا رہا۔ اس لئے وہ عوام کا امیر اور صحابی مجتہد اور پیشوا ٹھہرایا گیا۔

آئینہ ششم نمازِ سُنّی

سُنیوں کی نماز پنجگانہ کا اختلاف تغیر و تبدل جب سے اجماع نے کتاب اللہ و عترت رسول اللہ وصایائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑا۔ اور اپنی اجماعی خلافت قائم کر لی۔ اپنے قیاس و اجتہاد ورائے کو مقدم کیا۔ بناوٹی مسائل فقہ کا نام شرع محمدی بنا لیا۔ اعتقادات و عبادات و معاملات میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ رفتہ رفتہ اصلی و حقیقی اسلام چلتا بنا مصنوعی اور گلٹی اسلام کو فروغ ہوا۔ شاہی ظاہری حکومت۔ قتل و غارت مسلمانوں سے نفرت اور فتوحات ملک گیری۔ ملّاں مولویوں کے گھر کے فتاوے کا نام اسلام رکھا گیا۔ مسلمانوں میں ایک ہی عبادت الٰہی تھی۔ اس میں بھی اختلاف کر دیا۔ کوئی سُنی یہ نہیں بتلا سکتا۔ کہ جناب سردارِ دوجہان صلعم نے کس طرح ۲۳ سال زمانہ نبوت میں نماز پنجگانہ پڑھی۔ اور کس طرح پڑھائی۔ حالانکہ لاکھوں اصحاب نماز پڑھتے رہے۔ اور اپنی آنکھ سے جناب رسول خدا صلعم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ اور خلفاء اربعہ کو بھی صحابہ کرام نے نماز پڑھتے پڑھاتے دیکھا۔ مگر پھر اس نماز میں کیسے اختلاف ہوا۔ کہ ایک مذہب کی نماز دوسرے مذہب سے ہرگز نہیں ملتی۔ فرقہ اہلحدیث۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی چکڑالوی۔ احمدی مسلمانوں کی علیحدہ علیحدہ نماز ہے۔ کسی جامع مسجد میں جا کر مختلف فرقوں کے مسلمانوں کو نماز پڑھتے دیکھو۔ کوئی ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا ہے۔ کوئی ناف پر۔ کوئی ہاتھ چھوڑ کر پڑھ رہا ہے۔ کوئی رفع الیدین کرتا ہے کوئی آمین زور سے پکارتا ہے کوئی آہستہ۔ غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ کیا رسول اللہ صلعم اپنی امت کو اختلاف میں ڈال گئے اور انکو آپس میں لڑا گئے۔ یا وہ اختلافات کے مٹانے کے واسطے مبعوث ہوئے تھے۔ ایک نماز کے ان لوگوں نے کئی ٹکڑے کر دیئے۔ اگر ہر سنی مسلمانوں کے نماز کی تمام ارکان اکٹھے کر لئے جائیں۔ تو ایک نماز محمدی نماز شیعہ ہو جائے گی۔ یہی نماز رسول اللہ صلعم نے فرمائی۔ پڑھی پڑھائی۔ اور اسی پر آئمہ اہلبیت علیہم السلام کا عمل رہا۔ مگر بنی امیہ و بنی عباس نے آئمہ اطہار کی عداوت و مخالفت و دشمنی میں عبادت الٰہی نماز پنجوقتی کو بدل ڈالا انا للہ و انا الیہ راجعون ۱۱ اور اسی اموی نماز کو سنی مسلمان صلوٰۃ محمدی جانتے ہیں۔

زمانہ رسول صلعم میں نماز صحابہ کا حال

عن ابن عباس قال کانت امرأۃ تصلی خلف النبی صلی اللہ علیہ

وسلم حسناء من احسن الناس فکان بعض القوم یستقدم فی الصف الاول لان یراھا
ولیتاخر بعضھم حتی الصف الموخر فاذا رکع قال ھذا ینظر من تحت ابطہ فانزل اللہ
ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستاخرین فی شانہا ار نع العجاجہ عن سنن ابن
ماجہ جلد اول صفحہ ۳۵۴ مطبع صدیقی لاہور ۔ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے ایک عورت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی۔ جو خوبصورت تھی۔ بہت خوبصورت لوگوں
میں سے تھی۔ بعض لوگ اول صف میں بڑھ جاتے تاکہ اس کو دیکھ نہ سکیں اور بعضے پیچھے رہتے۔
یہاں تک کہ آخیر صف میں کھڑے ہوتے۔ جو عورتوں کے قریب ہوتی تھی۔ جب رکوع میں جاتے
تو اس طرح سے کرتے۔ یعنی بغل کے تلے سے اس عورت کو دیکھتے۔ تب اللہ سبحانہ تعالےٰ نے
یہ آیت اتاری۔ بیشک ہم نے جان لیا آگے بڑھنے والوں کو اور بیشک ہم نے جان لیا پیچھے ہٹنے
والوں کو اس عورت کے باب میں۔

ف نفس شیطان ہر ایک کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ صحابہ کے ساتھ بھی تھا۔ باوجود اس کے کہ وہ
آنحضرت صلعم کی صحبت انکو حاصل تھی۔ مگر شیطان کے شر سے وہ معصوم نہ تھے۔ اس قسم کے واقعات
عوام صحابہ سے کئی مقام میں منقول ہیں جیسے نماز کے اندر قہقہہ لگانا۔ نماز کے اندر تالیاں بجانا۔ آنحضرت
صلعم کو خطبہ میں چھوڑ کر چلے جانا۔ یہ حال خیر القرون صحابہ کا تھا۔ جنکو عدول ثقہ کہا جاتا ہے۔ اور
جنکو خیر امت قطعی بہشتی اور متقی مانا گیا ہے (ابن ماجہ)

۲۔ حضرت انس بن مالک نے کہا۔ میں نے تو آنحضرت صلعم کے وقت کی اب کوئی بات
نہیں دیکھتا۔ لوگوں نے کہا۔ نماز تو ہے۔ انہوں نے کہا۔ نماز میں بھی جو تم نے کر رکھا ہے وہ کر رکھا
ہے۔ تیسیر الباری ترجمہ بخاری پ ۳ صفحہ ۵ کتاب مواقیت الصلوٰۃ مطبع احمدی لاہور ۔ ترجمہ وحیدی۔

۳۔ زہری کہتے تھے۔ میں دمشق میں جو شام میں ایک شہر ہے۔ انس بن مالک کے پاس
گیا۔ وہ رو رہے تھے۔ میں نے پوچھا۔ کیوں خیر تو ہے۔ کیوں روتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ میں
نے جو چیزیں آنحضرت صلعم کے عہد میں دیکھیں۔ اُن میں سے اب کوئی چیز نہیں پاتا۔ مگر نماز
وہ نماز بھی برباد ہو گئی (مترجم بخاری پ ۳ صفحہ ۵ کتاب مواقیت الصلوٰۃ مطبع احمدی لاہور ترجمہ
وحیدی)

۴۔ مالک بن ابی عامر اصبحی جو دادا ہیں امام مالک مجتہد کے کہتے ہیں۔ کہ میں کسی چیز کو نہیں
دیکھتا۔ کہ سوائے اذان کے باقی ہو۔ جس پر صحابہ رسول مقبول کو میں نے پایا۔ یعنی سوا اذان کے

اور تمام عبادات میں لوگوں نے تغیر و تبدل کر لیا ہے۔ اور وہ طریقہ چھوڑ دیا ہے۔ جس پر جناب نبی کرم واصحابہ کرام تھے (کشف المغطاعن موطا ص۴۸ مطبع صدیقی لاہور)

۵۔ عکرمہ غلام حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں نے ایک شخص کو مقام ابراہیم پاس نماز پڑھتے دیکھا۔ وہ جب جھکتا اور اٹھتا اور جب کھڑا ہوتا اور سجدہ میں جاتا تو تکبیر کہتا۔ میں نے تعجب اور انکار کی راہ سے۔ یہ ابن عباس سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا۔ ارے تیری ماں مرے۔ کیا یہ آنحضرت صلعم کی سی نماز نہیں ہے۔

ف۔ یعنی یہ نماز تو آنحضرت صلعم کی نماز کے مطابق ہے۔ ابن عباس عکرمہ پر خفا ہوئے کہ تو اب تک نماز کا طریق نہیں جانتا۔ اور ابوہریرہ کے سے عالم شخص پر انکار کرتا ہے (مترجم بخاری کتاب الاذان باب اتمام التکبیر فی الرکوع۔ پ۳ ص ۹۵/۹۹ ترجمہ مولوی وحید الزمان)

۶۔ عکرمہ نے کہا۔ میں نے ایک بڈھے (ابوہریرہ) کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھی۔ اس نے بائیس تکبیریں کہیں۔ میں نے ابن عباس سے کہا۔ یہ بڈھا بیوقوف ہے۔ انہوں نے کہا۔ تیری ماں تجھ پر روئے۔ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے (مترجم بخاری پ۳ ص ۹۹/۱۰۰ کتاب الاذان)

۷۔ حضرت حذیفہ بن یمان صحابیؓ نے ایک شخص نماز پڑھتے دیکھا۔ وہ رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں کرتا تھا۔ حذیفہ نے اس سے کہا۔ تو نے نماز ہی نہیں پڑھی اور تو مریگا۔ تو اس طریق پر نہیں مرے گا جس پر اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد صلعم کو پیدا کیا تھا (بخاری پ۳ ص۱۰۱ کتاب الاذان)

۸۔ علامہ ابن قیم زاد المعاد میں فرماتے ہیں۔ کہ مغرب میں ہمیشہ چھوٹی سورتوں کا التزام کرنا۔ مروان اور اس کے تبعین کی سنت ہے۔ اور سنت نبویہ تو اس کے برخلاف ہے کبھی والمرسلات والسطور کے موافق سورتیں پڑھیں کبھی قل یاایہا الکفرون اور قل ھو اللہ احد (زنع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۲۹۲)

۹۔ معاویہ بن سفیان امیر شام نماز میں بسم اللہ بالجہر نہیں پڑھتا تھا۔ اور مخالفت سیدنا علی علیہ السلام میں لوگوں کو بھی منع کرتا تھا۔ اور نہ ہی رکوع اور سجود جاتے وقت تکبیریں کہتا تفسیر کبیر جلد ۱ ص ۱۵۹ تا ص ۱۶۰ سطر ۳)

۱۰۔ ابو قلابہ سے انہوں نے کہا۔ مالک بن حویرث ہمارے پاس آئے۔ اس مسجد میں نماز

پڑھائی۔ کہنے لگے میں تم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ میری نیت صرف نماز پڑھنے کی نہیں ہے۔ بلکہ میں تم کو یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلعم کو میں نے کیسے نماز پڑھتے دیکھا۔ ایوب سختیانی نے کہا میں نے ابو قلابہ سے پوچھا۔ مالک نے کیونکر نماز پڑھی۔ انہوں نے کہا۔ ہمارے اس شیخ تے عمرو بن سلمہ کی طرح ایوب نے کہا۔ عمرو بن سلمہ پوری بائیس تکبیریں کہتا اور جب تیسرا سجدہ کر کے پہلی اور تیسری رکعت میں سر اٹھاتا تو بیٹھ جاتا اور زمین پر ٹیکا دیکر پھر اٹھتا (مترجم بخاری پ ۳ صت ۳۰ کتاب الصلوٰۃ ترجمہ مولوی وحید الزمان تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری)

۱۱ حضرت سعد بن سہیل سے سنا وہ کہتے تھے۔ ہم نے عمرو بن عبد العزیز (خلیفہ اسلام مروانی) کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر ہم نکل کر حضرت انس بن مالک کے پاس گئے۔ دیکھا۔ تو عصر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا۔ چچا یہ کونسی نماز ہے جو تم نے پڑھی۔ انہوں نے کہا عصر کی اور آنحضرت صلعم کی یہی نماز تھی۔ جس کو ہم آپ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے (مترجم بخاری پ ۳ صنا کتاب مواقیت الصلوٰۃ مطبع احمدی لاہور ترجمہ مولوی وحید الزمان)

نوٹ۔ جناب رسالت مآب صلعم کی وفات حسرت آیات کے بعد مسلمانوں نے نماز میں سستی اور تبدیلی کرنی شروع کر دی۔ سلطنت بنی امیہ اور بنی عباس میں نماز محمدی صلعم کی ہیئت بالکل بدل گئی۔ کہ اصلی نماز نہ رہی اور چار مختلف طریقوں میں تقسیم ہو گئی۔ کوئی سنی دعویٰ سے نہیں کہہ سکتا کہ جو نماز وہ روزانہ پڑھتا ہے۔ یہ صلوٰۃ محمدی صلعم ہے۔ اور اسی کو حضور انور صلعم نے پڑھا۔ جب مسلمانوں کی عبادت کا یہ حال ہے۔ تو باقی کیا کہنا۔

نمازِ علیؑ مطابق نماز نبی صلعم

بیہقی نے سنن کبیر میں حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نماز میں بسم اللہ بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ پھر بیہقی نے حضرت عمر۔ حضرت عبد اللہ بن عباس۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر اور حضرت عبد اللہ ابن زبیر کا بسم اللہ بالجہر پڑھنا روایت کیا ہے اور جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام تو بسم اللہ بلند آواز سے پڑھتے ہی تھے۔ کیونکہ یہ تواتر سے ثابت ہے۔ کہ جس نے شریعت میں جناب علی کی پیروی کی اس نے ہدایت پائی اور اس پر فرمان نبوی ہے اللھم ادر الحق معہ علی حیث دار (تفسیر کبیر جلد ا صفحہ ۱۵۹ سطر ۹)

ب۔ حضرت علیؑ بسم اللہ بالجہر زیادہ زور سے پڑھتے تھے۔ اور جب بنی امیہ کو بادشاہی ملی۔ تو ان لوگوں نے آثار علیؑ کو مٹانے کی کوشش کی۔ اور بسم اللہ کو نماز میں بلند آواز سے

پڑھنا منع کر دیا (تفسیر کبیر جلد ا صفحہ ۲۶۰ سطر ۱۶)

ج۔ من اتخذ علیاً اماماً لدینہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۱۶۱ سطر ۱۱) جس نے دین میں حضرت علی علیہ السلام کو اپنا امام بنایا۔ اس نے مضبوط لوہے کا حلقہ پکڑ لیا۔

د۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الحق معہ علی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ حق علیؑ کے ساتھ ہے (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۷ نمبر حدیث ۲۶۷۳)

ہ۔ قال رسول اللہ صلعم رحم اللہ علیاً اللھم ادر الحق معہ حیث دار (رواہ الترمذی باب مناقب علی جلد دوم صفحہ ۲۷۶ و مشکوٰۃ شریف باب مناقب العشرہ جلد ۴ صفحہ ۱۲۹ مطبع احمدی) جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ جناب علی علیہ السلام پر رحم کرے۔ بارخدایا جس طرف علیؑ ہوں۔ حق کو اسی طرف پھیر دے۔

و۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان تومروا علیاً ولا اریکم فاعلین تجدوہ ھادیاً مھدیاً یاخذ بکم الطریق المستقیم (رواہ احمد مشکوٰۃ شریف باب مناقب العشرہ مطبع احمدی لاہور) جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم جناب علیؑ کو امیر بناؤ گے مگر میں نہیں دیکھتا۔ کہ تم اس کو بناؤ۔ تو تم لوگ حضرت علیؑ کو ہادی اور مہدی پاؤ گے۔ اور تم سب کو وہ سیدھے راستے لے چلے گا۔

ز۔ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال وھو اخذ بباب الکعبۃ سمعت النبی صلعم یقول الا ان مثل اھل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکب نجا ومن تخلف عنھا ھلک۔ (رواہ احمد مشکوٰۃ باب مناقب اہلبیت النبی صلعم جلد ۵ ربع مطبع احمدی لاہور) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یہ انہوں نے اس حال میں فرمایا۔ جب وہ کعبہ کے دروازے کو پکڑے ہوئے تھے۔ سنا میں نے جناب رسول خدا صلعم فرماتے تھے۔ آگاہ ہو۔ کہ حال اور مثل میری اہلبیت کے مثل حضرت نوح کی کشتی ہے۔ جو کوئی اس پر سوار ہوا۔ نجات پا گیا۔ اور جو کوئی مخالف ہوا۔ وہ ہلاک ہو گیا۔

ح۔ حدیث ثقلین

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انی تارک فیکم الثقلین (خلیفتین) کتاب اللہ عزوجل حبل ممدود ما بین السموات والارض وعترتی اھلبیتی وانھما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (تفسیر درمنثور سیوطی

جلد۳ صٓنٓ۶) ترجمہ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں (خلیفے) چھوڑ چلا ہوں۔ اللہ کی کتاب ایک اسی زمین اور آسمان کے درمیان اور اپنی اولاد و اہلبیت جو متفرق نہ ہوں گے۔ جب تک حوض کوثر نہ آملیں (جامع الترمذی جلد ۲ باب مناقب اہلبیت صٓنٓ ۵۲۶ و صٓنٓ ۵۹۱ مشکوٰۃ جلد ۶/۲ صٓنٓ ۱۳۰ درمنثور سیوطی جلد ۲ صٓنٓ ۶ سطر ۳۰ تحفہ اثنا عشریہ باب ۴ صٓنٓ ۱۳۰)

حدیث ثقلین متواتر اور صحیح حدیث مسلمہ فریقین ہے۔ اور کئی طرق سے کتب احادیث میں موجود ہے۔ یہ ایمان اور اسلام کی ایک کسوٹی ہے اور آخری وصیت نبوی صلعم ہے۔ چونکہ مسلمانوں نے صریح انحراف اور انکار مذہب اہلبیت علیہم السلام سے کیا ہے۔ اس لئے وہ گمراہ ہوگئے۔ اور فرقہ بندی بنا کر بھٹک گئے۔ علاوہ دیگر مسائل کے اُن میں عبادتِ الٰہی نماز محمدی بھی نہ رہی جب اُن میں نماز بھی مطابق نماز رسول خدا صلعم نہیں۔ تو انکا اسلام کہاں رہا۔ جو نماز جناب علی علیہ السلام نے پڑھی۔ وہی نماز جناب رسول خدا صلعم کی ہے اور انہی کی پیروی امام حسن علیہ السلام اور امام حسین تا امام آخرالزمان علیہ السلام کرتے چلے آئے۔ محبان و شیعان علی علیہ السلام نے بھی نماز اپنی پاک و معصوم مقدس آئمہ اطہار سے سیکھی۔ اور شیعہ کی نماز کا ثبوت آئمہ اطہار سے شروع کر کے جناب رسول خدا صلعم تک پہنچ جاتا ہے۔ مگر حنفیوں کی نماز حضرت امام اعظم صاحب کے دروازہ تک۔ شافعیوں کے امام شافعی تک۔ اور اہلحدیث کی نماز ہر جگہ بھٹکتی ہے کبھی بخاری کے دروازہ پر کبھی ترمذی کے گھر تک کبھی مسلم کے آستان تک جاتی ہے۔ کہیں سے سینہ پر ہاتھ باندھ لیتے ہیں۔ کسی جگہ سے رفع الیدین۔ غرض سوائے اہلبیت رسالت صلعم کے سب مجتہدین اور بناوٹی اماموں اور سنیوں کی نماز سب مصنوعی ہے۔ نماز امامیہ صرف اصلی ہے۔ جو نماز رسول مقبول صلعم ہے۔

نماز علی علیہ السلام

عن عمران بن حصین قال صلی مع علی بالبصرۃ فقال ذکرنا ھذا الرجل صلوٰۃ کنا نصلیھا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر انہ کان یکبر کلما رفع وکلما وضع (بخاری کتاب الاذان۔ باب اتمام التکبیر فی الرکوع پارہ تیسرا صٓنٓ ۹۸/۹۹ مترجمہ مولوی وحید الزمان مطبع احمدی لاہور) ترجمہ حضرت عمران بن حصین صحابی نے کہا۔ کہ انہوں نے حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ بصرے میں نماز پڑھی۔ اور انہوں نے کہا ہم کو وہ نماز یاد دلا دی۔ جو ہم آنحضرت صلعم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر کہا کہ حضرت علیؑ

جب سر اٹھاتے اور جب سر جھکاتے اس وقت تکبیر کہتے۔

ب۔ عبداللہ نے کہا۔ میں نے اور عمران بن حصین نے حضرت علی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ جب سجدہ میں جاتے۔ اللہ اکبر کہتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے اللہ اکبر کہتے اور جب دو رکعتیں پڑھکر قعدہ کرکے اٹھتے تکبیر کہتے جب نماز پڑھ چکے تو عمران بن حصین نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگا۔ آج اس شخص نے یعنی علیؑ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز مجھ کو یاد دلائی یا یوں کہا۔ کہ اس شخص نے ہم کو آنحضرت صلعم کی سی نماز پڑھائی (مترجم بخاری کتاب الاذان پارہ تیسرا و چوتھا صفحہ ۹۹ و ۱۰۰ کتاب الصلوٰۃ۔ المعلم ترجمہ مسلم جلد اول صفحہ ۵۳۷)

ج۔ عن ابی موسیٰ قال صلی بنا علیؑ یوم الجمل صلوٰۃ ذکرنا صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاما ان تکون نسیناھا واما ان تکون ترکناھا نسلم علی یمینہ وعلی شمالہ ترجمہ ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے۔ حضرت امیرالمومنین علی المرتضےٰؑ نے نماز پڑھائی ہمارے ساتھ جنگ جمل کے دن تو یاد دلائی۔ ہم کو آنحضرت صلعم کی نماز اب دو حال سے خالی نہیں یا تو ہم اس کو بھول گئے یا چھوڑ دی تھی۔ پھر سلام پھیرا۔ انہوں نے داہنی طرف اور بائیں طرف (سنن ابن ماجہ مترجم جلد اول صفحہ ۳۱۹ باب التسلیم)

نوٹ۔ جب جلیل القدر صحابہ کرام کی نماز کا یہ حال ہے۔ تو عوام الناس کا کیا ذکر معلوم ہوا۔ کہ سوائے حضرت علیؑ کے صلوٰۃ محمدی صلعم کے مطابق بہت کم پڑھتے تھے۔ اس لئے جو نماز علیؑ کے مطابق پڑھتا ہے۔ وہ نماز اصلی حقیقی صلوٰۃ محمدی ادا کرتا ہے۔ اب یہ دیکھیں۔ کہ جناب رسول مقبول صلعم کیسے نماز پڑھتے تھے۔ آؤ تمہاری صحاح ستہ اور مستند و معتبر کتب و احادیث سے پتہ و کھوج لگائیں۔ اور تم کو ہم شیعان علیؑ تیرہ سو سال کی بھولی ہوئی نماز پڑھائیں اور یاد دلائیں وما توفیقی الا باللہ۔

۳۔ چار رکعت میں بائیس تکبیرات معہ تکبیر تحریمہ (ثبوت بخاری پ ۳ صفحہ ۹۹ مشکوٰۃ باب الیضاً فصل سوم۔ البلاغ المبین جلد اول صفحہ ۱۵۵ مروان اور بنی امیہ نے یہ تکبیریں پکار کر کہنی چھوڑ دی تھیں۔

ارسال الیدین

ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنا۔ حنفی صاحبان آئمہ اہلبیت کرام اور حضرات اصحاب ثلاثہ سے ہاتھ باندھنے کا ثبوت۔ صحیح۔ متواتر و مرفوع قولی حدیث سے پیش کریں۔ جناب علی علیہ السلام کا ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی حدیث کو خود

محدثین نے ضعیف کہہ دیا ہے۔ کیا قرآن شریف وحدیث صحیحہ کے حکم سے ہم مامور ہیں۔ کہ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھیں۔

ا۔ امام مالکؒ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے تھے (البلاغ المبین ص۱۵۹۔ ابن ماجہ جلد اول ص۲۱۶ فتاوی عبدالحی جلد اول ص۲۶ نیل الاوطار شوکانی جلد ۲ ص۲۶) کیا فرقہ مالکیہ ارسال یدین سے کفر کرتا ہے۔ خانہ کعبہ میں کیوں ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں۔

ب۔ ابن قاسم نے امام مالک سے ارسال یعنی ہاتھ چھوڑ دینا نقل کیا ہے۔ اور امامیہ کا عمل بھی یہی ہے (حاشیہ بخاری پ۳۔ ص۸۱ مولوی وحیدالزمان) مکہ معظمہ ومدینہ منورہ میں آج تک ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں۔ کیوں؟

ج۔ ابن ابی شیبہ نے حسن بصری اور ابراہیم اور ابن مسیب اور ابن سیرین اور سعید بن جبیر سے ارسال ہی نقل کیا ہے۔ ابن ابی شیبہ سے عمرو بن دینار سے نکالا۔ کہ عبداللہ بن زبیر جب نماز پڑھتے تھے۔ تو دونوں ہاتھ چھوڑ دیتے تھے۔ اور ابن قاسم نے مطلقاً ارسال نقل کیا ہے۔ اور مالکیہ کا اسی پر عمل ہے (سنن ابن ماجہ مترجم جلد اول ص۲۸۶ (کتاب نیل الاوطار جلد دوم ص۷۶ دیکھو) مذہب شیعہ میں ہاتھ باندھنا فعل مجوسی ہے۔

سوال۔ فرقہ اہلحدیث و اہلسنت والجماعت کوئی صحیح متواتر ومرفوع حدیث خلفائے اربعہ یا آئمہ اہلبیت کرام علیہم السلام سے ایک مقررہ مقام پر ہاتھ باندھنے کے پیش کریں یا پیش کریں کہ خلفائے اربعہ سینہ پر ہاتھ باندھتے تھے۔ جب تمہارے مذہب میں یہ معلوم نہیں کہ آنحضرت صلعم نے صحیح وٹھیک آخری وقت تک کہاں ہاتھ باندھے۔ تو اس سے حق الیقین ہاتھ باندھنے کا کیسے ہو سکتا ہے۔

دعا شروع نماز

جناب علی المرتضےٰؑ نے فرمایا۔ کہ جس وقت جناب رسول خدا صلعم نماز کے واسطے کھڑے ہوتے۔ ایک روایت میں ہے کہ جس وقت نماز شروع کرتے۔ کہتے اللہ اکبر پھر فرماتے اِنّی وجہت وجھی للذی فطر السمٰوٰتِ والارض حنیفاً وما انا من المشرکین ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہِ رب العالمین ۝ لاشریک لہ وبذٰلک امرت وانا من المسلمین الخ (مشکوٰۃ ربع اول۔ باب مایقرء بعد التکبیر ص۲۴۴ امرتسری) آیت قرآن شریف۔ دعا حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہے۔ یہی دعا جناب رسول خدا وجناب علی المرتضےٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام پڑھا کرتے تھے۔ سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک

اسمائك و تعالى جدك الآخرہ نماز میں جڑ دی جس پر مذہب حنفی کا عمل ہے۔ اس دعا کی صحت میں ضعف ہے۔ محدثین نے اس کو صحیح نہیں جانا۔ اُس کے سب اسناد ضعیف اور حدیث منکر ہے ترمذی ابوداؤد۔ امام احمد حنبل نے حدیث سبحٰنك اللّٰھم والی کو صحیح نہیں لکھا۔ اس کے واسطے کوئی مرفوع حدیث ثابت نہیں۔ ہاں یہ فعل حضرت عمر کا ہے (البلاغ المبین جلد ۱ صد ۱۶۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بالجہر پڑھنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و آئمہ اہلبیت علیہم السلام نماز میں بسم اللہ پکار کر پڑھا کرتے تھے۔ ثبوت جناب علی علیہ السلام حضرت عبداللہ بن عباس۔ عبداللہ بن زبیر۔ عبداللہ ابن عمر۔ حضرت عمر۔ حضرت عمار بن یاسر۔ حضرت ابوبکر۔ حضرت عثمان۔ حضرت ابی بن کعب۔ ابی قتادہ ابی سعید۔ انس بن مالک۔ حضرت عبداللہ بن جعفر۔ سیدنا امام حسین۔ سیدنا امام زین العابدین۔ سیدنا امام محمد باقر۔ حضرت زید بن امام زین العابدین اور جناب رسول خدا صلعم نے اجماع کیا ہے۔ بسم اللہ بالجہر پڑھنے میں خطیب نے کہا۔ جو شخص نماز میں بسم اللہ پکار کر نہیں پڑھتا تھا عکرمہ اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے۔ یہی مذہب ہے امام شافعی کا۔ تبع تابعین سے بسم اللہ بالجہر پڑھنے کے بہت قائل تھے (البلاغ المبین جلد ۱ صد ۱۶۶)

رفع الیدین

نماز میں ہر تکبیر کے بعد ہاتھ اٹھانا۔ کل صحاح ستہ و محدثین کا اتفاق ہے کہ جناب رسول خدا صلعم رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ چار سو اصحابی معہ حضرت علیؑ اس کے عامل تھے (بخاری البلاغ المبین جلد ۱ صد ۲۲)

سجدۂ شکر

جب جناب رسول اللہ صلعم کو کسی کام میں خوشی حاصل ہوتی۔ تو سجدۂ شکر بجالاتے روایت کیا۔ اس کو احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی نے (البلاغ المبین جلد اول صد ۱۲۷۹) نماز کے بعد سجدۂ شکر بجالانا صرف فرقہ امامیہ کا عمل ہے۔

نماز وتر ایک رکعت ہے

جناب علیؑ نے فرمایا۔ کہ وتر سنت ہے۔ واجب نہیں (رواہ الترمذی۔ نسائی۔ حاکم۔ بحوالہ البلاغ المبین جلد ۱ صد ۳۱۳)۔ مگر حنفی واجب مانتے ہیں۔

ب۔ جناب علی المرتضٰے نے فرمایا۔ کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلعم نے اوتروا یا اھل القرآن فان اللہ وتر یحب الوتر اے قرآن ماننے والو۔ وتر پڑھو۔ تحقیق اللہ تعالےٰ طاق ہے۔ دوست رکھتا ہے طاق کو (مسند امام احمد حنبل۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ البلاغ

المبین جلد اول صد ۳۲۴

ج۔جناب رسول خدا صلعم ہمیشہ نماز وتر ایک رکعت پڑھا کرتے تھے (بخاری پ ۴ صد ۵۵ ابواب الوتر۔ احمدی پریس لاہور) مگر حنفی لوگ تین وتر پڑھتے ہیں۔

حَیَّ عَلیٰ خَیرُ العَمَلَ

اہلبیت کی کتابوں میں حَیَّ عَلیٰ خَیرُ العَمَلَ کہنا رسول اللہ صلعم سے نقل کیا گیا ہے۔ احکام میں ہے کہ حی علی خیر العمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں رائج تھا۔ مگر حضرت عمر کے زمانہ میں موقوف کیا گیا۔ اور بیہقی نے سنن کبرےٰ میں باسناد صحیح عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا۔ کہ وہ کبھی کبھی اذان میں حی علی خیر العمل کہتے۔ علی بن حسین سے روایت کیا۔ کہ پہلی اذان یونہی تھی (المعلم ترجمہ صحیح مسلم صد ۵۲۸ سطر ۹ مطبع صدیقی)

مسح پاؤں

فرقہ اہلحدیث واہلسنت والجماعت۔ احمدی۔ قادیانی وغیرہ مخالف کتاب اللہ وسنت رسول اللہ وعمل آئمۃ الہدےٰ پاؤں کو دھوتے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف سے پاؤں کا مسح کرنا صاف طور پر ثابت ہے۔ اور اس پر اہلبیت رسالت صلعم کا عمل رہا ہے۔ قولہ تعالےٰ یا ایھا الذین امنوا اذا قُمتُم اِلَی الصَّلٰوۃ فاغسلوا وجوھکم وایدِیکُمْ اِلَی المرافق وامسحُوا بروسِکُمْ وارجلکم اِلَی الکعبین (المائدہ) **ترجمہ** مسلمانو جب تم نماز کے واسطے کھڑے ہو۔ تو اپنے منہ کو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو دو۔ اور مسح کرو اپنے سر کا اور اپنے پاؤں کا ٹخنوں تک (دیکھو ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی اپر انا ترجمہ۔

دوم ۔عَنِ الرُّبَیِّع قالت اتانی ابن عباس فسالنی عن ھذ الحدیث تعنی حدیثھا الّذِی ذکرت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم توضا وغسل رجلیہ۔ فقال ابن عباس انّ الناس ابُوْا الّا الغسل ولا اجد فی کتاب اللہ الّا المسح (رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ مطبع صدیقی لاہور صد ۱۵ باب ماجاء فی غسل القدمین جلد اول) **ترجمہ** ربیع نے کہا۔ ابن عباس آئے اور مجھ سے وہی حدیث پوچھی۔ جو میں نے بیان کی تھی۔ کہ رسول اللہ صلعم نے وضو کیا۔ اور دونوں پیر دھوئے۔ ابن عباس نے کہا۔ لوگ غسل ہی کئے جاتے ہیں (یعنی پیروں کو) مگر میں کتاب اللہ میں نہیں پاتا مگر مسح کو۔

سوم۔ دارقطنی نے رفاعہ بن رافع سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا۔ کہ نماز تمام

نہیں ہوتی کسی کی اور اس میں مذکور ہے کہ مسح کرے اپنے سر پر اور دونوں پاؤں پر (رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد اول صـ ۱۵۲ سطر ۱۰ المطبع صدیقی لاہور۔)

چہارم۔ امامیہ نے کہا ہے کہ مسح ہی واجب ہے۔ محمد بن جریر طبری اور جبائی اور حسن بصری نے کہا۔ کہ آدمی مختار ہے چاہے دھووے چاہے مسح کرے اور بعض ظاہریہ نے کہ غسل اور مسح دونوں کرنا واجب ہے۔ یعنی دونوں جمع کرے۔ اور جن لوگوں نے غسل کو واجب نہیں جانا ہے۔ انہوں نے احتجاج کیا ہے۔ قرأت جر کے ساتھ اس لفظ قرآن میں وَاَرْجُلِكُمْ اور وہ بروسکُمْ کے اوپر عطف ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ قرأت صحیحہ سبعیہ مشہورہ ہے (رفع العجاجہ من سنن ابن ماجہ جلد اول صـ ۱۵۱ المطبع صدیقی لاہور)

پنجم۔ تفسیر خازن عربی مطبوعہ مصر جلد اول صـ ۴۴۲ سورۃ المائدہ میں ہے فروی عن ابن عباس انہ قال الوضوء غسلتان ومسحتان ویروی ذلک عن قتادۃ ایضاً۔ ویروی عن انس انہ قال نزل القراٰن بالمسح والسنۃ بالغسل وعن عکرمہ قال لیس فی الرجلین غسل انما نزل فیما المسح وعن الشعبی انہ قال انما ھو المسح علی الرجلین الا تری ان ماکان علیہ الغسل جعل علیہ التیمم وماکان علیہ المسح اھمل ومذھب الامامیہ من الشیعۃ ان الواجب فی الرجلین المسح وقال داؤد الظاھری یجب الجمع بینھما وقال الحسن البصری ومحمد بن جریر الطبری المکلف مخیر بین الغسل والمسح وقراء ابن کثیر وابو عمرو وحمزہ وابوبکر وعن عاصم وارجلکم بکسر اللام عطفاً علی المسح (تفسیر خازن) ترجمہ حضرت ابن عباس نے فرمایا۔ کہ وضو میں دو غسل ہیں۔ اور دو مسح اسی طرح قتادہ نے بھی روایت کیا اور حضرت انس سے روایت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مسح کا حکم نازل کیا۔ اور سنت پاؤں دھونا ہے۔ عکرمہ نے کہا۔ کہ پاؤں کو دھونا نہیں۔ کیونکہ ان میں مسح کرنے کا حکم ہے۔ شعبی نے کہا پاؤں کا مسح ہی ہے کیا تو نہیں دیکھتا۔ کہ جہاں غسل کیا جاتا ہے وہیں تیمم کیا جاتا ہے اور جہاں غسل نہیں اور مسح ہے وہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ شیعہ فرقہ کے مذہب امامیہ میں پاؤں کا مسح کرنا واجب ہے۔ حسن بصری اور محمد بن جریر طبری نے کہا۔ غسل اور مسح کرنا ہر دو اختیاری ہیں۔ ابن کثیر۔ ابوعمرو۔ حمزہ۔ ابوبکر اور عاصم ارجلکم کی قرأت لام کے زیر سے پڑھتے تھے (زیادہ دیکھو تفسیر معالم التنزیل بغوی)

ششم۔ تفسیر کبیر فخر الدین رازی جلد ثالث زیر بحث آیہ وضو ہے۔ اڑتیسواں مسئلہ اس امر کے بیان میں ہے۔ کہ وضو میں پاؤں کا مسح کرنا واجب ہے یا دھونا۔ قفال نے اپنی تفسیر میں ابن عباس۔ انس بن مالک۔ عکرمہ اور امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے۔ کہ وضو میں پاؤں کا مسح کرنا واجب ہے۔ اور یہی فرقہ امامیہ کا مذہب ہے (زیادہ دیکھو تفسیر فتح البیان)

دعاء قنوت

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ رکوع سے پہلے دعا قنوت پڑھتے رہے (بخاری پ ۴ ص ۵۹۔ مطبع احمدی لاہور) قنوت ہر نماز میں جائز ہے جب مسلمانوں پر کوئی حادثہ نازل ہو۔ البلاغ المبین ص ۳۲۸ حاشیہ بخاری پ ۴ ص ۵۹)

ب۔ حنفی مذہب میں اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ ونستغفرك ونومن بك الخ دعاء قنوت کا ثبوت آنحضرت صلعم سے ہرگز نہیں پایا گیا۔ اس دعا کو حضرت عمر نے بنایا ہے۔ اور لوگوں نے اس کی تابعداری کی (موطا ص ۱۱۱ البلاغ المبین ص ۳۲۸ و ص ۳۹۹)

ج۔ عن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقنت فی الفجر والمغرب (رواہ مسلم والبوداؤد وقال ترمذی ہذا حدیث حسن صحیح۔ البلاغ المبین ص ۳۲۹) ترجمہ حضرت براء بن عازب سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول خدا صلعم صبح اور مغرب کی نماز میں دعاء قنوت پڑھا کرتے تھے۔

د۔ عن انس بن مالك قال كان القنوت فی المغرب والفجر۔ ترجمہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے۔ کہ قنوت آنحضرت صلعم کے عہد میں مغرب اور فجر کی نماز میں پڑھی جاتی (مترجم بخاری پ ۴ ص ۶۰ ابواب الوتر مطبع احمدی)

ہ۔ کتاب شیعہ اخبار عیون الرضاؑ اور مشکوۃ کتاب سنی باب الوتر ص ۲۷۳ پر ہے۔ کہ جناب سیدنا امام حسنؑ نے فرمایا۔ کہ مجھ کو جناب رسول اللہ صلعم نے یہ دعا قنوت سکھائی۔ اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارك لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت۔ فانك تقضی ولا یُقضی علیك وانه لا یذل مَن والیت ولا تعز مَن عادیت تبارکت ربنا وتعالیت نستغفرك ونتوب الیك وصلی اللہ علی النبی سیدنا محمد وآلہ (حاشیہ بخاری کتاب الوتر پ ۴ ص ۶۰ مطبع احمدی لاہور) رواہ الترمذی۔ ابوداؤد والنسائی ابن ماجہ والدارمی)

نوٹ۔ بعد سلام تکبیر کہنا جیسا مذہب شیعہ کی نماز میں ہے یہ سنت نبوی صلعم ہے۔ دیکھو المعلم جلد ۲ ص ۲۶۸

نماز میں ایک سلام کرنا واجب ہے۔ العلم جلد دوم ص۶۶۵)

خاتمہ و نتیجہ

اس تمام رسالہ کا خلاصہ و نتیجہ ولب لباب یہ ہے۔ کہ مذہب سُنّی اجماعی قیاسی اور من گھڑت ہے۔ بادشاہانِ اسلام خصوصاً بنی امیہ کے مروجہ احکام و فرمان کا نام مسائل فقہ رکھا گیا ہے۔ اسی مذہب سُنّی کی کتب تفاسیر و تواریخ اور بناوٹی احادیث کو پڑھ کر لوگ گمراہ ہوتے گئے۔ عیسائیوں اور آریہ صاحبان نے اعتراضات کے طومار باندھ دیئے۔ عیسائیوں نے دین اسلام کو ڈاکو لٹیرا خیال کیا۔ اور تمام یورپ کا خیال پختہ ہے۔ کہ اسلام تلوار سے پھیلا۔ اسلام خونریزی سکھلاتا ہے اور عورتوں کا عاشق ہے۔ سوائے قرآن شریف کے جس قدر مذہب سُنّی کی کتابیں اس زمانہ تک موجود ہیں۔ ہزاروں غلطیوں سے بھری پڑی ہیں۔ کوئی اُن میں ایسی کتاب نہیں۔ جس میں کوئی نہ کوئی عظیم الشان غلطی موجود نہ ہو۔ جس نے اسلام کی سادی حقیقت و حقانیت کو وہمی اور خیالی نہ بنا دیا ہو۔ ہر ایک مناظرہ و مباحثہ میں یہ کتابیں مسلمانوں کو شرمندہ و ذلیل کرتی ہیں۔ کیونکہ عامہ لوگوں کی تصانیف ہیں۔ آؤ مسلمانو میری اس نیک مشورہ و صلاح پر عمل کرو۔ کہ جمعیتہ العلماء ہند یا خلافت کمیٹی اور اہلحدیث کانفرنس کو استدعا کرو۔ کہ وہ تمام موضوعات و غلط روایات کو صحاح ستہ سے نکال ڈالیں تاکہ اسلام اور بانی اسلام پر ہمیشہ کے واسطے دھبّہ نہ رہے۔ اور حقیقی اسلام کے انوار چمکنے لگیں ہم پر کوئی معترض نہ ہو۔ اور آئے دن ہم پر آریہ و عیسائی صاحبان حملے نہ کریں اور ان روایات کو پڑھ کر لوگ اسلام سے مرتد نہ ہوں۔

مسلمانو! تم اللہ اور پنجتن پاک کی اطاعت و تابعداری کو اختیار کرو۔ سُنّی گورکھ دھندے کو چھوڑو۔ آسمانی نشان بڑی چمک دمک سے وہ گرج و آواز سے خبر دے رہے ہیں۔ کہ سیدنا محمدؐ و آل سیدنا محمدؐ صلعم ہی کا راستہ سیدھا و ذریعہ نجات ہے۔ اَللّٰھُمَّ صل علیٰ سیدنا مُحمدٍ وآل سیدنا محمدٍ۔ وما علینا الا البلاغ المبین

تمّت

(حاجی ڈاکٹر نور حسین صابر جعفری)

آئینہ مذہب سُنّی کا تتمّہ

اوّل۔ توحید الائمہ علیہم الصّلوٰۃ والسّلام

مسلمانو! آؤ۔ توحید و معرفت و صفات باری تعالےٰ جلشانہ مذہب سُنّی میں پڑھ چکے۔ اب ائمہ اطہار اولاد سید الابرار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ قرآن ناطق۔ مامور من اللہ۔ خلیفۃ اللہ۔ حجتہ اللہ اصلی و حقیقی وارثان دین متین و فرزندان سید المرسلین صلعم کی تعلیم و فرمان و فلسفہ مذہب کو دیکھو اور حقانیت مذہب شیعہ و سنی پر غور کرو۔ قرآن شریف کے الفاظ کے بہت سے معانی ہُوا کرتے ہیں۔ مناسب معنی جو اللہ تعالےٰ کی عظمت و جلالت و شان ربوبیت کے موافق ہوں اور مخالف نہ ہوں۔ وہ لینے چاہئیں۔ قرآن مجید کے معنی خود قرآن مجید میں دیکھے جائیں۔ اسماء الٰہیہ کے برخلاف کسی لفظ کے معنی نہ لئے جائیں۔ سنن الٰہیہ و رسول اللہؐ کے مخالف نہ ہوں۔ لغت عرب و محاورات۔ عرف عام۔ نور قلب۔ کتب سماویہ سابقہ۔ وحی الٰہی۔ الہام و مکاشفہ اور عقل و سائنس کے مخالف نہ ہوں۔ لغت عرب کے صنائع و بدائع و استعارات و کنایات کا سمجھنا ضروری ہے۔ یہ تمام شرائط معانی اہلبیت رسالت میں پائی جاتی ہیں جنکے گھر میں قرآن شریف نازل ہُوا جو قرآن شریف کے سب سے زیادہ عالم و قاری و حافظ تھے۔ جن کیساتھ قرآن شریف شیرازہ بند کیا گیا۔ جو جزو ثقلین ہیں۔ جن کے ہر رگ و ریشہ میں قرآن شریف تھا جن کے علوم ظاہری و باطنی کا ماخذ و سرچشمہ و منبع ذات پاک سیدنا احمد مختار صلعم تھی۔ وہ قرآن شریف کے کس طرح معانی و رموز و نکات فرماتے ہیں۔ سنو۔

۱۔ اللہ تعالیٰ ٹھٹھا نہیں کرتا

قال اللہ تعالیٰ یستھزیٔ بھم (الم۔ البقر اول رکوع) اللہ تعالےٰ انکے ٹھٹھا و مسخرہ پن و مذاق کرنے کا بدلہ دے گا (تفسیر عمدۃ البیان و تفسیر مقبول احمد مرحوم) جناب امام علی الرضا علیہ السلام نے فرمایا۔ بیشک خدا تعالےٰ کسی سے مسخرا پن نہیں کرتا۔ فریب و مکر نہیں کرتا۔ لیکن وہ ان مشرکین کو مسخرا پن مکر و فریب کی سزا دے گا۔

۲- اللہ تعالیٰ گمراہ نہیں کرتا

یُضِلُّ بِہٖ کَثِیۡرًا وَیھدِی بِہٖ کَثِیۡرًا اس سے بہت لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اور بہت لوگ ہدایت پاتے ہیں۔

۳- اللہ تعالیٰ مکروفریب نہیں کرتا

مکروا مکراللہ واللہ خیر الماکرین ان لوگوں نے تجویز نکالی اور اللہ نے بھی تجویز نکالی۔ اور اللہ تعالےٰ سب لوگوں کی تجویزوں تدبیروں سے زیادہ مدبر ہے (توحید القرآن ص۲۰۵)

۴- اللہ تعالیٰ کا منہ نہیں

کُلُّ شَیۡءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجۡھَہٗ سوائے ذات پاک پروردگار کے باقی سب چیز ہلاک ہونے والی ہے۔ (ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام پ۲۷ الرحمٰن) اور تمہارے پروردگار کی ذات صاحب جلال وعزت باقی رہے گی۔ لغت میں وجہ کے معنی منہ۔ رخ۔ ذات۔ جہت۔ چہرہ۔ عرض۔ سبب۔ قصد۔ حیلہ۔ قدر۔ منزلت۔ نظر وظن۔ ذریعہ۔ پس جب اتنے معنے ہیں۔ تو خواہ مخواہ اللہ تعالےٰ کا منہ مراد لینا لغو و باطل ہے۔

۵- اللہ تعالیٰ عرش پر نہیں بیٹھا ہُوا

قرآن شریف میں ہے ثمّ استویٰ الی السّماءِ ثمّ استوی علی العرش۔ الرحمٰن علی العرش استوی۔ ان میں استوا کے معنے ہیں۔ قصد کیا۔ ارادہ کیا۔ اعتدال غلبہ غالب ہُوا متوجہ ہُوا۔ ارادہ کا پھیرنا۔ عرش تخت کو بھی کہتے ہیں۔ عرش نانویں آسمان کو بھی۔ اور عرش کے معنے جلالت وعظمت وکبریائی جناب صادق علیہ السلام سے مروی ہے استویٰ من کل شئی فلیس شئی اقرب الیہ من شئیٍ کہ اس کی نسبت ہر شئے برابر ہے۔ اور وہ ہر شے کا مالک اور ہر چیز پر بہ نسبت مساویہ قادر ہے۔ جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ استوی علی العرش سے مراد یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ہر چھوٹی بڑی چیزوں پر غالب ہے بیشک یہ معنی صحیح ہیں۔ اگر اس کے معنے اہلسنت کے لئے جائیں۔ کہ خدا تعالےٰ عرش پر بیٹھا ہے۔ تو وہ محتاج مکان اور محدود ہوگا۔ اور لامکان وغیر محدود نہ رہے گا۔ اور انسانی صفت سے تشبیہ ہوگی (توحید القرآن)

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال من زعم اِنَّ اللہ من شئی او فی شئیٍ

او علی شئی فقد کفر (کتاب التوحید اصول کافی ص۳۶ نول کشور) ترجمہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے فرمایا جس نے گمان کیا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ کسی شئے سے ہے یا کسی چیز میں ہے یا کسی چیز پر ہے۔ اس نے کفر کیا۔ اور ایک روایت میں ہے جس نے خیال کیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کسی شئے سے ہے۔ اس نے اس کو محدث بنایا۔ اور جس نے خیال کیا وہ کسی شئے میں ہے۔ اس نے اللہ کو محدود اور محصور کر دیا۔ اور جس نے خیال کیا۔ کہ کسی شئے پر ہے۔ تو اس نے اس کو مکانی بنا دیا۔

۶ - اللہ تعالیٰ کے ہاتھ نہیں

بل یداہ مبسوطتان خلقت بیدی بیدہ الملک ید اللہ فوق ایدیھم قرآن شریف میں جہاں جہاں لفظ ید کا آیا ہے۔ وہاں قدرت کاملہ۔ طاقت۔ قوت۔ وسعت نعمت کے معنے ہیں۔ عبداللہ بن قیس نے جناب امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں بل یداہ مبسوطتان کے معنی میں عرض کیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے دونوں ہاتھ ہمارے ہاتھوں کی طرح ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ اگر اس کے دونوں ہاتھ ہوں تو وہ مخلوق ہے۔ مگر یہ نہیں۔ بلکہ وہ سخی ہے۔ سخاوت مراد ہے۔

ب۔ جناب امام حسن عسکری نے فرمایا جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ تمام زمین کو قیامت کے دن مٹھی میں دبا لے گا۔ اور آسمانوں کو دائیں ہاتھ پر لپیٹے گا۔ وہ اللہ تعالےٰ جلشانہ کو عیب لگاتا ہے۔ کیونکہ وہ اس میں خدا تعالےٰ کو مخلوق سے مشابہ بناتا ہے۔

۷ - اللہ تعالیٰ کی پنڈلی نہیں

یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلا یستطیعون (ن پ۲۹) کشف ساق۔ پنڈلی کا کھل جانا محاورہ عرب ہے۔ معرکہ گھمسان۔ امر شدید۔ ستر کا کھل جانا۔ ڈر۔ خوف۔ صعوبت۔ پردہ کا ہٹ جانا قیامت کو پردے ہٹ جائیں گے۔ سخت معرکہ ہوگا۔ جب حضرت امام جعفر صادق کے سامنے بیان کیا گیا۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنی پنڈلی روز قیامت کو کھولے گا۔ تو امام نے حیران ہو کر اپنا ہاتھ مبارک سر اطہر پر رکھا۔ اور تعجب سے سبحان ربی الاعلےٰ فرمایا (توحید القرآن و ترجمہ سید مقبول احمد مرحوم)

۸ - وجاء ربک والملک صفاً صفاً (پ۳۰ فجر) اور قیامت کو تیرے پروردگار کا حکم آئے گا اور فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے۔ جناب امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ بیشک اللہ تعالیٰ کی صفت آنا جانا نہیں وہ نقل مکانی سے برتر ہے۔ اس آیت کے معنی یہ ہیں۔ کہ حکم

الٰہی ہو گا۔

۹- اللہ تعالیٰ کا دیدار محال ہے

سنی صاحبان کا اعتقاد ہے۔ کہ قیامت کو دیدار خدا ہو گا۔ مگر اللہ تعالےٰ اور آئمۃ الطاہرین علیہم السلام اس کی تردید کرتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر (انعام) ترجمہ آنکھیں خدا تعالےٰ کو نہیں دیکھ سکتیں۔ اور وہ تمام نگاہوں کے جاننے والا اور وہی لطیف اور خبیر ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آنکھیں ہرگز خدا تعالےٰ کو نہیں دیکھ سکتیں۔ خواہ دنیا میں ہو خواہ قیامت میں۔ کیونکہ اس آیت میں کوئی تخصیص نہیں کہ دنیا میں نہیں دیکھ سکتیں۔ مگر آخرت میں دیکھ سکیں گی۔ بلکہ حکم عام ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کسی نبیؑ و رسولؐ یا امام پاک نے رویت اللہ تعالےٰ کا دعوےٰ نہیں کیا۔ حضرت موسیٰ کو صاف جواب مل گیا۔ کہ لن ترانی تو ہرگز مجھ کو نہیں دیکھ سکتا۔ ہاں دل کی آنکھوں سے دیکھنا ہر وقت ممکن ہے۔ بلکہ اہل ایمان کو یہ رویت ہر وقت حاصل ہے۔

۱۰- جناب امام محمدؐ باقر علیہ السلام کی خدمت میں ایک خارجی آیا اور عرض کیا یا اباجعفر آپ کسی چیز کی عبادت کرتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالےٰ کی۔ اس نے کہا۔ کیا آپ نے اس کو دیکھا ہے۔ فرمایا آنکھوں نے تو اس کو مشاہدہ ظاہری سے ہرگز نہیں دیکھا ہے ولکن راتہ القلوب بحقائق الایمان لیکن دلوں نے حقیقی ایمان کے ذریعہ دیکھا ہے۔ اس کو قیاس سے شناخت نہیں کر سکتے۔ نہ حواس خمسہ سے ادراک کر سکتی ہیں۔ نہ ہی مخلوق سے تشبیہہ دی جاتی ہے۔ وہ اپنی آیات سے موصوف اور علامات سے معروف ہے۔ اس کے حکم میں ظلم نہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ ہے۔ کوئی اس کے سوائے لائق عبادت نہیں (اصول کافی کتاب التوحید صفحہ ۵۴ مطبوعہ ۸۵ صفحہ ۸۶ صفحہ ۹۱ دیکھو)

۱۱- ابراہیم بن محمد اور محمد بن حسین سے روایت ہے۔ کہ ہم دونوں جناب امام رضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور یہ حکایت سنائی۔ کہ مخالفین کہتے ہیں۔ کہ جناب محمد رسول اللہ صلعم نے اپنے رب کو کامل تیس سالہ جوان دیکھا۔ اور دونوں نے عرض کیا۔ کہ ہشام بن سالم و صاحب الطاق اور میثمی کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ناف تک کھوکھلا ہے اور باقی ٹھوس ہے۔ یہ کلام سُن کر جناب امام رضاؑ سجدہ میں گر گئے۔ اور سجدہ کے اندر فرمایا۔ اے اللہ تعالےٰ تو پاک ہے اس چیز سے کہ لوگوں نے تجھ کو پہچانا۔ اور تیری توحید بیان کی۔ اور جس شخص نے اس طرح تیری صفت

بیان کی۔ اور تجھ کو ایسا بنایا تو اس سے پاک ہے۔ کاش یہ لوگ تیری معرفت اور تیری صفت اس طرح بیان کرتے جس طرح تو نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے۔ اور میں تجھ کو تیری مخلوق سے تشبیہہ نہیں دیتا۔ اور میں تو اس طرح صفت بیان کرتا ہوں۔ جیسے تم نے خود اپنی تعریف کی ہے تو ہر ایک صفت اچھی کے لائق ہے فلا تجعلنی من القوم الظلمین (اصول کافی کتاب التوحید صفحہ ۵۶)

۱۲۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا جسم نہیں۔ صورت نہیں۔ حد نہیں خط و خال نہیں۔ اس کی کیفیت کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا۔ اس کی مثال نہیں۔ وہ سمیع بصیر ہے۔ محسوس نہیں ہوتا۔ کوئی چیز اس کو احاطہ نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالےٰ دنیا کے آسمان پر نازل نہیں ہوتا۔ وہ نزول کا محتاج نہیں۔ وہ قریب اور بعید ہر جگہ سے دیکھتا ہے وہ حرکت و سکون کا محتاج نہیں (اصول کافی کتاب التوحید صفحہ ۵ و صفحہ ۱۷)

۱۳۔ خدا تعالےٰ نہ جسم ہے۔ نہ جسمانی نہ مکان ہے نہ مکانی نہ زمانہ ہے نہ زمانی۔ نہ صورت ہے نہ مادہ نہ اس پر حلول جائز ہے۔ اور نہ وہ کسی شے سے متحد ہے۔ نہ اس میں حرکت ہے نہ انتقال نہ وہ محال حوادث ہے (توحید القرآن سیدنا سید مولوی محمد ہارون صاحب ممتاز الافاضل صفحہ ۱۸۹)

۱۴۔ اللہ تعالےٰ کا کوئی جسم نہیں اور نہ صورت ہے اور نہ وہ محسوس ہوتا ہے اور نہ حواس خمسہ کو درک ہے۔ اس تک وہم بھی نہیں پہنچ سکتا۔ زمانہ اس کو تغیر و تبدل و ناقص نہیں کر سکتا (اصول کافی صفحہ ۴۵)

۱۵۔ کتاب التوحید۔ اصول کافی کلینی صفحہ ۶۹ پر ہے۔ کہ ایک دن جناب امیر المومنین علی المرتضٰے نے مسجد کوفہ میں منبر پر خطبہ پڑھا۔ اچانک ایک شخص ذعلب نامی کھڑا ہوا۔ جو کہ بہت ہی فصیح زبان آور اور بہادر دل تھا۔ اس نے عرض کیا۔ اے امیر المومنین ھل رٔیت ربک کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے قال ویلک یا ذعلب ماکنت اعبد ربا لم اره فرمایا افسوس ہے اے ذعلب میں ایسے رب کی کس طرح عبادت کر سکتا ہوں جس کو میں نے نہ دیکھا ہو۔ اس نے عرض کیا۔ اے امیر المومنین آپ نے اپنے رب کو کس طرح دیکھا ہے۔ فرمایا اے ذعلب لم تره العیون بمشاهدة الابصار ولکن رءته القلوب بحقائق الایمان اللہ تعالےٰ کو ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن اس کو دل ایمان کی حقیقتوں سے دیکھتے ہیں تحقیق

میرا رب لطیف اللطافۃ ہے۔ مگر اس کی صفت لطف باریکی سے نہیں ہے۔ عظیم العظمۃ بڑی عظمت والا ہے۔ مگر اس کو بڑا ہونے سے موصوف نہیں کر سکتے۔ (جیسے پہاڑ یا آسمان) کبیر الکبریا بڑی بزرگی والا ہے۔ مگر اس کی صفت کبر بڑائی نہیں کہا جا سکتی۔ (جیسے کھجور کا درخت بڑا ہے) جلیل الجلالۃ بڑی جلالت والا ہے۔ مگر اس کو صفت موٹا پنی سے موصوف نہیں کر سکتے کہ وہ موٹا تازہ ہے) قبل کل شئی ہر شئے کے اول ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کوئی چیز اس سے پہلے تھی۔ بعد کل شئی ہر ایک چیز کے بعد ہے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ہر شئے کے بعد ہوا ہے (کل چیز فانی ہوں گی۔ وہ باقی رہے گا) ہر ایک چیز کا ادراک کرنے والا ہے۔ مگر چھو کر اور ٹٹول کر نہیں۔ نہ مرکب ہے چیزوں میں۔ اور نہ ہی ان سے جدا ہے ظاہر ہے مگر چھوا نہیں جاتا روشن ہے۔ مگر ظاہر دیکھا نہیں جاتا۔ چاند کی روشنی کی روشنی کی طرح نظر نہیں آتا۔ قریب ہے۔ لیکن قریب مسافت کے لحاظ سے نہیں۔ قریب ہے مگر ظاہری قرب سے نہیں۔ لطیف ہے مگر مجسم نہیں۔ موجود ہے۔ لیکن عدم کے بعد واقعہ نہیں ہوا۔ فاعل ہے لیکن مضطر نہیں۔ مقدر ہے لیکن حرکت سے نہیں۔ ارادہ کرنے والا ہے لیکن نیت سے نہیں۔ سننے والا ہے سوائے کانوں کے اور دیکھنے والا ہے سوائے آلہ ابصارات کے۔ کوئی جگہ اس کو حاوی نہیں۔ کوئی وقت اس پر شامل نہیں کوئی صفت اس کو محدود نہیں کر سکتی۔ نہ اس کو نیند ہے نہ اونگھ الخ

سبحان اللہ۔ کلام الامام۔ امام الکلام جناب امیر علیہ السلام نے توحید و معرفت و صفات حق تعالےٰ جلشانہ کو کیسے مختصر کلام میں جامع طور بیان فرمایا ہے۔ کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ زیادہ خطبات توحید و عرفان۔ دیکھو نہج البلاغۃ۔ کتاب التوحید اصول کافی و کتاب التوحید بحار الانوار و کتاب التوحید صدوق علیہ الرحمۃ تاکہ مذہب شیعہ کی حقانیت اور روحانیت حاصل ہو۔

۱۶۔ جناب صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا۔ کہ آیا پروردگار عالم قیامت کے دن دکھائی دے گا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ معبود برحق اس سے بہت بالاتر ہے۔ بیشک آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ مگر انہیں چیزوں کو جن میں رنگ اور کیفیت ہو۔ اور خدا تعالےٰ رنگوں اور کیفیت کا پیدا کرنے والا ہے۔ تو اس میں کوئی رنگ یا کیفیت کیونکہ ہو گی۔ کیونکہ واجب الوجود میں حادث کا قیام ناممکن ہے۔ نیز یہ کہ خالق کو مخلوق کے مغائر ہونا چاہیے۔ پس خدا تعالےٰ

رنگ وکیفیت نہ ہوگا۔ اور جب رنگ نہ ہوگا تو دکھائی بھی نہ دے گا (توحید القرآن ص ۲۲۳)

روئیت کے واسطے بارہ شرطیں لازم ہیں۔ مرئی مقابل رائے ہو۔ زیادہ فاصلہ نہ ہو۔ قریب نہ ہو۔ چھوٹی چیز نہ ہو۔ پردہ نہ ہو۔ لطیف نہ ہو۔ رنگدار چیز ہو۔ آنکھیں تندرست ہوں۔ دیکھنے کا قصد ہو۔ چیز تاریک نہ ہو۔ کسی شفاف چیز کا واسطہ ہو۔ مقدار ہو۔

پس اگر یہ شرائط ہوں۔ تب خدا تعالےٰ کا دیکھنا ممکن ہے۔ ورنہ نہیں۔

۱۷۔ ایک شخص نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی۔ کہ ایک خیال کرتا ہے کہ اللہ کی صورت انسان جیسی ہے۔ دوسرا کہتا ہے۔ کہ وہ گھونگریالے بالوں والے لڑکے کی صورت پر ہے۔ حضرت صادقؑ یہ سنکر سجدہ میں گر گئے۔ اور سر اٹھا کر فرمایا۔ اللہ پاک ہے۔ اس کی مثل کوئی شے نہیں۔ اس کو آنکھیں نہیں پا سکتیں۔ اور نہ علم اس کا احاطہ کر سکتا ہے اس نے کسی کو نہیں جنا۔ کیونکہ لڑکا باپ کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور نہ اس کو کسی نے جنا ہے۔ نہیں تو وہ اپنے سے پہلے کا مشابہ ہو جاتا مخلوقات میں سے اس کا کوئی ہمسر نہیں (کتاب التوحید کافی ص ۹۱)

۱۸۔ حضرت امام رضاؑ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کا وصف کسی مکان سے نہیں کر سکتے (اصول کافی۔ کتاب التوحید ص ۱۰۵)

۱۹۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ جلشانہ نے اپنے رہنے کے لئے کوئی مکان نہیں بنایا (کافی۔ کتاب توحید ص ۱۶۴)

۲۰۔ حضرت علیؑ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے (ص ۱۶۲ و ص ۱۶۶)

۲۱۔ جناب امام رضاؑ سے پوچھا گیا۔ کہ آپ اس حدیث کے بارے میں کیا فرماتے ہیں ان اللہ تبارک وتعالیٰ ینزل کل لیلۃ الی السماء الدنیاء۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر رات آسمان دنیا پر اترتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث نہیں فرمائی۔ اللہ تعالےٰ تحریف کرنے والوں پر لعنت کرے۔ آپ نے تو یہ فرمایا۔ کہ خدا ہر رات کے آخیر تنہائی میں اور ابتدائی شب جمعہ میں ایک فرشتہ کو آسمان دنیا پر نازل کرتا ہے۔ جو ندا کرتا ہے کہ آیا کوئی خدا سے سوال کرنے والا ہے۔ آیا کوئی توبہ کرنے والا ہے (اصول کافی۔ کتاب التوحید ص ۱۶۶)

۲۲۔ جناب امام رضاؑ نے فرمایا۔ خداوند عالم کو عقلیں ضبط نہیں کر سکتیں۔ اور نہ اس تک

وہم پہنچ سکتی ہیں اور نہ اس کو دیکھ سکتی ہیں (ایضاً صفحہ ۹۶)

۲۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ پاک ہے اللہ تعالٰے کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیسا ہے مگر وہی۔ اس کی مثل کوئی شے نہیں۔ اور وہ سمیع بصیر ہے۔ وہ نہ محدود ہے نہ محسوس نہ ٹٹولا جاسکتا ہے اور نہ چھوا جا سکتا ہے۔ اس کو حواس نہیں پا سکتے۔ اور نہ کوئی چیز اس کا احاطہ کر سکتی ہے نہ جسم ہے نہ صورت (اصول کافی۔ کتاب التوحید صفحہ ۵۵ نول کشور)

یہ ہے فلسفۂ توحید و معرفت حق تعالٰے جلشانہ جس کو مذہب امامیہ پیش کر رہا ہے۔ جس گروہ کا اعتقاد خالق دوجہاں کی نسبت ایسا ہو۔ وہی گروہ حقیقی موحد اور عارف باللہ اور مومن کامل ہے اور وہی فرقہ ناجیہ ہے۔ اور سوائے مذہب شیعہ کے اور کسی مذہب میں اصلی توحید و معرفت الٰہی نہیں۔

دوم۔ مذہب شیعہ میں عصمت الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کا قول یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے کسی قسم کے گناہ اور نافرمانی کا صادر ہونا جائز نہیں۔ خواہ کبیرہ یا صغیرہ نہ نبوت سے پہلے نہ اس کے بعد اور نہ آئمہ علیہم السلام کے بارے میں انکا یہی قول ہے۔ نبی ہر وقت میں نبی ہوتا ہے۔ نبی نبوت پر ہی مخلوق ہوتا ہے النبی نبی ولو کان صبیًا نبی نبی ہی ہوتا ہے۔ اگرچہ لڑکا ہی کیوں نہ ہو۔

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دانۂ گندم بکبیرہ و نافرمانی یا گناہ کی بے پروائی یا حکم الٰہی سے دیدہ و دانستہ انحراف کر کے نہیں کھایا بلکہ شیطان ملعون نے انکو لغزش دی۔ اور اس میں شیطان کا قصور ہے۔ کہ اس نے انکو دھوکا دیا اور ان سے ترک اولیٰ ہوئی۔

۲۔ حضرت حوا علیہا السلام حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے ہرگز پیدا نہیں ہوئی۔ امام محمد باقرؑ سے سوال کیا گیا۔ کہ بی بی حوا کس چیز سے پیدا کی گئیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں میں (راوی) نے عرض کی۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ آدم کی پسلیوں میں سے ایک پسلی سے پیدا کی گئی۔ تو آپ نے فرمایا۔ وہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ کیا خدا تعالٰے عاجز تھا۔ کہ پسلی کے علاوہ کسی اور چیز سے پیدا کرے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ مجھ کو میرے باپ امام زین العابدینؑ نے خبر دی۔ اپنے آبائی طاہرینؑ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک خدا تعالٰے جلشانہ نے ایک مٹھی مٹی لی۔ اور اپنی قدرت سے اس کو مخلوط کیا۔ اس سے آدمؑ کو پیدا کیا۔

اور جو تھوڑے بچ رہے۔ تو اس سے حوا کو خلق فرمایا اور علل الشرائع میں جناب صادق آل محمد حضرت امام جعفر صادق علیہم السلام سے منقول ہے۔ کہ حضرت سے سوال کیا گیا۔ خلقت حضرت حوا کی نسبت اوپر بیان کیا گیا۔ کہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ خدائے عزوجل نے بی بی حوا کو آدم کی بائیں نیچے کی پسلی سے پیدا کیا۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ وتعالیٰ عن ذالک علوا کبیرا جو جس کا جی چاہے کہے۔ کیا پروردگار عالم کو یہ قدرت نہ تھی۔ کہ آدم کے واسطے بیوی اُن کی پسلی کے علاوہ کسی اور چیز سے پیدا کرتا اور طعن و تشنیع والوں کو گفتگو کا موقع دیتا۔ کہ وہ کہیں کہ انسان تو اپنے جزو بدن سے نکاح کرتا ہے۔ جب کہ حوا ان کی پسلی سے پیدا کی گئی ہوتیں۔ کیا ہو گیا ان کہنے والوں کو۔ خدا تعالےٰ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ کرے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ جب خدائے تبارک و تعالےٰ نے آدم کو مٹی سے پیدا کیا۔ اور فرشتوں کو حکم دیا۔ تو انہوں نے آدم کو سجدہ کیا پھر ان پر نیند غالب کی۔ پھر حوا کو پیدا کیا۔ اور انہیں آدم کے پیچھے رکھا۔ اور یہ اس وجہ سے تاکہ عورت مرد کے تابع رہے۔ پس حضرت حوا نے حرکت کی تو حضرت آدم بیدار ہو گئے (توحید القرآن صفحہ ۱۲۱/۱۲۲ اور مفصل دیکھو تفسیر عمدۃ البیان سورۃ النساء صفحہ ۲۱۵)

۳۔ جناب شیخ صدوق علیہ الرحمۃ نے کتاب من لایحضرہ الفقیہ میں تحریر فرمایا قولہ تعالیٰ یاایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا اور وہ حدیث پیدائش بی بی حوا پسلی سے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حوا اس مٹی سے پیدا کی گئی جو حضرت آدم کی بائیں طرف کی پسلی سے بچ رہی تھی یا بچالی گئی تھی (توحید القرآن صفحہ ۱۲۲ و تفسیر عمدۃ البیان صفحہ ۲۱۵)

۴۔ بہن و بھائی کا نکاح کسی شریعت و مذہب میں کسی زمانہ میں نہیں ہوا۔ اور نہ ہی پاک مذہب اسلام اور حضرت آدمؑ سے لے کر سیدنا محمد رسول اللہ صلعم تک اللہ نے ایسے پلید و جاہلیت کے افعال سے مخلوق کو ہٹائے رکھا ہے۔ اور اسی نکاح کو حرام کیا ہے۔ یہ مفسرین اہلسنت کا انبیاء علیہم السلام پر بے جا بہتان ہے۔ امامؑ نے فرمایا ہے۔ کہ یہ بھی جھوٹ ہے۔ بھائی کا نکاح بہن سے کبھی جائز نہیں ہوا۔ اور حضرت صادقؑ نے فرمایا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کو آدمؑ کی نسل جاری کرنی منظور ہوئی۔ تو حضرت حوا سے شیث تنہا پیدا کیا۔ اور بعد اس کے یافث کو تنہا پیدا کیا۔ اور شیث کے واسطے حور نازل کی پنجشنبہ کے روز بعد عصر کے کہ نام اس کا نزلہ تھا۔ اور آدم کو حکم کیا۔ کہ شیث کا نکاح اس سے کرے۔ دوسرے روز عصر کے بعد

ایک اور حور جنت سے بھیجی۔ کہ نام اس کا منزلہ تھا۔ اور حکم کیا۔ کہ یافث کا نکاح اس سے کر گئے
ان دونوں کی اولاد نے ایک دوسرے سے مناکحت کی۔ گویا چچازاد رشتوں میں نکاح ہوئے
(خلاصہ تفسیر عمدۃ البیان صفحہ ۲۱۵)

۵۔ حضرت نوحؑ کنعان کے کفر سے مطلع نہ تھے۔ اگر مطلع ہوتے۔ تو یہ سوال نہ کرتے۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ کنعان حقیقت میں بیٹا نوح علیہ السلام کا تھا۔ لیکن اس نے خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ خدا تعالیٰ نے اس کے باپ سے نفی کی۔ کہ جس وقت دین کا مخالف ہوا تو اہل سے خارج ہے۔ ایسے ہی جو ہر شخص کہ ہم میں سے ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری نہ کرے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی جو شخص کہ ہمارے شیعوں میں سے کہلاتا ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری وہ نہیں کرتا ہے۔ تو وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے (تفسیر عمدۃ البیان پ۱۲۔ سورہ ہود صفحہ ۶۰۷ مطبوعہ یوسفی دہلی جلد اول)

۶۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ستارہ پرست نہ تھے۔ بلکہ وہ موحد حقیقی حنیف اور صدیق نبیؐ تھے آپ کو عین جوانی میں اظہار نبوت کا حکم ملا۔ تاروں اور چاند اور سورج کو دیکھ کر بطور استفہام انکاری کے جناب حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا۔ جس کو یہ لوگ پرستش کرتے ہیں۔ کیا یہی پروردگار میرا ہے۔ مراد اس سے قوم کی تنبیہ ہے۔ کہ جس کی تم پرستش کرتے ہو وہ خدائی کے قابل نہیں ہے۔ اس واسطے کہ وہ کئی طرح کی حالتیں بدلتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ ایسا نہیں ہو سکتا۔ (دیکھو تفسیر عمدۃ البیان پ۷۔ سورہ الانعام جلد اول صفحہ ۳۶۴)

۷۔ جناب سیدنا ابراہیم خلیل اللہ سچے نبیؑ تھے۔ اور نبیؑ و رسولؑ و امامؑ کا کام ہرگز جھوٹ بولنا نہیں ہوتا۔ توریہ و تقیہ کو نہ مانا جائے تو بھی دو معنی کلام ہے۔ کہ اپنی چچازاد بہن جو ان کی بی بی تھی۔ ان کو بہن کہہ دیا۔ اس میں کوئی خلاف نہیں۔

۸۔ آپ نے جو ستاروں کو دیکھ کر فرمایا اِنّی سَقِیم میں بیمار ہوں۔ اور وہ مراد جسمانی بیماری نہ تھی۔ بلکہ اپنی قوم کی ضلالت کی وجہ سے جو حزن و غم آپ کو لاحق تھا وہ مراد ہے۔ اور ستاروں کی طرف غالباً اس وجہ سے دیکھا۔ کہ مشرکین کو آپ کے قول کا یقین ہو جائے۔ کیونکہ وہ لوگ ستارہ پرست تھے۔ اور ان میں نجومی بھی تھے اور اسی پر عمل کرتے تھے (ترجمہ تنزیہ الانبیاء صفحہ ۵۵)

۹۔ بت خانہ کو توڑ کر بڑے بت کا نام لیا۔ کہ اس نے توڑا۔ تو حضرت ابراہیم نے بطور

تعریض وٹھٹھا اور انکو شرمندہ ولاجواب کرنے اور انکی غلطی پر تنبیہہ اور ان کے مذہب کا بطلان حتیٰ طور پر ثابت کی غرض سے فرمایا بل فعلہ کبیرھم ہٰذا فاسئلوھم ان کانو ینطقون (تحفۃ الاتقیا ترجمہ تنزیہ الانبیاء صد ۹)

۱۰۔ حضرت یوسف علیہ السلام پر اہلسنت نے آمادگی زناء اور پیالہ کے چوری کرانے کا طوفان وبہتان باندھا ہے۔ یہ شان انبیاء سے بعید ہے ولقد ھمّت بہ وھم بھا لولا ان ریٰ برھان ربہٖ اور البتہ قصد کیا اس عورت نے کہ لپٹے یوسفؑ سے اور یوسفؑ نے اس عورت کے دفع کرنے اور اس سے بچنے کا قصد کیا۔ اگر وہ نہ دیکھتا اپنے پروردگار کی دلیل کہ وہ نبوت و عصمت۔ پس نبوت اور عصمت مانع ہوئی۔ اس واسطے یوسف نے اس کے قصد کو دفع کیا۔ اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ برہان سے مراد نبوت ہے۔ کہ وہ منع کرنے والی ہے بدکاریوں کے اختیار کرنے کو اور حکمت ہے۔ کہ وہ پھیر دینے والی ہے قباحتوں سے۔ اور امام رضاء علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ یوسف معصوم تھا اور معصوم قصد گناہ کا نہیں کرتا ہے۔ اور نہ مرتکب گناہ کا ہوتا ہے (دیکھو تفسیر عمدۃ البیان شیعہ سورہ یوسف پ ۱۲ صد ۶۴۹)

تمام انبیاء و مرسلینؑ کی عصمت کا بیان دیکھو رسالہ تحفۃ الاتقیا ترجمہ تنزیہہ الانبیاء جس میں جناب علامہ سرکار سید مرتضےٰ علم الہدیٰ نے ہر ایک بہتان و اعتراض غیر مذاہب کا جواب دیا ہے اور انبیاء علیہم السلام کو معصوم ثابت کیا ہے۔

آؤ مسلمانو اب اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر جانکر خود ہی فیصلہ کرلو۔ اور مذہب سنّی اور مذہب شیعہ میں شان الوہیت و شان نبوت کا مقابلہ کرلو۔ کہ کون مذہب پاک ہے اور کون مذہب حقیقی اسلام کا راستہ بتاتا ہے۔ آؤ مسلمانو! بناوٹی قیاسی ملّاں مولویوں کے مذاہب اور فتاویٰ کو چھوڑو۔ اور پنجتن پاک کا محکم دامن پکڑو۔ جو آخر کام آتا ہے۔ اور یہی وسیلہ نجات اور یہی ذریعہ ابدی حیات ہے مسلمانو۔ آئمۃ الہدیٰ علیہم السلام کی حقیقی اصلی فطرتی اسلامی تعلیم کو چھوڑ کر مولویوں کی بناوٹی اختلافی اور دور از عقل و قیاس احکام کو قبول نہ کرو۔ اس میں سراسر نقصان ہے۔

آئینہ مسائل نماز سُنّی

اہلحدیث اور اہلسنت والجماعت کے مسائل طہارت وضو۔ نماز کو بھی سن لیجئے۔ اور بخاری اور مسلم وغیرہ محدثین ومجتہدین نے کیا کیا بہتان اور افترا باندھے ہیں۔

۱۔ خرآنٹے لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ آنحضرت صلعم سو گئے۔ یہاں تک کہ خرآنٹے لینے لگے۔ پھر آپ نے نماز پڑھی کبھی سفیان نے یوں کہا۔ کہ آپ کروٹ پر لیٹ رہے تھے۔ یہاں تک کہ خرآنٹے لینے لگے۔ پھر نماز پڑھی (صحیح بخاری مترجم۔ کتاب الوضوء باب التخفیف فی الوضوء پ۱ صـ۶۳)

۲۔ پیشاب یا پاخانہ میں قبلہ کی طرف منہ نہ کرے۔ مگر جب کوئی عمارت یا آڑ ہو جیسے دیوار وغیرہ (بخاری۔ کتاب الوضوء پ۱ صـ۶۶)

۳۔ جس پانی سے آدمی کے بال دھوئے جائیں۔ وہ پاک ہے۔ اور عطاء آدمی کے بال سے ڈوریاں یا رسیاں بنانا برا نہیں سمجھتے تھے (بخاری کتاب الوضوء پ اول باب الماء الذی یغسل بہ صـ۷۳)

۴۔ جب کتا کسی برتن میں چپڑ چپڑ کرے۔ اور اس کے سوا اور پانی نہ ہو تو اس سے وضو کرلے۔ (بخاری کتاب الوضوء باب الماء الذی یغسل بہ الخ صـ۷۳ پ۱ مطبع احمدی لاہور)

۵۔ امام بخاری کے نزدیک کُتّے کا جوٹھا پاک ہے۔ کتّے کا لعاب عکرمہ اور مالک کے نزدیک ایک روایت میں پاک ہے (حاشیہ بخاری۔ کتاب الوضوء پ۱ صـ۷۳ مطبع احمدی لاہور)

۶۔ آنحضرت صلعم کے مبارک زمانہ میں کُتّے مسجد میں آتے تھے۔ پھر وہاں کسی جگہ پر پانی نہیں چھڑکتے تھے (بخاری کتاب الوضوء پ۱ صـ۷۴)

۷۔ سر کے بال منڈوانے یا ناخن کتروانے یا موزے اتار ڈالنے سے دوبارہ وضو لازم نہیں (بخاری) پ۱ صـ۷۵ کتاب الوضوء)

۸۔ زیادہ خون کے بہنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ مگر حنفیہ اور امام احمد اور اسحق کے نزدیک خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (بخاری وحاشیہ بخاری پ۱ صـ۷۵۔ کتاب الوضوء)

۹۔ زید بن خالد نے حضرت عثمان بن عفان (خلیفہ سوم سے پوچھا۔ اگر کوئی شخص جماع کرے۔ لیکن انزال نہ ہو۔ تو اس پر غسل ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا۔ وہ نماز کی طرح وضو کرلے

اور اپنا ذکر دھو ڈالے۔ عثمان نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا ہے (بخاری کتاب الوضو پ۱ صـ۷۶)

۱۰۔ حضرت ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے ایک انصاری کو بلا بھیجا وہ اس حالت میں حاضر ہوا۔ کہ اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ شاید ہم نے تجھ کو جلدی میں ڈالا۔ اس نے کہا۔ جی ہاں۔ تب آپ نے فرمایا۔ جب تو جلدی میں پڑ جائے یا تیری منی رک جائے۔ انزال نہ ہو تو وضو کر ڈال غسل ضرور نہیں (صحیح بخاری کتاب الوضو پ۱ صـ۷۶ مترجم)

۱۱۔ قرآن کا پڑھنا لکھنا بے وضو درست ہے۔ حمام کے اندر قرآن پڑھنے میں کچھ برائی نہیں (بخاری مترجم کتاب الوضو پ۱ صـ۷۷)

۱۲۔ حضرت عمر نے گرم پانی سے وضو کیا۔ اور ایک نصرانی عورت کے گھر سے پانی منگوا کر وضو کیا (صحیح بخاری۔ کتاب الوضو۔ باب وضو الرجل معه امراته پ۱ صـ۸۱)

۱۳۔ حضرت موسیٰ اشعری نے دار البرید میں جہاں گوبر تھا نماز پڑھی۔ حالانکہ صاف اور ستھرا جنگل انکے نزدیک تھا۔ انہوں نے کہا۔ یہ اور وہ دونوں برابر ہیں (بخاری کتاب الوضو باب ابواب الابل والدواب والغنم پ۱ صـ۹۱)

۱۴۔ آنحضرت صلعم مسجد بننے سے پہلے بکریوں کے تھانوں میں نماز پڑھا کرتے (صحیح بخاری کتاب الوضو پ۱ صـ۹۲)

۱۵۔ حماد بن سلیمان نے کہا۔ مردار کے بال اور پر پاک ہیں۔ ہاتھی دانت کی سوداگری درست ہے (بخاری۔ کتاب الوضو پ۱ صـ۹۲ مطبع احمدی لاہور)

۱۶۔ خواہ حلال جانور ہو یا حرام تو اگر اس کے بال یا پر پانی میں گر جائیں گے۔ تو پانی نجس نہ ہوگا (حاشیہ بخاری۔ کتاب الوضو پ۱ صـ۹۲)

۱۷۔ بیر بضاعہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ صلعم ہم بیر بضاعہ سے وضو کیا کریں۔ اور وہ ایسا کنواں ہے۔ کہ اس میں حیض کے کپڑے اور کتوں کا گوشت اور بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں۔ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ پانی پاک ہے۔ اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی (ترجمہ جامع ترمذی جلد اول کتاب الصلوٰۃ صـ۲۲۔ احمد۔ ترمذی ابوداؤد۔ نسائی)

۱۸- عبداللہ بن عمر نے کہا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ اس حالت میں کہ آپ سے اس پانی کی بابت سوال کیا جاتا تھا۔ جو چٹیل میدانوں میں ہوتا ہے۔ اور اس پر درندے اور چارپائے حاضر ہوتے ہیں۔ فرمایا جب پانی دو قلے ہو تو نجاست کو نہیں اٹھاتا (دو قلے۔ پانچ مشک پانی) (ترجمہ جامع ترمذی جلد اول۔ کتاب الصلوٰۃ صـ۲۲ مشکوٰۃ باب احکام المیاہ)

۱۹- رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ مطبع صدیقی لاہور صـ۱۷۳ باب الحیاض حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے۔ کہ نبی صلعم سے کسی نے پوچھا۔ ان حوضوں کا حکم جو مکہ اور مدینہ کے بیچ میں ہیں۔ کہ انپر درندے آتے ہیں جیسے (شیر بھیڑیا۔ چیتا وغیرہ) اور کتے کبھی اور گدھے بھی اور ان کے پانی سے طہارت کرنے کو پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا جو وہ اپنے پیٹ میں اٹھا لے گئے وہ انکا ہے جو حوض میں بچ گیا وہ ہمارے لئے پاک کرنے والا ہے۔

ب۔ جناب رسول اللہ صلعم جوتیوں سمیت نماز پڑھا کرتے تھے (بخاری پ۲ کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ فی النعال) بخاری کے علاوہ دیگر محدثین نے بھی جوتیوں سمیت نماز پڑھنا جائز سمجھا ہے۔ اگر نجاست لگی ہو تو رگڑ لیں۔

۲۰- آدمی نماز میں اپنے بدن سے جو چاہے وہ کام کرے۔ ابواسحٰق تابعی نے ٹوپی نماز میں اتاری اور نماز میں پہنی (بخاری ابواب العمل فی الصلوٰۃ پ۵ صـ۲۹ مطبع احمدی لاہور)

۲۱- نماز کے کاموں میں یہ بھی ہوسکتا ہے۔ کہ اگر تھوک دینا یا اگالدان سے اٹھا لینا اس سے بھی نماز فاسد نہ ہوگی (حاشیہ بخاری صـ۲۹۔ ایضاً)

۲۲- جناب رسول اللہ صلعم نے نماز میں اپنا ہاتھ حضرت عبداللہ بن عباس کے سر پر رکھا۔ اور دہنا کان پکڑ کر اس کو اپنے ہاتھ سے موڑنے لگے (صحیح بخاری مترجم۔ ابواب العمل فی الصلوٰۃ پ۵ صـ۳۰ مطبع احمدی لاہور)

۲۳- امام بخاری نے نکالا۔ کہ کسی دشمن کو دھکیلنا یا اس کو دھکا دینا اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ امام ابن قیم نے کتاب الصلوٰۃ میں اہلحدیث کا یہ مذہب قرار پایا۔ کہ نماز میں کھنکارنا یا گھر میں کوئی نہ ہو۔ تو دروازہ کھول دینا۔ سانپ بچھو نکلے تو اس کا مار ڈالنا سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دینا کسی ضرورت سے آگے یا پیچھے سرک جانا یہ سب کام درست ہیں۔ انسے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (صحیح بخاری ابواب العمل فی الصلوٰۃ۔ پ۵ صـ۳۴)

۲۴- نماز میں تھوکنا اور پھونکنا جائز ہے۔ آپ نے سجدے میں پھونک ماری۔ اُف اُف کی آواز نکلی۔ (بخاری مترجم ابواب العمل فی الصلوٰۃ حاشیہ پ۵ ص۳۵)

نوٹ۔ فرمائیے اہلحدیث صاحبان اگر یہ سب امور نماز میں جائز ہیں۔ تو پھر خشوع نماز کہاں رہا۔ اللہ تعالےٰ جلشانہ فرماتا ہے قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون کیا آپ کے امام بخاری کی تمام روایات مخالف کتاب اللہ ہیں یا نہیں خشوع یہ ہے کہ نماز پڑھنے والا یہ نہ جانے کہ اس کے دائیں بائیں کون ہے۔ ادھر ادھر نگاہ نہ کرے۔ دل سے درگاہِ الٰہی میں حاضر ہو۔ پس یہی نماز معراج المومنین ہے۔

فقہ حنفی

۲۵- لیث نے کہا ہے۔ کہ منی نجس ہے۔ لیکن منی بھرے کپڑے اگر کوئی نماز پڑھے تو نماز کا ٹوٹنا ضرور نہیں اور حسن نے کہا۔ کہ اگر کپڑے میں منی بھری نہ ہو۔ اور اس سے نماز پڑھے۔ تو نماز ٹوٹنا ضرور نہیں۔ اگرچہ منی کتنی ہی بہت ہو۔ بہت علماء اس طرف گئے ہیں۔ کہ منی پاک ہے۔ عورت کی فرج کی رطوبت پاک ہے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم ص۱۴۷ مطبع صدیقی لاہور)

۲۶- بے ترتیب وضو کرے تو جائز ہے۔ اردو ترجمہ عالمگیری جلد ا ص۹۔ اردو ہدایہ جلد ا ص۲۸۔ کنز الدقائق۔ بہشتی زیور بحوالہ حقیقۃ الفقہ ص۸۱)

۲۷ جس پر بارش کا پانی گرا یا۔ بہتی نہر میں غوطہ لگایا تو وضو ہو گیا اردو عالمگیری جلد ا ص۵ ترجمہ ہدایہ جلد ا ص۶ بحوالہ حقیقۃ الفقہ ص۸۱)

۲۸- نبیذ (شراب) تھوڑا پکا ہوا ہو۔ اگرچہ نشہ آور ہو۔ تب بھی وضو جائز ہے۔ ترجمہ عالمگیری جلد ا ص۲۸ بحوالہ حقیقۃ الفقہ ص۸۱)

۲۹ سور کے بال

مذہب حنفی میں سور کے بال پاک ہیں۔ ہدایہ جلد دوم ص۳۹۔ اہل حدیث ۱۶ اپریل ۱۹۰۶ء)

ب۔ اگر سور کے بال پانی میں گر جائیں۔ تو پانی پلید نہیں ہوتا (کبیری شرح منیہ ص۱۴۴۔ امام محمد۔

ج۔ برحاشیہ میزان شعرانی مطبوعہ مصر جلد ا ص۹ امام مالک کے نزدیک مردار کے بال مطلق پاک ہیں اور اس کے نزدیک کتے اور سور کے بال پاک ہیں۔ خواہ وہ زندہ کے ہوں یا مردہ کے۔

(د) امام ابوحنیفہ اور امام مالک کا مذہب یہ ہے۔ کہ خنزیر کے بالوں سے سلائی کی جائے تو جائز ہے۔ میزان شعرانی۔

۳۰۔ سور کی ہڈی

کنوز الدقائق من فقہ خیر الخلائق علامہ وحید الزمان سنی ص۱۳ پر ہے مردار اور خنزیر کے بال اور ہڈی پاک ہیں۔ کتاب سنی میزان شعرانی جلد اول ص۱۰۱ وص۱۰۲ ورحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ برحاشیہ میزان شعرانی جلد ۱ ص۹ پر ہے کہ سور۔ کتے کے بال و پشم وریاں سب پاک ہیں۔ امام ابوحنیفہ نے اس پر یہ اضافہ کیا۔ کہ خنزیر و کتے وغیرہ کے دانت اور سینگ اور ہڈیاں وغیرہ بھی پاک ہیں۔ کیونکہ ان میں روح کی حلول نہیں۔ (مذہب سنی حنفی)

۳۱۔ دہ دردہ حوض میں کتا مردہ پڑا ہو تو اس کے دوسری طرف وضو جائز ہے۔ بہشتی زیور حصہ اول ص۶۶ بحوالہ حقیقۃ الفقہ ص۸۴)

۳۲۔ کتا بہتے پانی میں بیٹھے تو نشیب کی طرف وضو جائز ہے (ترجمہ درمختار جلد اول ص۲۷ شرح وقایہ ص۳۹ بحوالہ حقیقۃ الفقہ ص۸۵)

۳۳۔ جنبی کا مستعمل پانی یعنی دھوون پاک ہے (اردو درمختار جلد ۱ ص۱۰۲۔ اردو عالمگیری جلد ۱ ص۲۹۔ اردو ہدایہ جلد اول ص۹۴ بحوالہ حقیقۃ الفقہ)

۳۴۔ استنجا کا مستعمل پانی پاک ہے (اردو ہدایہ جلد اول ص۱۰۵۔ از حقیقۃ الفقہ ص۸۶)

۳۵۔ سور کے بال تھوڑے پانی میں گر جائیں تو پانی پاک ہے (اردو ہدایہ جلد اول ص۷)

۳۶۔ کنوئیں میں کتا گر جائے اگر منہ نہ ڈوبے تو پانی پاک ہے (اردو درمختار جلد اول ص۱۰۵ اردو عالمگیری جلد اول ص۲۴ از حقیقۃ الفقہ ص۸۶)

۳۷۔ پیشاب پاخانہ۔ منی۔ مذی بقدر ۲½ ماشہ کپڑے کو لگ جائے۔ تو کپڑا پاک ہے۔ اردو عالمگیری جلد اول ص۶۱۔ اردو ہدایہ جلد اول ص۶۱ وص۲۲۵۔ قدوری ص۷۔ بحوالہ حقیقۃ الفقہ ص۸۶)

۳۸۔ پیشاب اور خون پینا اور مردار کھانا بیمار کو جائز ہے (اردو درمختار جلد ۴ ص۲۲۴۔ شرح وقایہ ص۲۶۶۔ از حقیقۃ الفقہ ص۸۷)

۳۹۔ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ ان کا پیشاب پاک ہے (اردو درمختار جلد ۱

ص۱۰۶ - اردو ہدایہ جلد اول ص۱۱۸ و ص۱۱۹ و ص۲۲۳ - شرح وقایہ ص۱۵ و منیہ ص۴۸ از حقیقۃ الفقہ ص۸۶)

۴۰ - چمگادڑ اور چوہے کا پیشاب پاک ہے - (اردو درمختار جلد اول ص۱۵۳ - اردو عالمگیری جلد اول ص۳۱ و اردو ہدایہ جلد اول ص۱۱۷ - از حقیقۃ الفقہ)

۴۱ - جس عضو پر نجاست لگی ہو - وہ تین بار چاٹنے سے پاک ہو جاتی ہے (اردو عالمگیری جلد ۱ ص۱۰۷ منیہ ص۵۷ بہشتی زیور حصہ ۲ ص۱۵ - از حقیقۃ الفقہ ص۸۹)

۴۲ - خون سے الحمد ضرورتاً لکھنا جائز ہے (اردو درمختار جلد اول ص۱۰۷)

۴۳ - جو نکسیر بند نہ ہوتی ہو - تو قرآن کی آیت کو خون سے پیشانی پر لکھنا جائز ہے (اردو عالمگیری جلد ۴ ص۳۲۶ از حقیقۃ الفقہ ص۸۹ - ردالمختار جلد ص۱۴۰ فتاویٰ قاضی خاں جلد ۴ ص۳۶۴ نول کشور)

۴۴ - پیاسے کو شراب پینا جائز ہے (اردو مختار جلد اول ص۱۰۶)

۴۵ - بھیگے کتے کی چھینٹوں سے اور اس کے کاٹنے سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا - اردو درمختار جلد اول ص۱۰۵ - اردو ہدایہ جلد اول ص۱۱۲)

۴۶ - کتے کی ہڈی اور بال اور پٹھے پاک ہیں (اردو درمختار جلد اول ص۱۰۵ - اردو ہدایہ جلد ۱ ص۱۱۲ از حقیقۃ الفقہ ص۹۲)

۴۷ - کتے کی کھال کا ڈول اور جائے نماز بنانا جائز ہے (اردو درمختار جلد ۱ ص۱۰۵ - اردو ہدایہ جلد ۱ ص۱۱۲ - از حقیقۃ الفقہ ص۹۲)

۴۸ - گدھی کا دودھ پاک ہے - گدھے ذبح ہونے کی چربی اور گوشت بالاتفاق (حلال) ہے - از حقیقۃ الفقہ ص۹۲ - ہدایہ جلد ۱ ص۱۱۹)

۴۹ - سور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے رمنیہ ص۴۷ - از حقیقۃ الفقہ)

۵۰ - سوائے سور کے حرام جانوروں پر بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا گیا - تو اس کے کل اجزاء چربی اور گوشت پاک ہے - اردو درمختار جلد ۴ ص۲۷۷ - اردو ہدایہ جلد ۴ ص۱۴۲ - منیہ ص۴۸ از حقیقۃ الفقہ ص۹۳)

۵۱ - سور یا کتے کی پیٹھ پر غبار ہو تو تیمم جائز ہے (اردو ہدایہ جلد ۱ ص۱۴۷)

۵۲ - نماز جنازہ و عیدین کے لئے تیمم جائز ہے - اگرچہ پانی موجود ہو (اردو درمختار جلد ۱ ص۱۱۵

از حقیقۃ الفقہ صـ۹۳)

۵۳- اذان فارسی وغیرہ ہر زبان میں جائز ہے۔ اگر لوگ سمجھ لیں۔ کہ اذان ہوتی ہے (اردو مختار جلد ا صـ۲۲۵ اردو ہدایہ جلد ا صـ۳۴۹)

۵۴- نماز میں سبحانک اللّٰھم پڑھتے وقت ہاتھ لٹکائے رکھے جب ختم کر چکے۔ تو ہاتھ باندھ لے اردو درمختار جلد ا صـ۲۲۶۔

۵۵- بسم اللہ کا منکر کافر نہیں۔ اردو درمختار جلد ا صـ۲۲۹۔ از حقیقۃ الفقہ صـ۹۵)

۵۶- امام کے پیچھے الحمد پڑھنے والے کے منہ میں انگارے اور پتھر بھر دو۔ (اردو ہدایہ جلد ا صـ۴۳۷۔ از حقیقۃ الفقہ صـ۹۵)

۵۷- سلام کے وقت قصداً پاد مارے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں (اردو درمختار جلد اول صـ۲۴۵ و صـ۲۸۶۔ اردو ہدایہ جلد اول صـ۴۰۵۔ اردو شرح وقایہ صـ۱۱۵۔ کنز صـ۴۴۔ قدوری صـ۲۸۔ مالابد صـ۳۰۔ از حقیقۃ الفقہ صـ۹۶)

۵۸- نمازی جب آدمی یا کتا منہ بندھا لے کر نماز پڑھے تو جائز ہے (اردو درمختار جلد اول صـ۱۸۷۔ از حقیقۃ الفقہ صـ۹۶)

۵۹- نمازی کے جسم پر کتا بیٹھ جائے۔ منہ سے لعاب نہ نکلے تو مضائقہ نہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۱۱ صـ۳۳۔ از حقیقۃ الفقہ صـ۹۷)

۶۰- پرندے پر پتھر پھینکنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی (اردو درمختار جلد ا صـ۲۹۳۔ اردو عالمگیری جلد ا صـ۱۴۱۔ از حقیقۃ الفقہ صـ۹۷)

۶۱- کتے بلے کو بلانے یا گدھے کو ہانکنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی (اردو درمختار جلد اول صـ۲۸۶۔ اردو ہدایہ جلد اول صـ۴۸۹۔ ۹۷)

۶۲- نماز میں ٹھہر ٹھہر کر ایک ایک رکن کے بعد ایک ایک جوں مارے۔ تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ منیہ صـ۱۰۰۔ از حقیقۃ الفقہ صـ۹۷)

۶۳- پنکھے سے ایک دو مرتبہ نماز میں ہوا کر لے تو نماز فاسد نہیں ہوتی (منیہ صـ۱۰۰۔ از حقیقۃ الفقہ صـ۹۷)

۶۴- مستحق امامت وہ ہے جس کی بیوی اچھی ہو (اردو درمختار جلد ا صـ۲۵۹۔ از حقیقۃ الفقہ صـ۹۸)

۶۵- خطبۂ جمعہ بے وضو پڑھنا درست ہے (اردو درمختار جلد ا صـ ۳۷۔ اردو ہدایہ جلد اول صـ ۶۴۶ ازحقیقۃ الفقہ)

۶۶- شروع کرنا نماز کا سوائے عربی کے درست ہے۔ اگرچہ عربی جانتا ہو (اردو درمختار جلد ا صـ ۲۱۔ اردو ہدایہ جلد ا صـ ۳۳۱)

۶۷- جو عورتیں ہمیشہ کے لیئے حرام ہیں (ماں۔ بہن۔ بیٹی۔ خالہ) ان سے نکاح کر کے اور حلال جانکر صحبت کرے تو حد نہیں (اردو درمختار جلد ۲ صـ ۴۱۴۔ اردو عالمگیری جلد ۲ صـ ۶۷۰۔ اردو ہدایہ جلد ۲ صـ ۴۵۷۔ اردو شرح وقایہ صـ ۳۳۱۔ کنز صـ ۱۹۱۔ قدوری صـ ۲۴۶۔ ازحقیقۃ الفقہ صـ ۱۰۶۔ ہدایہ مطبوعہ مصطفائی جلد ۲ صـ ۴۹۶ و نول کشور صـ ۴۰۲)

۶۸- محرمات سے حرام جان کر کے بھی نکاح کر لے تو حد نہیں (ابوحنیفہ) اردو درمختار جلد دوم صـ ۴۱۴ ازحقیقۃ الفقہ صـ ۱۰۶)

۶۹- جس عورت کو اجارہ پر لیا ہو خرچی دے کر زنا کرے تو حد نہیں۔ اردو درمختار جلد ۲ صـ ۴۱۶ اردو عالمگیری جلد ۲ صـ ۶۷۱۔ کنز صـ ۱۹۲)

۷۰- کتا اور گدھا ذبح کر کے اس کا گوشت فروخت کرنا جائز ہے۔ اردو عالمگیری جلد ۳ صـ ۱۸۰۔ ازحقیقۃ الفقہ صـ ۱۰۹)

۷۱- مردار کھال پر قرآن لکھنا جائز ہے (اردو عالمگیری جلد ۴ صـ ۳۳۶)

۷۲- شراب جو دبسب وشہد کی اس قدر پئے۔ کہ نشہ نہ ہو تو جائز ہے (اردو عالمگیری جلد ۴ صـ ۴۱۰۔ اردو ہدایہ جلد ۴ صـ ۳۹۸)

۷۳- نبیذ۔ شہد۔ انجیر۔ گیہوں۔ جوار۔ جو کی شراب لہو ولعب کے لئے نہ پئے تو حلال ہے۔ (ابوحنیفہ و ابویوسف) اردو ہدایہ جلد ۴ صـ ۳۹۹۔ اردو درمختار جلد ۴ صـ ۲۶۴ و صـ ۲۶۵۔ اردو عالمگیری جلد ۴ صـ ۴۰۰)

۷۴- تحقیق یہ ہے۔ کہ بھنگ مباح ہے (اردو ہدایہ جلد ۲ صـ ۴۷۶۔ ازحقیقۃ الفقہ)

۷۵- فقہ غایت الاوطار ترجمہ اردو درمختار مطبع نول کشور جلد ۴ صـ ۱۹۶۔ اگر جانور نجاست یا غیر نجاست دونوں کھاتا ہو۔ اس طرح کہ اس کا گوشت گندہ نہ ہو تو حلال ہے۔ جیسے وہ حیوان حلال ہے جو پالا گیا سور کے دودھ سے کہ اس کا گوشت متغیر نہیں ہوتا۔ اور جو دودھ اس کا نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ اس کا کچھ اثر باقی نہیں رہتا ہے۔

۷۶۔ جھوٹے گواہ گذار کر بیگانی عورت کے لینے اور اس کی صحبت کرنے میں امام اعظم کے نزدیک گناہ نہیں (ہدایہ مطبع مصطفائی جلد ۲ صفحہ ۲۵۔ شرح وقایہ نول کشور صفحہ ۲۳۷۔ کنز الدقائق کلاں دہلی صفحہ ۱۲۵۔ فتاویٰ عالمگیری چھاپہ دہلی جلد ۳ صفحہ ۱۰۷۔ در المختار نول کشور صفحہ ۳۹۴ فتاویٰ قاضی خاں نول کشور جلد ۳ صفحہ ۱۱)

۷۷۔ خرچی عورت زانیہ کی امام اعظم کے نزدیک حلال طیّب ہے۔ کتاب چلپی حاشیہ شرح وقایہ چھاپہ نول کشور صفحہ ۲۹۸۔ فتاویٰ قاضی خاں جلد ۴ صفحہ ۴۰۶)

۷۸۔ حد نہیں مرد غیر مکلف کے زنا کرنے سے ساتھ عورت مکلّفہ کے مطلقاً نہ مرد پر نہ عورت پر اور حد نہیں۔ اس عورت کے ساتھ زنا کرنے سے جس کو زنا کے واسطے مزدوری دی گئی۔ (غایتہ الاوطار ترجمہ اردو در المختار نول کشور جلد ۲ صفحہ ۴۱۶)

۷۹۔ جب کہ سوئی ہوئی عورت اور مجنونانہ عورت سے صحبت کرے خاوند اس کا نوان دونوں پر روزی کی قضا ہے نہ کفارہ اور امام زفر شاگرد امام اعظم نے لکھا ہے۔ کہ ان دونوں کا روزہ نہیں ٹوٹتا (فتاویٰ قاضی خاں جلد ا صفحہ ۱۱۰)

۸۰۔ خنزیر کا چمڑا دباغت سے پاک ہوجاتا ہے۔ اور اس کی بیع جائز ہے۔ منیتہ المصلی فقہ حنفی لاہور صفحہ ۳۳۔ سور نجس العین نہیں۔ حقیقتہ الفقہ صفحہ ۱۴۲)

۸۱۔ سؤر کے بال پاک ہیں۔ اور اس کی بیع جائز ہے (ہدایہ مصطفائی جلد ۲ صفحہ ۳۹)

۸۲۔ کتے کو گود میں اٹھا کر یا بغل میں دبا کر نماز پڑھنی درست ہے (غایتہ الاوطار اردو ترجمہ در المختار جلد سوم صفحہ ۱۰۵ و صفحہ ۱۰۶)

۸۳۔ شراب کا سرکہ بنانا اور اس کا کھانا پینا جائز ہے۔ ہدایہ مصطفائی جلد ۲ صفحہ ۴۸۳)

۸۴۔ **جواز متعہ** متعہ کرنا نزدیک بعض صحابہ کے جائز ہے لیکن بوقت ضرورت (دیکھو کتاب نزل الابرار جلد ۲ صفحہ ۳۳ تا صفحہ ۳۵۔ اخبار اہل حدیث ۲۳ راگست ۱۹۳۵ء عیسوی صفحہ ۳)

۲۔ قال ابن عباس انما تحل المتعۃ للمضطر کما تحل المیتۃ لہ (تفسیر خازن زیر آیت فما استمتعتم پ ۵ ایضاً) ابن عباس نے کہا سوائے اس کے نہیں متعہ سخت مضطر (مجبور) کے لئے حلال ہے جیسے مردار کا کھانا مجبور کے لئے۔

۸۵۔ **شانِ قرآن** ردالمختار (فقہ حنفی) میں لکھا ہے کہ بعض علماء شافعی مذہب سے

سوال کیا گیا اگر کھانا ایک شخص کا بلندی پر رکھا ہوا ہے اور اس کو بھوک لگی ہوئی ہے۔ اور اس کھانے کو بلندی سے اتارنے کے واسطے بدوں اس کے کہ قرآن شریف کو پاؤں کے تلے رکھ کر کھانا اتارے اور کوئی تدبیر نہیں آیا۔ کیا حکم ہے ایسی ضرورت کی حالت میں قرآن شریف کو پاؤں کے تلے رکھ کر کھانا اتارے یا نہ۔ اس نے جواب دیا کہ ظاہر جواز ہے۔ اور اسی طرح اگر کشتی میں ہوتے قرآن شریف کو نیچے ڈالنے کی حاجت پڑے تو ڈالنا جائز ہے (تحریق اوراق ص۵۔ اخبار اہل حدیث ۲۲ر اگست ۱۹۵۴ء ص۲)

منی پاک ہے

فقہ محمدیہ ص۳ میں ہے۔ اگر کپڑے پر منی لگ جائے۔ اور دھونے سے اس کا نشان نہ جائے تو مضائقہ نہیں۔ اور جب کھرچنے سے کپڑے پر سے اتر جائے تو کپڑا پاک ہو جاتا ہے۔ (حصہ اول ص۳۵۔ نجاستوں کا بیان)

ب۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کنت افرکہ من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصل فیہ۔ (صحیح مسلم) میں جناب رسول خدا صلعم کے کپڑے سے منی کھرچ ڈالتی تھی پھر اس کپڑے سے نماز پڑھتی تھی۔ ایضاً اخبار اہلحدیث۔

ج۔ کتاب فقہ مبسوط سرخی جلد اول ص۸۱ میں ہے۔ قال الشافعی طاہر۔ امام شافعی منی کو پاک کہتے ہیں۔ حدیث ابن عباس کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ انبیاء کرام بھی اس سے پیدا ہوئے۔ کھانے کی چیز جس میں بدبو پیدا نہ ہو وہ پاک ہے پس وہ منی مثل دودھ اور انڈے کے ہے۔ (اخبار اہلحدیث ۲۳ر اگست ۱۹۳۵ء ص۴)

د۔ رطوبت الفرج والخمر۔ وبول الحیوانات لا نجس عندنا۔ کنز الحقائق وحید الزمان ص۱۶۔ رطوبت فرج اور شراب اور حیوانوں کا پیشاب ہمارے نزدیک پلید نہیں۔ اخبار اہلحدیث ص۴۔ ۲۳ر اگست ۱۹۳۵ء) ہدایہ میں ہے لاباس ببول مایوکل لحمہ۔ جس جانور کا گوشت کھایا جائے اس کے بول سے خوف نہیں۔ ایضاً

مسائل فقہ۔ اختلاف ائمہ اربعہ سنیہ حنفی۔ شافعی۔ مالکی و حنبلی

۸۶۔ گھوڑا حلال ہے

امام شافعی۔ امام احمد۔ امام ابو یوسف امام محمدؒ کے نزدیک گھوڑا حلال ہے۔ امام مالک کے نزدیک مکروہ۔ اصحاب مالک حرام کہتے ہیں یہی قول امام ابو حنیفہ ہے۔ مواہب رحمانی ترجمہ میزان شعرانی جلد ۲ ص۹۴)

۸۷- گدھا حلال ہے

امام حسن بصری کے نزدیک گدھا و خچر حلال۔ ابن عباس بستی کے گدھے حلال فرماتے ہیں۔ امام مالک۔ شافعی۔ احمد حنبل کے نزدیک حرام۔ امام مالک کے نزدیک مکروہ (ایضاً)

۸۸- پنجہ دار پرندہ

امام مالک کے نزدیک کوا۔ کرگس۔ گد۔ سفید کوا سب حلال ہیں۔ (مواہب رحمانی جلد ثانی صفحہ ۹۵)

۸۹- ہدہد وغیرہ

آئمہ ثلاثہ کا مشہور قول یہ ہے۔ کہ جن کے قتل کی ممانعت ہے اُنکا کھانا مکروہ نہیں۔ جیسے خطاف کالے رنگ کی چڑیا۔ ہدہد۔ چمگادڑ طوطا اور مور۔ امام شافعی حرام کہتے ہیں (ایضاً)

۹۰- تیندوہ۔ ریچھ

آئمہ کا قول یہ ہے کہ ہر کیلہ دار درندہ حرام ہے۔ جیسے شیر۔ تیندوہ بھیڑیا اور ہاتھی۔ ریچھ اور بلی امام مالک کے نزدیک حلال ہے مگر کراہت سے۔ مواہب رحمانی جلد ثانی صفحہ ۹۵ کتاب سنی۔

۹۱- لومڑی حلال ہے

صحاح ستہ میں لومڑی و بجو حلال ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کا قول یہی ہے۔ امام مالک مکروہ اور امام ابو حنیفہ حرام کہتے ہیں۔ مواہب رحمانی ترجمہ میزان شعرانی جلد ثانی صفحہ ۹۵)

۹۲- جنگلی چوہا

امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک ریچھ اور جنگلی چوہا (جھاہ) مباح ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ۔ امام احمد کے نزدیک ریچھ کا گوشت حلال ہے مواہب رحمانی جلد ثانی صفحہ ۹۵)

۹۳- حشرات الارض

آئمہ ثلاثہ کا قول یہ ہے تمام حشرات الارض کا کھانا حرام ہے۔ امام مالک کے نزدیک مکروہ (ایضاً)

۹۴- جنگلی بلی

امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک جنگلی بلی حرام ہے۔ امام مالک کے نزدیک مکروہ (ایضاً)

۹۵- دریائی جانور

امام ابو حنیفہ کا قول یہ ہے کہ دریائی جانوروں میں سے صرف مچھلی کھانی جائز ہے۔ حالانکہ امام مالک کا قول یہ ہے۔ کہ مچھلی کے سوائے کیکڑا اور پانی کا کتا۔ اور مینڈک اور دریا کا خنزیر بھی جائز ہے۔ مگر خنزیر اُنکے نزدیک مکروہ ہے۔ امام احمد کے نزدیک دریا کے تمام جانور کھائے جاسکتے ہیں۔ سوائے

ناکہ اور مینڈک اور کوسج سوائے مچھلی باقی سب کو ذبح کرنے کی ضرورت ہے۔ امام شافعی کا یہی قول ہے۔ مواہب رحمانی ترجمہ میزان شعرانی جلد ثانی کتاب سنی صفحہ ۹۶

۹۶۔ **نجاست خور جانور** آئمہ ثلاثہ کا قول یہ ہے۔ کہ نجاست خور جانوروں کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔ گائے ہو یا بکری حالانکہ امام احمد کا قول اُن کے گوشت اور دودھ کے حرام ہونے کا ہے۔ آئمہ ثلاثہ کا قول یہ ہے کہ اگر کسی ماکول جانور کو ذبح کیا جائے۔ اس کے پیٹ میں مردہ بچہ پایا تو اس کا کھانا حلال ہے۔ مگر ابو حنیفہ کے نزدیک حرام ہے۔ مواہب رحمانی ترجمہ میزان شعرانی جلد ثانی صفحہ ۹۶ (انوار جعفریہ دیکھو۔)

۹۷۔ حرام جانور کتا۔ بھیڑیا۔ گیدڑ وغیرہ اگر بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا جاوے تو کھال اس کی پاک ہے۔ بلا دباغت اور سور کا چمڑا دباغت دینے سے پاک ہوجاتا ہے (فتاویٰ قاضی خاں نول کشور جلد ا صفحہ ۱۱)

۹۸۔ پیشاب کے ساتھ قرآن لکھ لے تو بھی مضائقہ نہیں (فتاویٰ قاضی خاں جلد چہارم صفحہ ۳۶۴)

۹۹۔ جو شخص اپنی منکوحہ عورت سے برس بھر کی راہ کے فاصلہ پر دور رہتا ہے۔ اور دونوں زن و مرد مشرق و مغرب کے سبب ایک جگہ اکٹھی نہ ہو سکیں۔ اور اس کی عورت چھ مہینے میں بچہ جن لے۔ تو یہ خیال کیا جائے گا۔ کہ اس شخص نے کرامت کے ساتھ اپنی عورت سے وطی کی ہوگی۔ پس وہ لڑکا مولود ثابت النسب ہے (اردو ترجمہ درالمختار جلد ۲ صفحہ ۲۴۰۔ فتح القدیر نول کشور جلد دوم صفحہ ۳۳۸)

ب۔ کسی نے اپنی بیوی کو طلاق رجعی دی۔ دو برس سے کم میں لڑکا پیدا ہوا تو لڑکا اسی شوہر کا ہے حرامی نہیں بہشتی زیور جلد ۴ صفحہ ۶۷ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۱۶۱۔

ج۔ نکاح ہوگیا اور رخصت نہ ہوئی۔ لڑکا پیدا ہو گیا تو شوہر ہی کا ہے حرامی نہیں میاں پردیس میں ہے۔ برسیں گذر گئیں یہاں لڑکا پیدا ہو گیا تو شوہر کا ہے حرامی نہیں۔ منقول از کتاب حقیقۃ الفقہ صفحہ ۱۶۱)

د۔ اگر کسی کی نکسیر پھوٹی۔ پس لکھے سورہ فاتحہ کو ساتھ خون کے اپنی پیشانی اور ناک پر جائز ہے واسطے شفا کے۔ اور ساتھ پیشاب کے بھی لکھنا جائز ہے سورہ فاتحہ کا اگر جان جانے کہ اس میں شفا ہے۔ ردالمختار شرح درالمختار جلد اول صفحہ ۱۴۰ و حقیقۃ الفقہ

۱۰۰۔ مذہب حنفی میں ہے کہ جو اہل قبلہ صحابہ کو گالیاں دینا جائز سمجھے وہ کافر نہیں در مختار جلد ۱ مترجم صـ ۲۶۱ منقول از حقیقۃ الفقہ صـ ۱۳۷)

۱۰۱۔ بقول مالک پس خوردہ سگ و خوک پاک و پاک کنندہ است۔ کنز فارسی صـ ۲

خاتمہ

مَیں نے کتب صحاح ستہ و فقہ سے مذہب اہلسنت والجماعت کا آئینہ پیش کیا ہے اور ان روایات کو لکھا ہے۔ جو منافی شان اسلام ہیں مخالف شان نبوت ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ان روایات کو خارج کر دیں۔ اور انکو موضوع اور مجہول و مردود جانیں۔ تا کہ اصلی شان اسلام ظاہر ہو۔ والسلام

(صابر)

چھپ گئی جس کی مدت سے انتظار تھی؟

سوانحعمری حضرت رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شائقین پر واضح ہو کہ یہ سوانح عمری سید المرسلین شمس العارفین صاحب قاب قوسین جد الحسن والحسین ایک وہ سوانح عمری ہے کہ جس میں علاوہ حالات بعثت و ہجرت و غزوات یعنی جہاد فی سبیل اللہ تبلیغ و اشاعت اسلام عادات و خصائل سیرت و خصائص و معجزات کے مؤلف و محترم نے یہ بھی عالمانہ اور محققانہ انداز میں ثابت فرمایا ہے۔ کہ معیار نبوت کیا ہے۔ ایک نبی و رسول کے اخلاق عادات تعلیم کیسی ہونی چاہئے۔ حقیقی و بناوٹی نبی میں کیا کیا فرق ہیں مصنوعی نبی و رسول کو معیار نبوت پر کس عنوان سے پرکھ لیا جا سکتا ہے۔ اس زمانہ آزاد پر آشوب و پرفتن اور شور و شر انگیز میں جبکہ مذہبی کتابی و اخباری جنگ جاری و ساری ہے۔ کفر و تکفیر کے فتوے ایکدوسرے فرقہ اسلام پر لگا رہے ہیں۔ احکام خداوندی سے منحرف ہو کر ایک دوسرے کو جانی و مالی ضرر پہنچا رہے ہیں۔ یہ کتاب مستطاب ایک رہبر کامل اور مرشد مکمل کا کام دے گی اور مسلمانوں کو قرن اولی یاد دلائے گی۔ اور یہ امر ناظرین پر واضح کر دے گی۔ کہ کن کن مصائب و تکالیف کو خوشی سے رضا الہی کے لئے برداشت کر کے اپنا خون بہا کر نبی اکرم صلعم نے اپنے عزیز و اقارب اپنے عزیز اصحاب باوفا شہید کرا کر درخت اسلام کو سرسبز کیا ہے۔ اس کتاب کے مؤلف ڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب صابر نے اپنے محققانہ اور عالمانہ طرز میں یہ سوانح اس انداز سے لکھی ہے کہ جو جامع اور ربانی اسلام کے کارناموں کا آئینہ ہے اور تسلسل بیان واقعات کے علاوہ حقانیت و عرفان کا چشمہ ہے۔ دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ زبان نہایت سلیس عام فہم اردو کہ پڑھنے والا بغیر ختم کئے ہاتھ سے کتاب نہ رکھے گا۔ شائقین و ناظرین اس سوانح عمری حضرت صلعم کو پڑھکر نہایت خوش ہوں گے اور آپ کے قلوب نور اسلام سے منور ہو جائیں گے اور آپ کی معلومات میں اس قدر علمیت بڑھ جائے گی۔ کہ منکران نبوت کے لئے آپ کی

زبان تیغ بران کا کام دے کر معاندین و منکرین کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دے گی۔ یہ سوانح ہر ایک مومن کے واسطے شمع ہدایت۔ نور جاں۔ حرز جاں۔ و رہبر کامل کا کام دے گی۔ اور اس کے ساتھ ہی مخالفین مذہب اسلام کے واسطے انوار ہدایت اور آیات بینات ہوگی۔ ناظرین کی زیارت کے لئے اس کتاب مستطاب میں مکہ معظمہ مدینہ منورہ اور خانہ کعبہ کے تین فوٹو بھی زیادہ کئے گئے ہیں۔ چونکہ یہ کتاب قلیل مقدار میں طبع ہوئی ہے اس لئے جلد از جلد مومنین خرید لیں۔ ورنہ کچھ انتظار کرنا پڑے گا۔ باوجود ان جملہ خوبیوں کے جو مذکور ہوئیں۔ قیمت کتاب استفادہ مومنین کے لئے فقط دو روپے (عا) مجلد ولایتی دو روپے آٹھ آنے (عار)

ماہ بنی ہاشم

یعنی

سوانحعمری حضرت عباس علمبردار علیہ السلام

اس کتاب میں اس کڑیل جوان کے سوانح درج ہیں۔ جس پر بنی ہاشم کو ناز تھا۔ جو حسینی فوج میں شان امتیازی رکھتا تھا۔ جو فرزند حیدر کرار تھا۔ جو خدائی لشکر کا علمبردار تھا۔ جو فخر عقیل و ثانی جعفر تھا۔ جو عامل علم احمد مختار تھا۔ جو مرقع کرار غیر فرار تھا۔ اہلبیت کی آنکھوں کا تارا۔ حیدر صفدر کا دلارا۔ کاغذ لکھائی چھپوائی نہایت اعلےٰ۔

قیمت فی جلد صرف ۱۲ر قیمت مجلد ولایتی صرف ۲؍

ملنے کا پتہ

مینجر کتب خانہ اثنا عشری (رجسٹرڈ) لاہور۔ مغل حویلی موچی دروازہ

مطبوعہ ایکسپرٹ لیتھو پرنٹنگ پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور باہتمام چوہدری محمد اسلم پرنٹر